

پیشوائی کی تعلیم



عالم فقہی

ادارۃ بیغام الفکر

اوقات الصلوة الموسوم

بارہ ماہ کی نفلی عبادت

عالم فقہی

ادارہ پیغام القرآن
40- اردو بازار لاہور

اللہ تعالیٰ ہمارا مالک اور رزاق ہے

نام کتاب ----- بارہ ماہ کی نقلی عبادت

مصنف ----- عالم فقری

اشاعت ----- ۲۰۰۵ء

تعداد ----- ۱۱۰۰

زیر اہتمام ----- محسن فقری

منتظم ----- حبیب فقری

ناشر ----- پیغام القرآن

پریس ----- اصغر پریس، لاہور

قیمت ----- 70/- روپے

اس کتاب کو صرف اجازت سے چھاپا جاسکتا ہے

ملنے کا پتہ

شعبہ برادرزادہ دو بازار لاہور

پیغام القرآن 40 اردو بازار لاہور

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	(۱)				
۱	بازہ ماہ کی نفلی عبادت	۷	۲۵	چار رکعت نفل	۲۵
	محرم الحرام	۹	۲۵	انجام بخیر کا وظیفہ	۲۵
	محرم کی نفلی عبادت	۱۰	۲۶	جمادی الاول	۲۶
	ایام عاشورا کے نفلی روزے	۱۳	۲۶	شب اول کے نوافل	۲۶
	دعاے عاشورہ	۱۹	۲۶	آٹھ رکعت نوافل	۲۶
۲	ماہ صفر	۲۰	۲۷	بیس رکعت نوافل	۲۷
	نفلی عبادت	۲۱	۲۷	تین دن کے نفلی روزے	۲۷
	آخری چار شنبہ کے نوافل	۲۱	۲۷	دوسروں سے بھلائی کا وظیفہ	۲۷
	دو رکعت نفل	۲۲	۲۸	جمادی الثانی	۲۸
۳	ربیع الاول	۲۲	۲۸	چار رکعت نوافل	۲۸
	ربیع الاول کی عبادت	۲۳	۲۸	بارہ رکعت نوافل	۲۸
	سولہ رکعت نوافل	۲۳	۲۹	بیس رکعت نوافل	۲۹
	وظیفہ درود شریف	۲۳		راہ ہدایت پر استقامت کا وظیفہ	۲۹
	بیس رکعت نوافل	۲۳	۳۰	رجب المرجب	۳۰
۴	ربیع الثانی	۲۴	۳۱	ماہ رجب کی عبادت	۳۱
	نفلی عبادت	۲۵	۳۱	تیس رکعت نوافل	۳۱
	شعب اول کے نوافل	۲۵	۳۲	رجب کے روزے	۳۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۵	نفل نماز شب معراج	۳۵	۳۵	نفل نماز شب معراج	۳۵
۳۵	چار رکعت نوافل	۳۵	۳۵	چار رکعت نوافل	۳۵
۳۶	دو رکعت نوافل	۳۶	۳۶	دو رکعت نوافل	۳۶
۳۶	آٹھ رکعت نوافل	۳۶	۳۶	آٹھ رکعت نوافل	۳۶
۳۷	بعد نماز ظہر نوافل	۳۷	۳۷	بعد نماز ظہر نوافل	۳۷
۳۷	بارہ رکعت نوافل	۳۷	۳۷	بارہ رکعت نوافل	۳۷
۳۸	یوم معراج کے روزے کا اجر	۳۸	۳۸	یوم معراج کے روزے کا اجر	۳۸
۳۸	شعبان المعظم	۳۸	۳۸	شعبان المعظم	۳۸
۴۰	شعبان کی عبادت	۴۰	۴۰	شعبان کی عبادت	۴۰
۴۰	بارہ رکعت نوافل	۴۰	۴۰	بارہ رکعت نوافل	۴۰
۴۱	پہلے جمعہ کی شب کے نوافل	۴۱	۴۱	پہلے جمعہ کی شب کے نوافل	۴۱
۴۱	چار رکعت نوافل	۴۱	۴۱	چار رکعت نوافل	۴۱
۴۱	دو رکعت نفل	۴۱	۴۱	دو رکعت نفل	۴۱
۴۱	وظیفہ	۴۱	۴۱	وظیفہ	۴۱
۴۲	چودہ شعبان کی نفل نماز	۴۲	۴۲	چودہ شعبان کی نفل نماز	۴۲
۴۲	شب برأت	۴۲	۴۲	شب برأت	۴۲
۴۵	شب برأت کے نوافل	۴۵	۴۵	شب برأت کے نوافل	۴۵
۴۶	صلوۃ الخیر	۴۶	۴۶	صلوۃ الخیر	۴۶
۴۶	دس رکعت نفل	۴۶	۴۶	دس رکعت نفل	۴۶
۴۶	دو رکعت نفل	۴۶	۴۶	دو رکعت نفل	۴۶
۴۷	آٹھ رکعت نفل	۴۷	۴۷	آٹھ رکعت نفل	۴۷
۴۷	نوافل برائے نجات غلاب قبر	۴۷	۴۷	نوافل برائے نجات غلاب قبر	۴۷
۴۷	نوافل برائے توبہ	۴۷	۴۷	نوافل برائے توبہ	۴۷
۴۷	چودہ رکعت نوافل	۴۷	۴۷	چودہ رکعت نوافل	۴۷
۴۸	وظائف	۴۸	۴۸	وظائف	۴۸
۴۸	نفل نماز پندرہ تاریخ	۴۸	۴۸	نفل نماز پندرہ تاریخ	۴۸
۴۸	وظائف	۴۸	۴۸	وظائف	۴۸
۴۹	نفل روزہ	۴۹	۴۹	نفل روزہ	۴۹
۴۹	دعاے نصف شعبان المعظم	۴۹	۴۹	دعاے نصف شعبان المعظم	۴۹
۵۱	رمضان المبارک	۵۱	۵۱	رمضان المبارک	۵۱
۵۳	شب قدر	۵۳	۵۳	شب قدر	۵۳
۵۳	علامات شب قدر	۵۳	۵۳	علامات شب قدر	۵۳
۵۴	شب قدر میں قبولیت دعا	۵۴	۵۴	شب قدر میں قبولیت دعا	۵۴
۵۴	پانچ طاق راتوں کے نوافل	۵۴	۵۴	پانچ طاق راتوں کے نوافل	۵۴
۵۴	اکیسویں رات	۵۴	۵۴	اکیسویں رات	۵۴
۵۵	تیسویں رات	۵۵	۵۵	تیسویں رات	۵۵
۵۵	پچیسویں شب	۵۵	۵۵	پچیسویں شب	۵۵
۵۶	انتیسویں رات	۵۶	۵۶	انتیسویں رات	۵۶
۵۶	ستائیسویں رات بحیثیت	۵۶	۵۶	ستائیسویں رات بحیثیت	۵۶
۵۷	شب قدر	۵۷	۵۷	شب قدر	۵۷
۶۰	شب قدر کے وظائف	۶۰	۶۰	شب قدر کے وظائف	۶۰
۶۱	شوال المکرم	۶۱	۶۱	شوال المکرم	۶۱
۶۲	شوال کی عبادت	۶۲	۶۲	شوال کی عبادت	۶۲
۶۲	چار رکعت نفل	۶۲	۶۲	چار رکعت نفل	۶۲

صفحہ	عنوان	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۸۲	ذلیفہ		۶۴	نوافل برائے توبہ	
۸۲	نفل اختتام سال		۶۴	آٹھ رکعت نوافل	
	(۲)		۶۵	شوال کے چھ روزے	
۸۴	ہفتہ کے ایام کی عبادت		۶۶	ذیقعدہ	۱۱
۸۵	پیر کے دن کی نفلی عبادت	۱	۶۶	ذیقعدہ کی عبادت	
۸۵	پیر کے دن کے نفل		۶۶	پہلی رات کے نوافل	
۸۶	شب پیر کے نوافل		۶۷	ہر رات میں دو نفل	
۸۷	پیر کے دن کا روزہ		۶۷	ہر جمعہ کے نوافل	
۸۸	منگل کی نفلی عبادت	۲	۶۷	ننوا رکعت نوافل	
۸۹	منگل کے دن کے نوافل			ایک دن کے روزے کا	
۸۹	شب منگل کی نماز		۶۷	ثواب	
۹۰	نفل روزہ		۶۸	ذی الحجہ	۱۲
۹۰	بدھ کی نفلی عبادت	۳	۶۹	عبادت ذی الحجہ	
۹۱	بدھ کی نفل نماز		۶۹	عشر ذی الحجہ کے نوافل	
۹۱	دو رکعت نفل		۷۲	وظائف	
۹۲	چھ رکعت نفل		۷۲	ذی الحجہ کے نفلی روزے	
۹۲	جمرات کی نفلی عبادت	۴	۷۶	یوم ترویہ (۸ ذی الحجہ)	
۹۳	جمرات کے دن کے نوافل		۷۷	عرفہ کے شب و روزہ	
۹۴	خمیس کی رات کے نفل		۷۸	وظائف	
۹۴	جمرات کا نفلی روزہ		۸۰	نحر کے شب و روز کی عبادت	
۹۵	جنتہ المبارک کی نفلی عبادت	۵	۸۰	شب عید کے نوافل	
۹۷	جمعہ کے دن کے نوافل		۸۱	یوم نحر کے نوافل	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	در رکعت نفل کا ثواب	۹۸	۳	نماز چاشت	۱۱۷
	شب جمعہ کے نوافل	۹۹	۴	صلوۃ الاذان	۱۲۰
	کثرت سے درود پڑھنا	۹۹	۵	صلوۃ التبیع	۱۲۳
	جمعہ کا نفل روزہ	۱۰۰	۶	تحیۃ الوضوء	۱۲۵
	جمعہ کے دن سوہیں پڑھنا	۱۰۰	۷	تحیۃ المسجد	۱۲۶
۶	ہفتے کی نفل عبادت	۱۰۱	۸	صلوۃ حاجت	۱۲۷
	ہفتے کے دن کے نوافل	۱۰۱	۹	نماز استخارہ	۱۳۰
	شب ہفتے کے نوافل	۱۰۲	۱۰	نماز استسقاء	۱۳۴
	ہفتے کے دن کا روزہ	۱۰۲	۱۱	نماز کسوف	۱۳۹
۷	اتوار کی نفل عبادت	۱۰۲	۱۲	نماز خسوف	۱۴۳
	اتوار کے نوافل دن کے	۱۰۳	۱۳	نماز توبہ	۱۴۴
	شب اتوار کے نوافل	۱۰۴	۱۴	نماز دفع خصومت	۱۴۶
	اتوار کا نفل روزہ	۱۰۵	۱۵	نماز دفع عذاب قبر	۱۴۷
	(۳)		۱۶	نماز ادائے قرض	۱۴۷
	نفلی نمازیں	۱۰۶	۱۷	نفلی نماز برائے نجات مصیبت	۱۵۰
۱	نماز ہجرت	۱۰۸	۱۸	نماز کفایت	۱۵۱
۲	نماز اشراق	۱۱۳	۱۹	نماز قضاے عمری	۱۵۳

(۱)

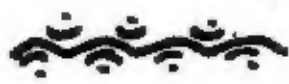
بارہ ماہ کی نفلی عبادت

اللہ تعالیٰ کا بندہ بننے کے لیے عبادت کی راہ اختیار کرنا بڑا ضروری ہے ، کیونکہ عبادت ہی کو اپنا کر اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ عبادت انسان کو ظاہر و باطن کی گندگیوں سے بالکل پاک و صاف کر دیتی ہے۔ عبادت سے اللہ پر توکل قائم ہوتا ہے۔ عبادت اللہ کی محبت پیدا کرتی ہے۔ غرضیکہ اللہ کی عبادت ہی وہ اصل راہ ہے جو بندے کو اصل باللہ اور بقا باللہ بناتی ہے۔ لہذا انسانی زندگی کا اصل مقصد صرف اور صرف اللہ کی عبادت ہونا چاہیے۔

عبادت کی سب سے مکمل اور جامع صورت فرض نمازوں کی ادائیگی، فرض روزے رکھنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور حج و عمرہ ہیں۔ اس فرض عبادت کو صحیح طور پر پورا کرنے کے بعد اگر کوئی شخص مزید اللہ کی عبادت میں محو رہنا چاہتا ہو تو اس کے لیے نفلی نمازیں، نفلی روزے، ذکر الہی کے لیے وظائف کا پڑھنا اور رات دن میں کثرت سے نوافل کا پڑھنا ہے۔ نفلی عبادت کے لیے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی نفلی عبادت ہمارے لیے مشعل راہ ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود بھی فرض عبادت کے ساتھ کثرت سے نفلی عبادت کرتے تھے۔ رات دن میں چند نفل نمازیں پڑھتے۔ پھر ہفتہ بھر کے ایام میں مختلف اوقات میں نوافل اور ذکر الہی کی کثرت فرماتے اور مختلف ایام میں نفلی روزہ بھی رکھتے۔ پھر سال بھر کے بارہ مہینوں میں اہم موقعوں اور اہم تاریخوں میں نفلی نمازیں پڑھتے اور بعض اوقات روزہ بھی رکھتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تمام طریقہ کار ہمارے سامنے نفلی نمازوں، نفلی روزوں اور وظائف کی صورت میں موجود ہے۔ لہذا جو شخص بھی

بارہ ماہ میں کثرت سے نقلی عبادت کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سنت طریقہ اپنائے۔ اور اسی اتباع سنت میں نقل نماز، نقلی روزے، تلاوت کلام پاک اور دیگر وظائف پڑھے۔ سال بھر کے بارہ مہینوں اور ہفتہ کے ایام میں جو نقلی عبادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اس کی ادائیگی کا سنت طریقہ پیش خدمت ہے۔

بعض نوافل اور وظائف کو بزرگان دین نے بھی اپنے معمولات میں شامل کیا۔ کثرت عبادت کے لیے وہ بھی سالکان طریقت کے لیے بہت مفید ہیں انہیں بھی نقلی سنت عبادت کے ساتھ درج کر دیا گیا ہے تاکہ مابعد حضرات مستفید ہو سکیں۔



محرم الحرام

اسلامی سال میں بارہ مہینے ہیں ان میں پہلا مہینہ محرم الحرام ہے۔ محرم کو محرم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس ماہ میں جنگ و قتال حرام ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق ماہ محرم کو بڑی فضیلت حاصل ہے۔ خاص کر اس مہینے میں دسویں محرم کا دن بڑا معظم ہے جسے یوم عاشورہ کہا جاتا ہے۔ تاریخی اعتبار سے اس مہینے کو اسلامی مہینوں میں بڑی اہمیت حاصل ہے کیونکہ اس میں بڑے اہم واقعات رونما ہوئے۔ اس کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے عاشورہ کے روزہ کے ساتھ ہم کو بڑی فضیلت عطا فرمائی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہے کیونکہ اسی دن اللہ تعالیٰ نے عرش و کرسی بستاروں اور پہاڑوں کو پیدا فرمایا، لوح و قلم اور سمندر عاشورہ کے دن پیدا کیے۔ جبریلؑ اور دوسرے ملائکہ کو عاشورہ کے دن پیدا کیا۔ حضرت آدم اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کو عاشورہ کے دن پیدا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو آتش فرود سے عاشورہ کے دن نجات بخشی۔ ان کے فرزند کا فدیہ عاشورہ کے دن دیا۔ فرعون کو عاشورہ کے دن غرق کیا، حضرت ادریسؑ کو عاشورہ کے دن آسمان پر اٹھایا۔ حضرت ایوبؑ کے دکھ درد کو عاشورہ کے دن دور کیا۔ حضرت عیسیٰؑ کو عاشورہ کے دن اٹھایا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بھی عاشورہ کے دن ہوئی۔ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ بھی اسی دن قبول ہوئی۔ حضرت داؤدؑ کو تاج اسی دن بخشا گیا۔ حضرت سلیمانؑ کو جن وانس پر حکومت اسی دن عطا ہوئی۔ خود باری تعالیٰ عاشورہ کے دن عرش پر متمکن ہوا، قیامت عاشورہ کے دن ہوگی آسمان سے سب سے پہلی بارش عاشورہ کے دن ہوئی۔ جس دن آسمان سے

پہلی مرتبہ رحمت نازل ہوئی وہ عاشورہ کا دن تھا۔ جس نے عاشورہ کے دن غسل کیا وہ مرض الموت کے سوا کسی بیماری میں مبتلا نہ ہوگا۔ جس نے عاشورہ کے دن پتھر کا سرمہ آنکھ میں لگایا تمام سال اس کو آشوب چشم نہیں ہوگا۔ جس نے اس دن کسی کی عیادت کی گویا اس نے تمام اولادِ آدم کی عیادت کی۔ جس نے عاشورہ کے دن کسی کو ایک گھونٹ پانی پلایا اس نے گویا ایک لمحہ بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کی۔ (رغیۃ الطالبین)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے عاشورہ کے دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے یتیم کے سر کے برابر کے عوض ایک ایک درجہ جنت میں بلند فرمائے گا۔ (رغیۃ الطالبین)

انیس الاصلین میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے مہینہ محرم کی بزرگی کرو۔ جس نے محرم کی بزرگی کی۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں بزرگی عطا کرے گا اور روزِ آخر کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔

محرم الحرام کی نقلی عبادت اور روزہ رکھنے کے احکامات مندرجہ ذیل ہیں۔

محرم کی نقلی عبادت

پہلی محرم الحرام کو جو یہ دعا پڑھے تو شیطان لعین سے محفوظ رہے اور سارا سال بفرشتہ اس کی حفاظت پر مقرر ہوں۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنْتَ الْاَبَدِيُّ الْقَدِيْمُ وَهَذِهِ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ
اَسْئَلُكَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَافْتِنَائِهِ وَانْعُوْتَ
عَلَيَّ مِنْ كُلِّ اَلْسِنَةٍ اَلْوَمَانَةِ بِالشُّرُوعِ وَالْاِسْتِغَاثِ بِمَا

يُحْيِي بَنِي اٰلَيْكَ يَا كَرِيْمُ۔ (نزہۃ المجالس)

چار رکعت نفل | حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جس نے عاشورہ کے دن چار رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورہ فاتحہ اور پچاس بار سورہ اخلاص پڑھی، اللہ تعالیٰ نے اس کے پچاس برس گزشتہ کے اور پچاس برس آئندہ کے گناہ معاف فرمائے۔ ملاء اعلیٰ میں اس کے لیے نور کے ہزار محل تعمیر کر لئے گا۔ ایک اور حدیث میں چار رکعتیں دو سلاموں کے ساتھ مذکور ہیں۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ، سورہ زلزال، سورہ کافرون اور سورہ اخلاص ایک ایک دفعہ اور نماز سے فراغت کے بعد ستر بار درود شریف پڑھنا مذکور ہے۔

حضرت شبلیؒ کا معمول | حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ ہر روز یکم محرم سے دس محرم تک چار رکعت نفل پڑھا کرتے

تھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار، سورہ اخلاص پندرہ بار اور بعد سلام کے اس کا ثواب حضرت امام حسین علیہ السلام کی روح مبارک کے حضور پیش کرتے۔ تو ایک دن حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے حضرت شبلیؒ کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ حضرت شبلیؒ نے عرض کیا کہ حضور مجھ سے کیا غطا سر زد ہوئی؟ فرمایا خطا نہیں، ہماری آنکھیں تمھارے احسان سے شرمندہ ہیں۔ جب تک ہم قیامت میں اس کا بدلہ نہ دلوں گے اس وقت تک ہم آنکھ ملانے کے قابل نہیں ہیں۔ اس نماز کے پڑھنے والے کی ساجزادگان سیدکرمین علیہا السلام قیامت کے دن شفاست فرمائیں گے۔ (جو ہر غیبی)

چھ رکعت نفل | جو کوئی چھ رکعت ایک ہی سلام سے نفل ادا کرے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے چھ سورتیں پڑھے

والشمس، انا ازلنا، اذ اززلت الارض، سورہ اخلاص، سورہ فلق، اور

سورۃ الناس، بعد نماز سجدہ میں جا کر قل یا ایہا الکافرون پڑھے تو اللہ تعالیٰ
سطح جو حاجت قلب کرے گا پوری ہوگی۔ درکن دین، کتاب السلوۃ،

جو کوئی عاشورہ کے روزہ چار رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت
نوافل کا اجر | میں بعد الحمد شریف کے گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے۔

سلام کے بعد کثرت سے **سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ ذِبَّانٌ ذَرِبِ الْمَلِیْکَہ**
پڑھے، تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس برس کے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے
لیے ایک نورانی منبر بناتا ہے۔ (مقتاتل ایام والشہود)

عاشورہ کی رات دو رکعت نفل قبر کی روشنی
نوافل برائے روشنی قبر | کے واسطے پڑھے جلتے ہیں جن کی ترکیب

یہ ہے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین تین دفعہ قل ہو اللہ احد پڑھے
جو آدمی اس رات میں یہ نماز پڑھے گا تو اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت تک اس کی قبر
روشن رکھے گا۔ (جواب غیبی)

ایک اور نادر جو حضرت خواجہ غریب
حضرت خواجہ غریب نواز کا فرمان | نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اوراد

میں لکھی ہوئی ہے وہ بھی دو رکعت ہیں اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ
یسین ایک ایک بار پڑھے۔

ایک اور روایت میں چھ رکعتیں آئی ہیں۔
چھ رکعت نوافل کا اجر | ان کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد

دس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے۔ اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ کریم بہشت
میں دو ہزار محل عطا فرمائے گا۔ اور ہر محل میں ہزار دروازے ہوتے ہیں

کے اور ہر دروازہ پر ایک تخت زبرجد ہے۔ اس تخت پر ایک خوشنہ
ہوگی اور اس کے علاوہ چھ ہزار بلایں اس نمازی سے جو تک جاتی ہیں اور

نیکیاں اس کے نادر اعمال میں لکھی ہیں۔ (محتاج التوب، جواہر غیبی)

دو رکعت نماز نفل | یکم محرم شریف کے دن دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین مرتبہ

قُلْ بِوَالِدَيْهِ سَلَامٌ کے بعد ساتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَبَدُ الْقَدِيْمُ هَذِهِ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ
اَسْئَلُكَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَالْاِمَانَ
مِنَ السُّلْطَانِ الْجَبَّارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ وَمِنْ
الْبَلَاءِ وَالْاَفَاَتِ وَاَسْئَلُكَ الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلَى هَذِهِ
النَّفْسِ الْاِمَّارَةِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالِ بِمَا يُقَرِّبُنِيْ
اِلَيْكَ يَا بَدْرُ يَا رَعْدُفُ يَا رَحِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

جو شخص اس نماز کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اوپر دو فرشتے مقرر کر دیگا تاکہ وہ اس کے کاروبار میں اس کی مدد کریں۔ اور شیطان بعین کہتا ہے کہ افسوس! میں اس شخص سے تمام سال ناامید ہوا۔ (جو ابراہیم)

سور کعت نوافل | شب عاشورہ میں ۱۰۰ رکعت نوافل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ نوافل مکمل کرنے کے بعد اطمینان سے بیٹھ کر ۷ مرتبہ استغفار پڑھے۔ اس کا اجر بے حساب ہے۔

ایام عاشورہ کے نفلی روزے | عاشورہ کے نفلی روزوں کے بارے میں مشہور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مندرجہ ذیل ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رمضان کے بعد دوسرے فضیلت والے روزے ماہ محرم کے ہیں اور فرض

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْحَرَامِ ذَا قُضِلَ

الصَّلَاةُ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ نِزَامِ رَاتٍ
الذَّلِيلِ - کے وقت کی نماز ہے۔ (مسلم)

اس حدیث کی رو سے رمضان المبارک کے بعد محرم کا مہینہ بڑا افضل ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ رمضان کے سوا دوسرے دنوں میں سب سے زیادہ بہتر دن جس میں نفل روزہ رکھا جائے محرم کا مہینہ ہے۔ جہاں تک کسی مہینے کے افضل ہونے کا تعلق ہے تو اس بارے میں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ جب ایک موقع پر ایک چیز کو افضل کہا جاتا ہے اور دوسرے موقع پر دوسری کو تو اس میں کوئی تضاد نہیں ہوتا کیونکہ بعض کاموں کی فضیلت کے بارے میں جو احادیث آئی ہیں وہ دراصل لوگوں کی توجہ دلاتے ہیں کہ فلاں کام بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس کے کرنے کا بڑا اجر ہے۔ اب مثلاً یہاں یہ فرمایا گیا ہے کہ محرم میں نفل روزے رکھنا بہت افضل ہے اور ایک دوسری حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کے روزے کو بڑی فضیلت ہے۔ یہ دونوں باتیں حقیقت ہیں۔ ایک دوسرے کی ضد نہیں بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ بھی بڑی فضیلت رکھتا ہے اور محرم کا روزہ بھی بڑی فضیلت کا حامل ہے۔

عاشورہ دسویں محرم کو کہتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کا روزہ رکھا کرتے تھے کیونکہ اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یہ ہے:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي شَهْرَ رَجَبٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے یوم عاشورہ کے ہفتہ کے کسی روزہ کا قصد کرتے نہیں دیکھا۔ اور سوائے رمضان کے کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (بخاری)

اس حدیث پاک کی رو سے اللہ والوں کے نزدیک یوم عاشورہ کا روزہ رکھنا بڑا ہی نفع بخش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر اہل طریقت اس دن کا روزہ بڑے شوق اور اہتمام سے رکھتے ہیں کیونکہ اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی عمل سے اظہار محبت ہوتا ہے جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت قرب حاصل ہوتا ہے۔

اس کے متعلق ایک اور حدیث یوں ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ
صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَآمَرَ
بِصِيَامِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّهُ يَوْمٌ يُعَظَّمُهُ الْيَهُودُ وَ
النَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ بَقِيَتْ
إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن کی تو یہود و نصاریٰ عظمت کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آئندہ سال اللہ نے باقی رکھا تو نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا۔

(مسلم شریف)

۔۔۔

دسویں محرم کے ساتھ نویں یا گیارہویں محرم کا روزہ ملانا اور زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ مندرجہ بالا حدیث میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ دسویں کے ساتھ نویں کا روزہ ملا لینا اچھا ہے۔ اور اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ عاشورہ یہود و نصاریٰ کے نزدیک بھی افضل دن تصور کیا جاتا تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئندہ سال اگر زندگی نے مہلت دی تو دسویں کے ساتھ نویں کا بھی روزہ رکھوں گا۔ لہذا آپ کے اس طرح فرمانے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ دسویں محرم کے ساتھ پہلے یا بعد میں بھی کوئی ایک روزہ ملا لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

عاشورہ کا روزہ اپنی فضیلت کے لحاظ سے پہلے انبیاء میں مشہور رہا ہے۔
 کیونکہ اس دن سے انبیاء کو تاریخی نسبت حاصل ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام
 کو آتش نمرود سے اس دن نجات ملی۔ اسی دن حضرت ایوب کو بیماری سے
 نجات ملی۔ اسی دن حضرت یعقوب علیہ السلام عرصہ دراز کی فرقت کے بعد
 حضرت یوسف علیہ السلام سے ملے (اور خاص کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسی
 دن فرعونوں کے ظلم سے چھٹکارا حاصل ہوا۔ تو اس اعتبار سے اس دن کا روزہ
 بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ لہذا اس دن کے روزہ کے بارے میں رسول اکرم صلی
 اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک یہ ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت
 کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
 مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودی عاشورہ
 کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے ان سے
 دریافت فرمایا کہ تم اس دن کیوں روزہ رکھتے
 ہو؟ تو انھوں نے کہا یہ تو بہت بڑا دن ہے
 اس دن اللہ تعالیٰ نے جناب موسیٰ علیہ السلام
 اور ان کی قوم کو فرعون کے مظالم سے نجات
 دلائی اور فرعون اور اس کے لشکر کو غرق
 کیا تھا۔ اس موقع پر موسیٰ علیہ السلام نے
 شکر الہی کے طور پر روزہ رکھا تھا اس لیے
 اس دن ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جناب موسیٰ کی سنت
 پر عمل کرنے کے ہم تم سے زیادہ حقدار ہیں۔
 لہذا آپ نے عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ
 الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا
 يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا
 الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ فَقَالُوا
 هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ
 مُوسَى وَقَوْمَهُ دَغْرَقَ فِرْعَوْنُ
 وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا
 فَتَحَنَّنَ تَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَتَحَنَّنْ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى
 مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ -

صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری)

- ۵ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بتی اسرائیل پر سال میں ایک دن عاشورہ کے دن روزہ فرض کیا گیا تھا تم بھی اس دن روزہ رکھو اور اپنے گھر والوں کے خورچ میں اس روز قراخی رواد رکھو۔ جس نے اس روز اپنے گھر والوں کے خورچ میں وسعت پیدا کی، اللہ تعالیٰ اس کو پورے سال آسودگی و کثافتش عطا فرماتا ہے۔ جس نے اس دن روزہ رکھا تو وہ روزہ اس کے چالیس سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ جو شخص شبِ عاشورہ میں رات بھر عبادت میں مشغول رہے اور صبح کو وہ روزہ سے ہو تو اس کو اس طرح موت آئے گی کہ اس کو مرنے کا احساس بھی نہ ہوگا۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ (اس کے نزدیک) عاشورہ کے دن کا روزہ اپنے پہلے (یعنی گزشتہ سال) کا کفارہ کر دے گا۔ (ترمذی شریف جلد اول)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محرم میں سے عاشورہ بکے دن کا روزہ رکھے اسے دس ہزار فرشتوں کا ثواب دیا جائے گا اور جو کوئی محرم میں سے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے اس کو دس ہزار شہیدوں کا ثواب دیا جائے گا۔ اور دس ہزار حج اور عمرہ کرنے والوں کا ثواب دیا جائے گا۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض اس کا ایک درجہ بہشت میں بلند کرے گا۔ اور جو کوئی عاشورہ کی رات کو ایک مومن کا روزہ کھلوائے گا گویا اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کا روزہ کھلویا اور ان کے پیٹ پر کیے۔ حضرات صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ عاشورہ کے دن کو اللہ سبحانہ نے تمام دنوں پر بزرگی دی۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اللہ سبحانہ نے آسمانوں کو پیدا کیا۔ عاشورہ کے دن اوزن مینوں کو بھی اور پہاڑوں کو بھی پیدا

کیا عاشورہ کے دن، اور قلم کو پیدا کیا عاشورہ کے دن، اور لوح محفوظ کو پیدا کیا عاشورہ کے دن، اور حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا عاشورہ کے دن اور ان کو بہشت میں داخل کیا عاشورہ کے دن اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے عاشورہ کے دن اور فرعون غرق ہوا عاشورہ کے دن اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام سے بلا دور کی عاشورہ کے دن اور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی عاشورہ کے دن اور اللہ سبحانہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی لغزش معاف کی عاشورہ کے دن اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے عاشورہ کے دن اور قیامت کا دن ہوگا عاشورہ کے دن (غنیۃ الطالبین) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محرم میں سے عاشورہ کے دن کاروزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ساٹھ برس کی عبادت لکھے گا۔ جس نے دن میں روزہ اور رات میں قیام کیا ہو۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن نہاٹے وہ کسی بیماری سے بیمار نہ ہوگا سو موت کی بیماری کے۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن سرمہ لگائے تو اس کی آنکھ نہ دکھے گی اس سارے سال میں۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن کسی بیمار کی عیادت کرے تو گویا اس نے حضرت آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کی عیادت کی۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن ایک بار پانی پلائے گا تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی آنکھ ایک بار جھپکنے کے برابر نہیں کی۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن چار رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص پچاس بار اللہ تعالیٰ اس کے لیے پچاس سال گزشتہ کے گناہ اور پچاس سال آئندہ کے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہزار عمل نود سے ادھر کے گروہ میں بنائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چار رکعتیں دو سلاموں سے پڑھے اور ہر رکعت میں

پڑھے سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ زلزال ایک بار اور سورہ کافرون ایک بار
اور سورہ اخلاص ایک بار۔ اور جب فارغ ہو تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر ستر بار درود پڑھے۔ (غنیۃ الطالبین)

دُعائے عاشورہ | یہ دعا بہت مجرب ہے حضرت امام زین العابدین رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص عاشورہ محرم کو
طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک اس دعا کو پڑھ لے یا کسی سے پڑھوا
کر سن لے تو انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً سال بھر تک اس کی زندگی کا بیمہ ہو جائے گا۔
بہرگز موت نہ آئے گی۔ اور اگر موت آئی ہی ہے تو عجیب اتفاق ہے کہ پڑھنے
کی توفیق نہ ہوگی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
يَا قَابِلَ تَوْبَةِ آدَمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ - يَا قَارِجَ كُرْبٍ
ذِي الثُّوْبِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ - يَا جَامِعَ شَمْلِ يَعْقُوبَ يَوْمَ
عَاشُورَاءَ - يَا سَامِعَ دَعْوَةِ مُوسَى وَهَارُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ -
يَا مُفِيدَ ابْنِ إِسْرَافِيلَ يَوْمَ النَّارِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ - يَا رَافِعَ
أَذْرِيئِ إِلَى السَّمَاءِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ - يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ صَالِحٍ
فِي النَّاقَةِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ - يَا نَاصِرَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ - يَا رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَى
جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ وَأَهْلِ عُمْرِنَا فِي طَاعَتِكَ وَمُحِبَّتِكَ وَرِضَاكَ وَ
أَحْيِنَا حَيَاةً طَيِّبَةً وَتَوَقَّنَا عَلَى الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ بِرَحْمَتِكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ بَعِزِّ الْحَسَنِ وَأَخِيهِ وَأُمِّهِ وَ
أَبِيهِ وَجَدِّهِ وَبَنِيهِ قَوِّجْ عَنَّا مَا غَنَى فِيهِ - پھر سات بار پڑھے

سُبْحَانَ اللَّهِ مِلَّةَ الْبَيْتَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَى
 وَرِثَةَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَاةَ مِنْ اللَّهِ إِلَّا الْيُسْرُ سُبْحَانَ
 اللَّهِ عَدَدَ الشَّفَعِ وَالْوَثَرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامَاتِ كُلِّهَا
 لَسْتُ لَكَ السَّلَامَةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝ وَهُوَ
 حُسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ وَلَا حَوْلَ
 وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝ وَقَبْلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤِمِّنَاتِ ۝
 الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُودِ وَعَدَدَ مَعْلُومَاتِ
 اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝



ماہِ صفر

اسلامی مہینوں میں سے دوسرے ماہ کو صفر کہا جاتا ہے۔ لغوی اعتبار سے
 اس کے معنی خالی کے ہیں۔ چونکہ یہ مہینہ ماہِ محرم کے بعد آتا ہے۔ محبوبِ خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ماہِ محرم میں جنگِ حرام تھی مگر جب صفر کا
 مہینہ آتا تو عرب جنگ کے لیے چلے جاتے اور گھروں کو خالی چھوڑ جاتے تھے
 اس لیے اس کو صفر کہتے ہیں۔

یہ مہینہ نزولِ بلا کا ہے۔ تمام سال میں دس لاکھ اسی ہزار بلائیں نازل ہوتی
 ہیں۔ ان میں سے نو لاکھ بیس ہزار خاص ماہِ صفر میں نزول کرتی ہیں۔ چنانچہ
 حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی ماہِ صفر کے گزرنے کی خوشخبری سناے
 میں اس کو بہشت میں داخل ہونے کی بشارت دوں۔ حضرت آدم علیہ السلام
 سے لغزش اسی ماہ میں ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے

تہ اول تاریخ صفر کی تھی۔ حضرت ایوب علیہ السلام جو مبتلائے بلا ہوئے تو اسی ماہ میں ہوئے۔ حضرت زکریا، حضرت یحییٰ، حضرت جحش، حضرت یونس علیہم السلام اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب اسی مہینہ میں مبتلائے بلا ہوئے۔ حضرت یحییٰ بھی اسی میں شہید ہوئے۔

نفل عبادت شب اول ماہ صفر میں بعد نماز عشاء ہر مسلمان کو چاہیئے کہ چار رکعت (نماز نفل) اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں بعد

سورہ فاتحہ پندرہ بار سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پندرہ بار اور تیسری میں سورہ نمل پندرہ بار اور چوتھی میں سورہ ناس پندرہ بار پڑھے۔ بعد سلام کے ایک بار ایتانے تَعْبُدُوا اِيَّانَا كَلَسْتَعِينُ کہے پھر ستر بار درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا اور ہر آفت سے محفوظ رکھے گا اور ثواب عظیم عطا فرمائے گا۔ (راحۃ القلوب)

آخری چہار شنبہ کے نوافل صفر کے آخری بدھ کے بعد غسل کرے اور چاشت کے وقت دو رکعت نماز

نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد گیارہ گیارہ دفعہ قل هو اللہ احد پڑھے اور سلام پھیر کر یہ درود شریف ستر دفعہ پڑھے:

”اللَّهُمَّ قُلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آيِهِ وَآصْحَائِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ“

راحۃ القلوب میں ہے کہ اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

”اللَّهُمَّ صَرِّفْ عَنِّي سُوءَ هَذَا الْيَوْمِ وَارْحَمْنِي سُوِيَهُ وَنَجِّنِي عَمَّا آصَابَ قَبْلِي مِنْ نَحْوِ سَائِتِهِ وَكَرْبَائِهِ بِفَضْلِكَ يَا دَا فِعَ الشَّرُّورِ وَمَالِكِ الشُّرُورِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْأَمْجَادِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ“

دورِ رکعت نفل | آخری چار شنبہ کو دورِ رکعت نفل یوں پڑھنا بھی درست ہے کہ نفل کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار قل هو اللہ احد پڑھے۔ سلام کے بعد الحمد نَشَدِمْ اور وَالتَّيْنِ اور اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ اور سورۃ اخلاص ان سب کو اتنی اتنی مرتبہ پڑھے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی ہر رکعت سے اس کے دل کو غنی کرے گا۔ (جو اہر غیبی)



ربیع الاول

ماہ ربیع الاول بچہ متبرک اور فضیلت والا مہینہ ہے۔ اس کا شمار اسلامی مہینوں میں تیسرا ہے۔ ربیع الاول کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب ابتدا میں اس کا نام لکھا گیا تو اس وقت موسم ربیع کی ابتدا تھی۔ یہ مہینہ خیرات و برکات اور سعادتوں کا منبع ہے۔ کیونکہ اس مہینہ کی بارہویں تاریخ کو اللہ جل شانہ نے اپنے فضل و کرم سے رحمۃ للعالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرما کر اپنی نعمتوں کی بارش برساتی۔ اسی ماہ کی آٹھویں تاریخ کو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور اسی ماہ کی دسویں تاریخ کو محبوب کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین سیدہ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تھا اسی لیے اس ماہ کو دوسرے مہینوں پر خصوصی فضیلت حاصل ہے۔

اس ماہ کے نوافل کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ربیع الاول کی عبادت

۱۶ رکعت نوافل | کتاب الاوراد میں لکھا ہے کہ جب ربیع الاول کا چاند نظر آوے اس رات کو سولہ رکعت نفل پڑھے۔ دو دو رکعت کی نیت سے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ جب فراغت پاوے تو کُل نفلوں کے بعد یہ درود شریف ایک ہزار بار پڑھے: ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ“

اس نماز کی بہت فضیلت ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز اور درود شریف پڑھنے والے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے فیضیاب ہوں گے لیکن اس کا خیال رکھیں کہ با وضو سوئیں

۲۰ رکعت نوافل | جہاں بھی ہیں ہے کہ اس مہینہ میں بارہ روز تک روح مبارک صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اس نماز کا بھیجتا ہے کیونکہ حضرات صحابہؓ اور تابعینؓ اور تبع تابعینؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی ان رکعتوں کا ثواب بدیہ روح اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کرتے تھے اور وہ بیس رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں اکیس اکیس بار سورہ اخلاص پڑھی جاتی ہے اگر روزمرہ بارہ دن تک تو فیق نہ ہو تو دوسری تاریخ اور بارہویں تاریخ کو ضرور ہی بیس رکعت ترکیب مذکورہ صدر پڑھ کر روح پُر فتوح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بدیہ پہنچائے کہ اس نماز کے پڑھنے والوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں جنت کی بشارت دی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا اور بشارت دینا عین حقیقت ہے۔

وظیفہ درود شریف | ربیع الاول کا سب سے اعلیٰ وظیفہ درود پاک کا ورد ہے لہذا اس ماہ میں کوشش کی جائے

کہ کثرت سے درود پاک پڑھا جائے۔

کتاب المشائخ میں لکھا ہے کہ جب چاند ربیع الاول کا نظر آئے، اسی شب سے تمام مہینے تک یہ درود شریف ہمیشہ ایک ہزار پچیس بار بعد نماز عشاء کے پڑھے گا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا۔ وہ درود شریف یہ ہے:

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ“

ایک بزرگ کا قول ہے کہ جو شخص اخلاص کے ساتھ ربیع الاول میں سو الاکھ مرتبہ مندرجہ ذیل درود پاک کو پڑھے گا اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی اور آخرت میں اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ وہ درود پاک یہ ہے:

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله
وعلى آله وأصحابك يا حبيب الله

چشمہ

ربیع الثانی

یہ اسلامی سال کا چوتھا مہینہ ہے اسے ربیع الآخر بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا نام رکھتے وقت ربیع کا موسم تھا یعنی فصل ربیع کا اخیر تھا اس لیے اس کا نام ربیع الآخر رکھا گیا مگر ربیع الاول کی مناسبت سے اس کا نام ربیع الثانی مشہور ہو گیا۔

اس مہینہ کے مشہور واقعات یہ ہیں کہ اس مہینہ کی تیسویں تاریخ کو جلع نے کعبہ معلّمہ پر آگ بھینکی مئی جبکہ سیدنا حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مال

محصور تھے جس سے خانہ کعبہ جل گیا۔ اسی ماہ میں حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کا وصال بھی ہوا ہے۔

نفل عبادت

اس باب کے نوافل حسب ذیل ہیں جو اکثر صوفیاء پڑھتے رہے ہیں۔

شبِ اول کے نوافل | عابدوں کا کہنا ہے کہ جب ربیع الثانی کا پاند نظر آجائے تو اس کی شبِ اول میں بعد نماز

مغرب آٹھ رکعت نفل دود کی نیت سے پڑھے اور اس میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کوثر تین بار اور دوسری میں سورہ کافرون تین بار پھر تیسری چوتھی پانچویں چھٹی ساتویں آٹھویں رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین تین بار ہر رکعت میں پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو بے شمار نازوں کا ثواب ملے گا۔

چار رکعت نفل | جو ہر غیبی میں ہے کہ اس مہینہ کی پہلی اپندرہویں، انتیسویں تاریخوں میں چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر

رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پانچ بار پڑھے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہزار برائیاں محو کی جاتی ہیں۔

انجام بخیر کا وظیفہ | جو شخص پورا ماہ بعد نماز عشاء یہ وظیفہ روزانہ

۱۱۱ مرتبہ پڑھے گا وہ موت کے وقت کلمہ پڑھتا

ہو اس دنیا سے رخصت ہوگا۔ بعض بزرگوں کا کہنا ہے کہ اس وظیفے میں خاتمہ بالخیر کی بے حد تاثیر ہے اس وظیفہ سے خاتمہ بالخیر ہوتا ہے،

اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرتے

والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا رفیق

ہے تو مجھ کو اپنی فرمانبرداری کی حالت میں دنیا کے

خاطرِ السمواتِ وَالْأَرْضِ تَف

أَنْتَ رَافِقِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

تَوْفِّقْنِي مُسْلِمًا وَآلْحَقِّقِي

بِالصَّلٰحِیْنَ ۔ اٹھائے اور مجھ کو اپنے نیک بندوں میں داخل کرے۔



جمادی الاول

جمادی الاول اسلامی سال کا پانچواں مہینہ ہے۔ جمادی کا مطلب کسی چیز کا جم جانا ہے۔ ایسے موسم میں جب پانی جم جانے کا آغاز ہوتا تھا تو اسے جمادی الاول کہا جانے لگا۔ احادیث میں اس کی فضیلت کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا۔ اسی مہینے کی نسبت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیدائش سے ہے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس ماہ کی آٹھ تاریخ کو پیدا ہوئے اور جب واقعہ جمل پیش آیا تو اس ماہ کی پندرہ تاریخ تھی۔

شب اول کے نوافل | جو ہر غیبی میں لکھا ہے کہ جو شخص اس مہینہ کی پہلی رات میں چار رکعت ادا کرے اور ہر رکعت میں سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ نوے ہزار برس کی نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں درج کر دیتا ہے اور نوے ہزار برس کی برائیاں اس کے نامہ اعمال میں سے دور کرتا ہے۔

آٹھ رکعت نوافل | جو ہر غیبی میں لکھا ہے کہ جمادی الاول کی پہلی تاریخ کی شب میں نماز مغرب کے بعد آٹھ رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ یہ نماز بہت افضل ہے اور اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ بے شمار عبادت کا ثواب پاک پروردگار کی طرف سے عطا کیا جائے گا۔

بیس رکعت نوافل | پہلی تاریخ کو بعد نماز عشاء بیس رکعت نماز دس سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص ایک ایک بار پڑھے۔ بعد سلام کے ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اللہ پاک اسے بے شمار نازوں کا ثواب عطا کرے گا۔

تین دن کے نفلی روزے | اس مہینے کی تیرہ، چودہ پندرہ تاریخوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفلی روزے رکھا کرتے تھے۔

دوسروں سے بھلائی کا وظیفہ | دوسروں کی بھلائی اور بہتری چاہنے کے لیے یہ وظیفہ بہت عمدہ ہے۔ لہذا اس وظیفہ کو پورا جمادی الاول بعد نماز مغرب ۱۰۰ مرتبہ پڑھنا چاہیے۔ بعد ازاں نماز مغرب کے بعد سات مرتبہ اسے پڑھنے کا ہمیشہ معمول بنالے تو اسے دین و دنیا میں بھلائی حاصل ہوگی۔

لَبَنَاءَ سِنْتَ حَكْلَ شَيْءٍ
رَحْمَةً وَ عِلْمًا فَافْغِرْ
لِلَّذِينَ تَابُوا فَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ
وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ
رَبَّنَا قَدْ خَلَلْنَا جَنَّتِ عَدْنِ
الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ
مِنْ آبَائِهِمْ وَآزْوَاجِهِمْ وَ
ذُرِّيَّتِهِمْ لَأَتْلُكَ أَنْتَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَقِهِمُ
الْمَقَاتِلَ وَمَنْ تَقِ

اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور تیرا علم سب چیزوں پر حاوی ہے، تو جو لوگ توبہ کرتے اور تیری راہ پر چلتے ہیں ان کو بخش دے اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا اور اے ہمارے پروردگار ان کو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا، اور ان کے باپ دادا اور ان کی بیبیوں اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہیں ان کو بھی۔ بیشک تو ہی زبردست (اور) حکمت والا ہے اور ان کو (قیامت کے دن) خرابیوں سے

رجب المرجب

اسلامی سال کے ساتویں مہینے کا نام رجب المرجب ہے۔ رجب کا لفظ ترجمہ جیب سے بنا ہے جس کا مطلب عزت کرنا یا تعظیم کرنا ہے۔ اہل عرب اس مہینے کو اللہ کا مہینہ کہتے تھے جس کی بنا پر اس کی تعظیم کرتے۔ اس وجہ سے اس کا نام رجب پڑ گیا۔

رجب کا مہینہ ان چار مہینوں میں سے ہے جن کو اشہر الحرم کہا گیا ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ مِہْمًا اَذْبَعَتْ حُومٌ۔ حرمت والے چار مہینے یہ ہیں: محرم، رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ۔

زمانہ جہالت میں لوگ ان مہینوں کا بڑا احترام کرتے تھے حتیٰ کہ اگر ان کے باپ دادا کا قاتل بھی اس مہینے میں مل جاتا تو اس کو بھی نہیں چھڑتے تھے۔ قرآن مجید میں ان مہینوں کو حرمت دلائے کہا گیا ہے۔ مسلمان ان مہینوں میں منافقانہ جنگ کر سکتے ہیں اور اگر کافر سکون میں ہیں تو ان پر چڑھائی نہیں کی جا سکتی۔

اس مہینہ کی یکم تاریخ کو سیدنا حضرت نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے۔ اور اسی ماہ کی چوتھی تاریخ کو جنگ صفین کا واقعہ پیش آیا۔ اور اسی ماہ کی ستائیسویں کی رات کو محبوب کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے موانع شریف کی ہے جس میں آسمانی سیر اور جنت و دوزخ کا ملاحظہ کرنا اور دیدار الہی سے مشرف ہونا تھا۔

اور اسی ماہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو سید الکونین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا۔ اس مہینہ کو اصعب بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحمت و مغفرت انڈیلتا ہے۔ اس میں عبادیں

مقبول اور دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں جب مظلوم ظالم کے لیے بددعا کرتا چاہتا تو رجب کے ماہ میں بددعا کرتا جو مقبول بارگاہِ الہی ہوتی۔ الغرض بہت سی حدیثیں اس کی عظمت شان پر دلالت کرتی ہیں۔

(عجائب المخلوقات ص ۴۵)

احادیث میں رجب کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ ایک حدیث پاک میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے (ما ثبت من السنۃ) ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بے شک رجب عظمت والا مہینہ ہے۔ اس میں نیکیوں کا ثواب دگنا ہوتا ہے۔ جو شخص رجب کا ایک دن کا روزہ رکھے گا تو گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رجب کی فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسی کہ میری فضیلت باقی انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ہے اور رمضان شریف کی فضیلت ایسی ہے جیسی اللہ تعالیٰ کی فضیلت تمام بندوں پر ہے۔ (ما ثبت من السنۃ)

ماہِ رجب کی عبادت

تیس رکعت نوافل حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اے سلمان! رجب کا چاند طلوع ہو گیا۔ اگر اس مہینے میں کوئی مومن مرد یا عورت تیس رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص تین بار اور سورۃ الکافرون تین بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو محو کر دیتا ہے اور اس کو اتنا اجر عطا فرمائے گا کہ جیسے اس نے پورے مہینے کے

روزے رکھے اور اس کا شمار آٹھ سال تک نماز پڑھنے والوں میں ہوگا یعنی اس کو سال بھر کی نمازوں کا ثواب ملے گا۔ اور شہید بدر کے عمل کے برابر اس کے اعمال کو روزانہ بلند سے بلند کر کیا جائے گا۔ اور ہر دن کے روزہ کے عوض سال بھر کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔ اور اس کے ہزار درجے بلند کیے جائیں گے۔ اور اگر اس نے پورے مہینے (ماہِ رجب کے) روزے رکھے اور یہی نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے بچالے گا۔ اور اس کے لیے جنت واجب کر دے گا۔ وہ خداوند دو جہاں کے قرب و جوار میں ہوگا۔ مجھے اس کی خبر حضرت جبریلؑ نے دی ہے۔ جبریلؑ نے کہا تھا کہ یہ آپ کے اور مشرکوں اور منافقوں کے درمیان فرق پیدا کرتے والی نشانی ہے۔ منافق یہ نماز نہیں پڑھتے ہیں۔ حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرس کیا یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ میں یہ نماز کس طرح پڑھوں؟

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اول ماہ میں دس رکعتیں پڑھو۔ اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار، سورہ اخلاص تین بار اور قل یا ایہا الکافرون تین بار، اور جب سلام پھیرو تو پانچ اٹھا کر یہ دعا پڑھو:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ أَبَدًا أَبَدًا بِيدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُنْغِي لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بیکتا و بیگانہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں، سب ملک اسی کا ہے، اسی کے لیے حمد ہے، وہ ہمیشہ زندہ کرتا اور ہی مارتا ہے۔ وہ خود ہمیشہ زندہ ہے اسے کسی موت نہیں آتی۔ نیکی اس کے ہاتھ میں ہے وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کرتا ہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو روک دیتا ہے اسے کوئی فیض دلا نہیں۔ تیری مرضی کے

لَجَدَ مِنْكَ الْجَسَدُ - علاوہ کوئی شخص گردش کرے تو وہ لاسا ملے

ہے۔

مفسر نے فرمایا پورے رکعتیں وسط ماہ میں پڑھو اس طرح کہ ہر رکعت میں الحمد ایک بار، سورہ فاتحہ ایک بار، سورہ اخلاص تین بار اور قل یا ایہا الکافرون تین بار، سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر کہو۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ أَبَدًا أَبَدًا .
 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے
 اس کا کوئی شریک نہیں تمام ملک اسی کے ہے
 اسی کے لیے حمد ہے وہی سب کو زندہ کرتا
 اور مارتا ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اسے کبھی
 موت نہیں آئے گی، سب نیکیاں اسی کے
 ہاتھ میں ہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ
 یکتا ہے اس کا کوئی نظیر نہیں وہ یگانہ و
 یکتا ہے۔ نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ
 کوئی اولاد۔

یہ دعا پڑھ کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر جہنم کے آخر میں دس رکعتیں پڑھو۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص اور قل یا ایہا الکافرون تین بار، سلام پھیرنے کے بعد آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہو۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا
 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے
 اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی حکومت ہے
 وہی تعریف کا سزاوار ہے وہ زندہ کرتا ہے
 اور موت دیتا ہے اسی کے ہاتھ میں ہر بھلائی
 ہے وہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے

مُحَمَّدٌ ذَا لِيهِ الطَّاهِرِينَ وَ بَارِءِ آقا حضرت محمدؐ پر اور آپ کی پاک آل پر
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اللہ کی رحمت ہو، اونچے مرتبہ والے اللہ کے
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ بغیر نہ کوئی قوت ہے اور نہ طاقت۔

اس کے بعد مراد مانگو تمہاری دعا قبول ہوگی اللہ تعالیٰ تمہارے اور جہنم کے درمیان
ستر خدقین حائل فرمادے گا۔ ہر خندق اتنی وسیع و طویل ہوگی جیسے زمین سے
آسمان تک کا فاصلہ، ہر رکعت کے عومن دس لاکھ (ہزار در ہزار) رکعتیں لکھی
جائیں گی (دس لاکھ رکعتوں کا ثواب ملے گا) جہنم سے آزادی اور پل صراط سے
بغیر کسی خطرے کے عبور تمہارے لیے مقرر کر دیا جائے گا۔

حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ بیان فرما چکے تو
میں اس عظیم اجر پر اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے روتا ہوا سجدے میں گر
پڑا۔ (غنیۃ الطالبین)

رجب کے روزے | رجب المرجب کے مہینے میں روزے رکھنا
کا بڑا ثواب ہے اور بڑا ثواب ہے ہر درویش و انبیاء
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رجب ایک عظیم الشان مہینہ ہے اس میں اللہ تعالیٰ
نیکیوں کو دوگنا کرتا ہے جو آدمی رجب کے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے گویا اس
نے سال بھر کے روزے رکھے ہیں اور جو کوئی رجب کے سات دن کے روزے
رکھے تو اس پر دوزخ کے سات دروازے بند کیے جائیں گے اور جو کوئی اس
کے آٹھ دن روزے رکھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھولے
جائیں گے اور جو آدمی رجب کے دس دن روزے رکھے تو اللہ کریم سے جس
چیز کا سوال کرے وہ ملے دے گا اور جو کوئی رجب کے پندرہ دن روزے
رکھے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا کہ تیرے گزشتہ گناہ معاف ہو گئے
ہیں اصاب نئے سرے سے عمل شروع کر، اور جو زیادہ روزے رکھے گا اسے
اللہ کریم زیادہ دے گا۔ (مطابقت من السنن)

نفل نماز شب معراج | ماہِ رجب کی سستاٹیسویں شب کو بارہ رکعت نماز تین سلام سے پڑھے۔ پہلی چار رکعت میں

بعد سورہ فاتحہ کے سورہ قدر تین تین مرتبہ ہر رکعت میں بعد سلام کے ستر مرتبہ بیٹھ کر یہ پڑھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَقُّ الْمُبِينُ اس کے بعد چار رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ نصر تین تین مرتبہ ہر رکعت میں بعد سلام کے بیٹھ کر ستر مرتبہ یہ پڑھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ۔ اس کے بعد چار رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص تین تین مرتبہ ہر رکعت میں بعد سلام کے بیٹھ کر ستر مرتبہ یہ سورت پڑھے۔۔

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۖ وَوَضَعْنَا عَنكَ
وِزْرَكَ ۖ أَلَمْ يَكُنْ أَعْيُنُكَ ظَهْرَكَ ۖ وَوَضَعْنَا لَكَ
ذِكْرَكَ ۖ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۖ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
يُسْرًا ۖ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۖ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ۔
اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور پڑھے اخلاص کے ساتھ دعا مانگیں۔

چار رکعت نوافل | بزرگوں سے مذکور ہے کہ سستاٹیسویں رجب کو رات کے وقت چار رکعت نوافل دو دو کر کے

پڑھے جائیں۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ۲۷ مرتبہ سورہ اخلاص یعنی قل ہو اللہ پڑھی جائے سلام پھیرنے کے بعد اسی مقام پر بیٹھا ہے۔ اور بیٹھ کر ستر مرتبہ یہ درود پاک پڑھے۔ بزرگوں کا کہنا ہے کہ سستاٹیسویں رجب کو اس طرح نوافل اور درود پڑھنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور پڑھنے والے کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے لیے رحمت کاملہ کا سایہ ہو جاتا ہے اور آخرت میں بھی یہ نوافل بخشش میں معاون ثابت ہوں گے۔

درود پاک یہ ہے: اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
وَعَلَىٰ اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيبِ اللّٰهِ

دو رکعت نفل | جب کہ ستائیسویں رات کو دو رکعت نماز نفل پڑھے
اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ہو اللہ احد
اکیس مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر دس مرتبہ درود شریف پڑھے اور
پھر کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِشَهِیْدَةِ اَسْرَارِ الْمَحْتَبِیْنَ - وَ
بِالْمَخْلُوْقَةِ الَّتِیْ خَلَقْتَ بِهَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ حَسْبُیْ
اَسْرَیْتُ بِہٖ لَیْلَةُ السَّارِیْعِ وَالْعِشْرِیْنَ اَنْ تَرْحَمَ
قَلْبِیَ الْحَزِیْنَ وَ تَحْبِیْبُ دَعْوَتِیْ یَا اَلْکَرِیْمِیْنَ۔
تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا اور جب دوسروں کے دل مردہ ہو
جائیں گے تو اس کا دل زندہ رکھے گا۔ (نزهۃ المجالس ج ۱ ص ۴۰)

آٹھ رکعت نوافل | شبِ معراج کو آٹھ رکعت نوافل دو دو کر کے پل
سلاموں سے یوں پڑھے جائیں کہ ہر رکعت میں
سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ یہ آیات پڑھی جائیں۔ ان نوافل کے پڑھنے
سے قلبی پاکیزگی پیدا ہوگی اور اللہ کی حمد ثنا کی طرف دل خوب مائل ہوگا اور
اللہ کی بندگی میں کیفیت و سرور پیدا ہوگا۔ اگر کسی مسک کو کامل رہنا اور
مادی کی ضرورت ہو تو ان نوافل کی برکت سے اچھا رہنا ملنے کے آثار
پیدا ہو جاتے ہیں اور پڑھنے والا ہدایت کی راہ کا متلاشی بن جاتے گا۔ غرضیکہ
ان نوافل کے بے پناہ فوائد ہیں۔ آیات یہ ہیں:

مُبْتَخِنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ کَیْلًا مِّنَ الشَّجَرِ الْعَرَمِ
اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْمَرِ الَّذِیْ بَرَكْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیْہِ
اٰیٰتِنَا لَا تَحِیْثُہُمُ السَّیْبُ وَ اَنْتُمْ مُّوْسٰی
اَلْکَلْبُ وَ جَعَلْنٰہُ مُّہَذَّبًا لِّیَبْیِّنَ اِسْرَآئِیْلَ اَلَّا تَقْبَلُوْا
مِنْ دُوْفِہٖ فَرِحْنَا وَ کَرِهْنَا مِمَّنْ تَقْضٰی

اِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا معمول تھا کہ جب
بعد نماز ظہر توافل

ستائیسویں رجب آتی تو وہ اعتکاف میں بیٹھتے
ہوتے تھے اور بعد نماز ظہر نفل پڑھنے میں مشغول ہو جاتے اس کے بعد وہ چار
رکعتیں پڑھتے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک مرتبہ سورہ القدر تین بار اور
سورہ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھتے تھے پھر عترت تک دعاؤں میں مشغول رہتے
انہوں نے فرمایا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا۔

حضرت ابوسریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
بارہ رکعت توافل

جو شخص رجب کی ستائیسویں کو بارہ رکعت نفل
کی نیت سے اس ترکیب سے پڑھے کہ سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ
اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اَوَّلَ بَارِہِ وَقَدْ سُوْرَةُ اَخْلَاصٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَوِ اس کے
بعد یعنی نماز سے فارغ ہو کر ایک بار درود شریف اور تین مرتبہ :

۱۔ سُبُّوْهُ قَدْ اُوْسُ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالتَّوْحُّدُ۔

۲۔ رَبِّ اَعُوْذُ بِاَرْحَمِہٖ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ
الْعَزِيْزُ الْعَظِيْمُ۔

پڑھے اور ایک سو بار درود شریف اور ایک سو بار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَخَطِيْئَةٍ وَّ
اَلُوْبُ اِلَیْہِ۔

اور ایک سو بار تسبیح پڑھے یعنی :

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّ اللّٰهَ اَكْبَرُ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھے اور اپنے

بچے اور اپنے ماں باپ کے لیے اور تمام مسلمانوں مرد و زن کے لیے دعا مانگے
تو اللہ تعالیٰ اسے پانچ نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ مخلوق کا عمر بھر محتاج نہ ہوگا

ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ اس کی قبر کشادہ کر دی جائے گی۔ جنت کی ہوائیں اسے پہنچتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوگا۔ (تغیۃ الطالبین)

یوم معراج کے روزے کا اجر | ستائیسویں رجب کی رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا۔ اس

رات کی فضیلت کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ستائیسویں رجب کا روزہ رکھا اس کو ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب ملے گا۔ اسی دن حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں رسالت لے کر نازل ہوئے۔

شیخ حمید اللہ نے اپنی اسناد سے بروایت ابو سلمہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہما نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ماہ رجب میں ایک دن اور ایک رات ایسی ہے کہ اگر اس دن کا کوئی روزہ رکھے اور اس رات کو عبادت کرے تو اس کو ایک سو برس روزے رکھنے والے اور سو سال کی راتوں میں عبادت کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔ یہ رات وہ ہے جس کے بعد رجب کی تین مہینے رہ جاتی ہیں (یعنی ستائیسویں شب) اور یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت عطا فرمائی (تغیۃ الطالبین)

شعبان المعظم

شعبان اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ ہے۔ شعبان کا لفظ شعب سے بنا ہے جس کے معنی تفرق کے ہیں چونکہ اس مہینے میں غیر کثیر متفرق ہوتے ہیں نیز بندوں کو اس مہینے میں رزق تقسیم کیا جاتا ہے اس لیے اسے شعبان کہا جاتا

ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ شعبان کو اس لیے شعبان کہا جاتا ہے کہ اس میں روزہ دار کے لیے خیر کثیر تقسیم ہوتا ہے۔

شعبان میں پانچ حروف ہیں۔ ش شرف کا، ع علو کا، ب برہد احسان اور بھلائی کا، آ الفت کا اور ان نور کا ہے۔ اس مہینے میں یہ پانچوں حروف بارگاہ الہی سے بندے کے لیے مخصوص ہوتے ہیں۔ اس ماہ میں نیکیوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ خطاؤں کو معاف کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ پر درود کی کثرت کی جاتی ہے و کثرت سے آپ پر درود بھیجا جاتا ہے۔ درود بھیجنے کا یہ خاص مہینہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ۔ تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اس سے انتخاب کر لیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہر نوع سے چار کا انتخاب فرمایا اور پھر ان چار سے ایک کا انتخاب فرمایا۔ ملائکہ سے اللہ تعالیٰ نے چار کو منتخب فرمایا یعنی حضرت جبریلؑ، حضرت میکائیلؑ، حضرت اسرافیلؑ، اور حضرت عزرائیلؑ علیہم السلام، پھر ان چار میں سے حضرت جبریل علیہ السلام کو منتخب فرمایا۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند فرمایا اور ان میں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو منتخب فرمایا۔ صحابہ کرامؓ میں سے چار کو پسند فرمایا یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ ذو النورین اور حضرت علی مرتضیٰؓ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ پھر ان میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو منتخب فرمایا۔

مساجد میں چار مسجدیں پسند فرمائیں یعنی مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد مدینہ اور مسجد طور سینا۔ پھر ان میں سے مسجد حرام کو منتخب فرمایا۔ دنوں میں چار دنوں کو پسند فرمایا یعنی یوم الفطر، یوم الاضحیٰ، یوم عرفہ اور یوم عاشورہ، پھر ان چاروں میں سے یوم عرفہ کو پسند فرمایا۔ چار نائیں پسند فرمائیں یعنی شب براءت، شب قدر

شبِ جمعہ اور شبِ عید، ان چاروں سے شبِ قدر کا انتخاب فرمایا۔ بستیوں میں سے چار بستیوں کو پسند فرمایا ہے یعنی مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بیت المقدس اور مساجد العشا ئیر۔ ان چاروں سے مکہ مکرمہ کو چن لیا۔ پہاڑوں سے چار پہاڑ انتخاب فرمائے۔ جیمون، سیمون، نیل اور فرات، ان میں سے فرات کو منتخب فرمایا۔ مہینوں میں سے چار مہینے پسند فرمائے۔ رجب، شعبان، رمضان اور محرم ان میں سے شعبان کو انتخاب فرمایا اور اس کو رسول اللہ کا مہینہ قرار دیا۔ پس جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء میں افضل ہیں اسی طرح تمام مہینوں میں ماہ شعبان افضل ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

شعبان کی عبادت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شعبان المعظم بڑی عظمت والا مہینہ ہے کیونکہ یہ میرا مہینہ ہے لہذا بارگاہ رب العزت میں اس ماہ کا بحد ثواب اور اجر ہے۔ اللہ والوں کے عمل کے مطابق اس میں حسبِ قیل بنقلى عبادت کرنی چاہیے۔

حدیث پاک میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو پہلی تاریخ شعبان کی رات بارہ رکعت نوافل | ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل هو اللہ احد پانچ مرتبہ پڑھے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو بارہ ہزار شہیدوں کا ثواب عطا فرماتا ہے اور بارہ سال کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جاتا ہے۔ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے کہ گویا ابھی وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور انسی دن تک اس کے گناہ نہیں لکھے جاتے ہیں۔ (فضائل شہور)

ایک اور روایت میں ہے کہ ماہ شعبان کی پہلی شب بعد نماز عشاء بارہ رکعت نماز چھ سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے سو واخلاص

پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ درود پاک پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اللہ پاک اس کے گناہ معاف فرما کر داخل بہشت کرے گا۔

پہلے جمعہ کی شب کے نوافل | ماہ شعبان کے پہلے جمعہ کی شب بعد

نماز عشاء آٹھ رکعت نماز ایک سلام نے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص گیارہ گیارہ دفعہ پڑھے اور اس کا ثواب خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بخشے۔ خاتون جنت فرماتی ہیں کہ میں ہرگز بہشت میں قدم نہ رکھوں گی جب تک کہ اس نماز پڑھنے والے کو اپنے ہمراہ داخل بہشت نہ کروں۔

چار رکعت نوافل | ماہ شعبان پہلے جمعہ کی شب نماز عشاء کے بعد

چار رکعت نماز ایک سلام پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے اس نماز کی بہت فضیلت ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے عمرے کا ثواب عطا ہوگا۔

دو رکعت نفل | شعبان کے پہلے جمعہ کو بعد نماز مغرب اور قبل نماز عشاء

دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے ایک بار آیت الکرسی، دس بار سورہ اخلاص، ایک بار سورہ قل، ایک بار سورہ ناس پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ یہ نماز ترقی ایمان کے لیے بہت زیادہ افضل ہے۔

وطیقہ | شعبان المعظم کی چودہ تاریخ کو بعد نماز عصر آفتاب غروب ہونے

کے وقت با وضو چالیس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“
اللہ تبارک و تعالیٰ اس دعا کے پڑھنے والے کے چالیس سال کے معاف فرمائے گا۔

چودہ شعبان کی نفل نماز | شعبان کی چودہ تاریخ بعد نماز مغرب دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورہ

فاتحہ کے سورہ حشر کی آخری تین آیات ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص تین تین دفعہ پڑھے۔ انشاء اللہ یہ نماز واسطے مغفرت گناہ بہت افضل ہے۔

چودہ شعبان قبل نماز عشاء آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھنی چاہیے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔ یہ نماز بھی بخشش گناہ میں بہت زود اثر ہے۔

شب برأت

ماہ شعبان اگرچہ پورا مہینہ برکتوں اور سعادتوں سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن خاص طور پر اس کی پندرھویں رات پورے ماہ کی باقی راتوں سے بڑی افضل ہے اس لیے سال بھر کی فضیلت والی راتوں میں اس کا شمار ہوتا ہے اسے شب برأت اور لیلہ مبارکہ بھی کہتے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان کی پندرھویں رات کو اللہ تعالیٰ پہلے آسمان پر جلوہ افروزی فرماتا ہے جسے آسمان دیا بھی کہتے ہیں۔ وہاں سے اہل دنیا پر خصوصی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کاموں کو سرانجام دینے والے فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سال بھر کے اعمال پیش کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ اہل دنیا سے خطاب فرماتا ہے کہ کون کی مغفرت مانگنے والا کہ میں اس کے گناہوں کو بخش دوں۔ اور ہے کون رزق مانگنے والا کہ میں اسے رزق دوں اور ہے کون مصائب و آفات میں مبتلا کہ میں اس کی مشکلات آسان کر دوں تاکہ اس کے مصائب ختم ہو جائیں؛ حتیٰ کہ یہی لوگوں پر رحمتوں کی یہ جاری جاری رہتی ہے کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی شب کو رحمت کی تجلی فرماتا ہے اور مشرکین اور بعض رکھنے والوں کے علاوہ ہر صاحب ایمان کو بخش دیتا ہے بعض روایتوں میں ہے کہ مشرکوں کے علاوہ قاطع رحم طویل الاثر ہمیشہ شراب پینے والے، اجار یعنی ظلم و جور سے مطالبہ کرنے والے، ساحر یعنی جادوگر، زنا پر اصرار کرنے والے، اور کامن یعنی شیطانی باتیں بتانے والوں کی بخشش نہیں ہوتی۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نصف شعبان المعظم کی شب کو حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے کہا کہ اے اللہ کے محبوب! اپنا سر مبارک اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا کہ یہ رات ہے۔ تو اس پر حضرت جبریل علیہ السلام نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک ایسی رات ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ رحمت کے تین سو دروازے کھولتا ہے اور ہر صاحب ایمان کی بخشش کر دیتا ہے۔ مگر مشرک، کافرانہ جادوگر، زانی اور دائم الخمر کو نہیں بخشتا یہاں تک کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ نہ کرے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت کے دروازوں کو کھلا ہوا پایا۔ پھر دیکھا کہ پہلے دروازے پر جو فرشتہ ہے وہ ندا کرتا ہے کہ اس رات میں رجوع کرنے والے کے لیے خوشخبری ہے۔ اس کے بعد دوسرے دروازے کا فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اس رات میں سجدہ کرنے والے کے لیے خوشخبری ہے پھر تیسرے دروازے والا فرشتہ پکارتا ہے کہ اس رات میں دعا کرنے والے کے لیے خوشخبری ہے۔ پھر چوتھے دروازے کا فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اس رات میں اللہ کا ذکر کرنے والے کے لیے خوشخبری ہے۔ پھر پانچویں دروازے کا فرشتہ کہتا ہے کہ اس رات میں اللہ کے خوف سے ڈرنے والے کے لیے خوشخبری ہے۔ پھر چھٹے دروازے کا فرشتہ ندا کرتا ہے کہ اس رات میں

صاحب ایمان کے لیے خوشخبری ہے۔ پھر ساتویں دروازے کا فرشتہ پکارتا ہے کہ کیا کوئی سوال کرنے والا ہے تاکہ اس کا سوال پورا کیا جائے اور پھر آٹھویں دروازے کا فرشتہ کہتا ہے کہ ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا تاکہ اس کی بخشش کر دی جائے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ بہشت کے یہ دروازے کب تک کھلے رہیں گے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا یہ دروازے رات شروع ہونے سے صبح ہونے تک کھلے رہیں گے۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں آپ کی امت سے بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر لوگوں کو آگ کے عذاب سے نجات دے دی ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

شیخ ابو نصرؒ نے بالاسناد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! عائشہ یہ کوئی رات ہے، انھوں نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول ہی بخوبی واقف ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا یہ نصف شعبان کی رات ہے اس رات میں دنیا کے اعمال، بندوں کے اعمال اوپر اٹھائے جاتے ہیں۔ ان کی پیشی بارگاہ رب العزت میں ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس رات بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے تو کیا تم آج کی رات مجھے عبادت کی افادہ دیتی ہو؟ میں نے عرض کیا ضرور۔ پھر آپؐ نے نماز پڑھی اور قیام میں تخفیف کی، سورہ فاتحہ اور ایک چھوٹی سورت پڑھی۔ پھر ادھی رات تک آپؐ سجدے میں رہے پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت پڑھی اور پہلی رکعت کی طرح اس میں قرائت فرمائی (چھوٹی سورت پڑھی) اور پھر آپؐ سجدے میں چلے گئے۔ یہ سجدہ غیر تکبر نما ہے۔ میں دیکھتی رہی۔ مجھے اندیشہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کی رات مبارک قبض فرمائی ہے۔ پھر جب میرا انتظار طویل ہوا بہت دیر ہو گئی تو

میں آپ کے قریب پہنچی اور میں نے حضورؐ کے تلووں کو چھوا تو حضورؐ نے حرکت فرمائی۔ میں نے خود سنا کہ حضورؐ سجدے کی حالت میں یہ الفاظ ادا فرما رہے تھے۔

اللہ! میں تیرے عذاب سے تیری عفو اور بخشش کی پناہ میں آتا ہوں، تیرے قہر سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں۔ تجھ سے ہی پناہ چاہتا ہوں۔ تیری ذات بزرگ ہے۔ میں تیری ثابیان شان ثابیان نہیں کر سکتا۔ تو ہی آپ اپنی شنا کر سکتا ہے، اور کوئی نہیں۔

أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عَقُوبَتِكَ
وَأَعُوذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ لَعْنَتِكَ
وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ
شَأْنُكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً
عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ
عَلَى نَفْسِكَ ۝

صبح کو میں نے عرض کیا کہ آپ سجدے میں ایسے کلمات ادا فرما رہے تھے کہ ویسے کلمات میں نے آپ کو کہتے کبھی نہیں سنا۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تم نے یاد کر لیے ہیں؟ میں نے عرض کی جی ہاں! آپ نے فرمایا خود بھی یاد کرو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ۔ کیونکہ جبریل علیہ السلام نے مجھے سجدے میں ان کلمات کو ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔

شبِ برأت کے نوافل | اس رات کی فضیلت اور عظمت کے پیش نظر اس رات میں ہمہ تن تلاوتِ قرآن نوافل اور ذکر و فکر میں مشغول رہنا چاہیے۔ اس رات میں کسی مسجد میں بیٹھ کر نوافل میں معروف رہنا بہت ہی افضل ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات آئے تو تم رات کو قیام کرو یعنی نوافل پڑھو اور دن کو روزہ رکھو۔ اس لیے کہ اللہ سبحانہ اس رات میں آفتاب غروب ہونے کے بعد ہی آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے اور

کہتا ہے کہ کوئی مغفرت چاہنے والا ہے تاکہ میں اس کو بخش دوں، کوئی رزق مانگنے والا ہے میں اس کو رزق دوں، کوئی گرفتار بلا ہے میں اس کو عافیت دوں۔ اور ایسا ایسا فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح روشن ہو جاتی ہے۔
(ابن ماجہ)

صلوۃ الخیر | شب برأت میں جو نماز اسلف سے منقول اور وارث اس میں سور کعتیں ہیں، ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص کے ساتھ۔ یعنی ہر رکعت میں دس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھی جائے۔ اس نماز کا نام صلوۃ الخیر ہے۔ اس کے پڑھنے سے برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ سلف صالحین یہ نماز باجماعت پڑھتے تھے۔ اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے اور اس کا ثواب کثیر ہے۔ حسن بصریؒ نے فرمایا کہ مجھ سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس صحابہؓ نے بیان کیا کہ اس رات کو جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف ستر بار دیکھتا ہے اور ہر بار کے دیکھنے میں اس کی ستر حاجتیں پوری کرتا ہے، جن میں سب سے عادی حاجت اس کے گناہوں کی مغفرت ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

دس رکعت نفل | ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرا نیا دینداری شب برأت میں دس رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ہو اللہ احد گیارہ گیارہ بار پڑھے تو اس کے گناہ معاف ہوں گے اور اس کی عمر میں برکت ہوگی۔ (نزهۃ المجالس)

دو رکعت نفل | شعبان کی پندرہویں شب دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک بار سورہ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ، بعد سلام کے درود شریف ایک بار پڑھ کر ترقی رزق کی دعا کرے۔ انشاء اللہ اس نماز کے باعث رزق میں

ترقی ہو جائے گی۔

آٹھ رکعت نفل | ماہ شعبان پندرہویں شب آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قدر ایک ایک بار، سورہ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے۔ مغفرت گناہ کے واسطے یہ نماز بہت افضل ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کی اللہ پاک بخشش فرمائے گا۔

نوافل برائے نجات عذاب قبر | پندرہویں شب کو آٹھ رکعت نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص دس دس مرتبہ پڑھے۔ اللہ پاک اس نماز کے پڑھنے والے کے لیے بے شمار فرشتے مقرر کرے گا جو اسے عذاب قبر سے نجات کی اور داخل بہشت ہونے کی خوشخبری دیں گے۔

نوافل برائے توبہ | پندرہویں شب کو آٹھ رکعت نماز دو سلام سے پڑھے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی دس مرتبہ دوسری میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الم نشرح دس مرتبہ، تیسری میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قدر دس مرتبہ، چوتھی میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص دس مرتبہ پڑھے، پھر چار رکعت اسی ترکیب سے پڑھے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ استغفار اور ستر مرتبہ درود پاک پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز پڑھنے والے کے گناہ صغیرہ کبیرہ اللہ پاک معاف فرما کر مغفرت فرمائے گا۔

چودہ رکعت نوافل | پندرہویں شب چودہ رکعت نماز سات سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون ایک بار سورہ اخلاص ایک بار، سورہ فلق ایک بار، سورہ ناس ایک بار پڑھے۔ بعد سلام کے آیت الکرسی ایک دفعہ پھر سورہ توبہ کی آخری آیات

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا يَفُحُّ النَّفْسُ فِي ذُنُوبِهَا رَءُوفٌ رَّحِيمٌ۔ دنیاوی اور دینی مقاصد کے لیے یہ نماز بہت افضل ہے۔

وظائف | پندرہویں شب کو سورہ بقرہ کا آخری رکوع آمن الرسول سے کافریں تک اکیس مرتبہ پڑھنا امن و سلامتی، حفاظت جان و مال کے لیے افضل ہے۔

ایضاً۔ پندرہویں شب سورہ یسین تین مرتبہ پڑھنے سے حسب ذیل فائدے ہیں۔ ترقی رزق، درازی عمر، ناگہانی آفتوں سے محفوظ رہنا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

ایضاً۔ شعبان کی پندرہویں شب سورہ دخان سات مرتبہ پڑھنی بہت افضل ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پروردگار عالم ستر حاجات دنیا کی اور ستر حاجات عقبی کی قبول فرمائے گا۔

نفل نماز پندرہ تاریخ | شعبان کی پندرہ تاریخ بعد نماز ظہر چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ پہلی رکعت میں

سورہ فاتحہ کے بعد سورہ زلزال ایک بار، سورہ اخلاص دس مرتبہ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ تکوین ایک بار، سورہ اخلاص دس دفعہ، تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون تین بار، سورہ اخلاص دس مرتبہ، چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیہ الکرسی تین بار، سورہ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے۔ اس نماز کی بے حد فضیلت ہے، اللہ پاک اس نماز پڑھنے والے پر خاص نظر کریم قیامت کے دن فرمائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے دین و دنیا کی بھلائی حاصل ہوگی۔

وظائف | ماہ شعبان میں روزانہ نماز کے بعد اس دعا کو پڑھنا مغفرت گناہ کے لیے بہت افضل ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَلِيمُ

إِلَيْهِ تَوْبَةٌ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَا يَمْلِكُ نَفْسَهُ مَرًا وَلَا
نَفْعًا وَلَا مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا .

ایضاً: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ماہ شعبان میں جو
کوئی تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر مجھ کو بخشے گا، بروزہ عشر اس کی شفاعت
کرنی مجھ پر واجب ہو جائے گی۔

نفل روزہ | ماہ شعبان کی پندرہ تاریخ کے روزہ کی بڑی فضیلت
ہے جو کوئی یہ روزہ رکھے گا باری تعالیٰ اس کے پاس
سال کے گناہ معاف فرمائے گا۔

ایضاً: بعد نماز مغرب کے چھ رکعتیں دو دو رکعت کر کے پڑھیں کہ دو
رکعت نفل درازی عمر بالخیر ہونے کی نیت سے اور دو رکعت نفل عباسی رفع
ہونے کی نیت سے اور دو رکعت نفل مخلوق کا محتاج نہ ہونے کی نیت سے
پڑھیں اور ہر دو گانہ کے بعد سورہ یس ایک پار یا سورہ اقلام اکیس بار اور
اس کے بعد دعائے نصف شعبان المعظم پڑھیے۔

دُعَايُ نِصْفِ شَعْبَانَ الْمُعْظَمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يَسُنُّ عَلَيْهِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا ذَا الْقَوْلِ
وَالْإِنْعَامِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ظَهَرُ الدَّاحِيَيْنِ وَجَارُ الْمُسْتَجِيرِينَ وَأَمَانُ
الْخَائِفِينَ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِي عِنْدَكَ فِي أَمْرِ الْكِتَابِ شَقِيًّا أَوْ فَحَرُ
وَمَا أَوْ مَطْرُودًا أَوْ مُقْتَرًا عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَأَمِّحْ اللَّهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِي
وَحَرَمَانِي وَطَرْدِي وَاقْتِتَارَ رِزْقِي وَابْتِئْنِي عِنْدَكَ فِي أَمْرِ الْكِتَابِ
سَعِيدًا أَمْرًا رُزُقًا مُوَفَّقًا لِبِخَيْرَاتِ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِي

كِتَابِكَ الْمُنَزَّلَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ
وَيُثَبِّتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ۝ إِلَهِي بِالتَّجَلِّيِ الْأَعْظَمِ فِي لَيْلَةِ الرَّصْفِ
مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمَكْرَمِ الَّتِي يُفْرَقُ فِيهَا كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ وَيَبْرُمُ أَنْ
تُكْشَفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ وَالْبَلَاءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ وَأَنْتَ بِهٖ أَعْلَمُ إِنَّكَ
أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

ترجمہ

اے میرے اللہ: تو ہی سب پر احسان کرنے والا ہے اور تجھ پر کوئی
احسان نہیں کر سکتا اے بزرگی اور مہربانی رکھنے والے اور اے بخشش
کا انعام کرنے والے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی کرنے والوں کو
تھامنے والا، یہ پناہوں کو پناہ دینے والا اور پریشان حالوں کا سہارا
ہے۔ اے اللہ اگر تو نے مجھے اپنے پاس ام الکتاب میں بھٹکا ہوا یا غلام
یا کم نصیب رکھ دیا ہے تو اے اللہ اپنے فضل سے میری خواری، بد بختی،
راندگی اور روزی کی کمی کو مٹا دے اور اپنے پاس ام الکتاب میں
مجھے خوش نصیب، وسیع الرزق اور نیک کرے۔ بے شک تیرا یہ
کہنا تیری کتاب میں جو تیرے نبی مرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے
میں پہنچی ہے سچ ہے کہ اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو
چاہتا ہے بنا دیتا ہے اور اسی کے پاس ام الکتاب ہے، اے
خدا تجلی اعظم کا مسدود اس نصف شعبان مکرم کی رات میں جس میں

تمام چیزوں کی تقسیم و توافد ہوتا ہے میری بلاؤں کو دور کر خواہ میں ان کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں۔ اور جن سے تو واقف ہے بیشک تو ہی سب سے برتر اور بڑھ کر احسان کرنے والا ہے اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو ہمارے سرور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل و اولاد اور صحابہ پر۔ آمین !



رمضان المبارک

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔ بہت ہی بابرکت اور فضیلت والا مہینہ ہے اور یہ صیو شکر اور عبادت کا مہینہ ہے اور اس ماہ مبارک کی عبادت کا ثواب ستر درجہ زیادہ عطا ہوتا ہے۔ جو کوئی اپنے پروردگار کی عبادت کر کے اس کی خوشنودی حاصل کرے گا اس کی بڑی جزا خداوند تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

ابن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ بستان الواعظین میں لکھتے ہیں کہ جس طرح حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ بیٹوں میں سے سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے والد ماجد کو زیادہ محبوب تھے اسی طرح سال کے بارہ مہینوں میں سے رمضان شریف خدائے لا ینال کو زیادہ محبوب ہے اور جس طرح اللہ کریم نے سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے باقی گیارہ بھائیوں کی مغفرت فرمائی ہے اسی طرح رمضان المبارک کی برکت سے گیارہ مہینوں کی خطائیں معاف فرمائے گا۔ (نہ ہتہ المجالس ج ۱ ص ۱۳۶)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان المبارک کی ہر رات میں ایک منادی آسمان سے طلوع صبح تک یہ ندا کرتا رہتا ہے کہ اے خیر کے طالب

مکمل کرنا اور خوش ہو جانا۔ اور اسے برائی کے چلنے والے رک جانا اور عبرت حاصل کرنا
کیا کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ اس کی بخشش کی جائے؟ کیا کوئی توبہ کرنے
والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ کیا کوئی دعا مانگنے والا ہے کہ اس کی
دعا قبول کی جائے؟ کیا کوئی سوالی ہے کہ اس کا سوال پورا کیا جائے۔ اللہ
بزرگ و بڑا تر رمضان شریف کی ہر رات میں افطاری کے وقت ساٹھ ہزار
گناہ گار دوزخ سے آزاد فرماتا ہے۔ جب عید کا دن آتا ہے تو اتنے لوگوں
کو آزاد فرماتا ہے کہ جتنے تمام مہینہ میں آزاد فرماتا ہے، یعنی تیس مرتبہ
ساٹھ ساٹھ ہزار۔

ماہ رمضان المبارک کی پہلی شب بعد نماز عشاء ایک مرتبہ سوہۃ فستح
پڑھنا بہت افضل ہے۔

ماہ رمضان کی پہلی شب بعد نماز تہجد آسمان کی طرف منہ کر کے بارہ مرتبہ
یہ دعا پڑھنی بہت افضل ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْقَائِمُ عَلَى كُلِّ
نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ۔

ان وظائف کے پڑھنے والے کو بے شمار نعمتیں اللہ پاک کی طرف سے
عطا کی جائیں گی۔

ماہ رمضان المبارک میں روزانہ ہر نماز کے بعد اس دعائے مغفرت کو تین
مرتبہ پڑھنا بہت افضل ہے۔

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الْكَدِّيَّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ
الْقَيُّومُ إِلَيْهِ تَوْبَةُ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهِ
شَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا مَوْتًا وَلَا حَيَوَةً وَلَا نُشُورًا۔

رمضان شریف میں ہر نماز عشاء کے بعد روزانہ تین مرتبہ کلمہ طیب پڑھنے
کی بہت فضیلت ہے۔ اول مرتبہ پڑھنے سے گناہوں کی مغفرت ہوگی،

دوسری دفعہ پڑھنے سے دوزخ سے آزاد ہوگا، تیسری بار پڑھنے سے جنت کا مستحق ہوگا۔

شبِ قدر

شبِ قدر ایک مبارک رات ہے جو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔ اس رات کی عبادت ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بھی بہتر ہے۔ اس لیے شبِ قدر بہت ہی فضیلت والی رات ہے۔ لیلۃ القدر کے معنی عظیم رات کے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شبِ قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ پھر ایک اور حدیث میں ہے کہ شبِ قدر طاق راتوں میں سے ہوتی ہے۔ کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شبِ قدر اکیسویں یا تیسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں رات یا انتیسویں رات میں تلاش کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ آخری عشرہ کی پانچوں راتیں بڑی برکت اور فضیلت والی ہیں۔

مفسرین اور موفیاء کی اکثریت نے ۲۷ رمضان المبارک کو شبِ قدر قرار دیا ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص رمضان شریف کی ستائیسویں شب کو صبح تک عبادت میں مصروف رہتا ہے وہ مجھے بہت ہی پسند ہے۔

علاماتِ شبِ قدر | بزرگانِ دین نے شبِ قدر کی کچھ علامتیں بیان فرمائی ہیں کہ یہ رات چمکندہ اور شفاف ہوگی۔ نہ زیادہ گرم اور نہ زیادہ ٹھنڈی ہوگی بلکہ معتدل ہوگی۔ آسمان عموماً روشن نظر آئے گا، ستارے بڑے واضح ہوں گے۔ اس رات کی صبح کو سورج تیز شعلوں

سے طلوع نہیں ہوتا۔ اس رات کو انسانوں اور جنوں کے سوا تمام چیزیں سجدہ میں گر جاتی ہیں مگر ان باتوں کا علم اہل کشف کو ہوتا ہے۔ ہر ایک کو پتہ نہیں چلتا۔

شب قدر میں قبولیت دعا | شب قدر میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جس میں جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ شب قدر میں ایسی جامع دعا مانگیں جو دونوں جہانوں میں فائدہ بخش ہو۔ مثلاً اپنے گناہوں کی بخشش اور رزقائے الہی کے حصول کی دعا مانگی جائے۔ ام المؤمنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بتائیں کہ اگر مجھے یلۃ القدر (شب قدر) کا پتہ چل جائے تو میں کوئی دعا مانگوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو یہ دعا مانگ ”اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو دوست رکھتا ہے مجھے بھی معاف کر دے“ (ابن ماجہ)

پانچ طاق راتوں کے نوافل | عابدوں اور زاہدوں کے طریقہ کے مطابق ان پانچ طاق راتوں میں حسب ذیل طریقہ سے نوافل پڑھے جائیں، جن کا ثواب بے پناہ ہے۔

اکیسویں رات | اکیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ قدر ایک ایک بار، سورہ اخلاص ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ درود پاک پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کے حق میں فرشتے دعائے مغفرت کریں گے۔

اکیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ قدر ایک ایک بار، سورہ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے نماز ختم کر کے ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز اور شب قدر کی

برکت سے اللہ پاک اس کی بخشش فرمائے گا۔
 ماہ رمضان المبارک کی اکیسویں شب کو اکیس مرتبہ سورۃ قدر پڑھنا بھی
 بہت افضل ہے۔

تیسویں رات | ماہ مبارک کی تیسویں شب کو چار رکعت نماز
 دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ
 کے سورۃ قدر ایک بار اور سورۃ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ پھر بعد سلام
 کے ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مغفرت گناہ کے لیے یہ
 نماز بہت افضل ہے۔

تیسویں شب کو آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت
 میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ قدر ایک ایک دفعہ، سورۃ اخلاص ایک ایک
 بار پڑھے۔ اور بعد سلام کے ستر مرتبہ کلمہ تجید پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے
 اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما کر انشاء
 اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے گا۔

تیسویں شب کو سورۃ یس ایک مرتبہ، سورۃ رحمن ایک دفعہ پڑھنی
 بہت افضل ہے۔

پچیسویں شب | ماہ رمضان کی پچیس تاریخ کی شب کو چار رکعت
 نماز دو سلام سے پڑھے۔ بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ
 قدر ایک ایک بار، سورۃ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ ہر رکعت میں پڑھے۔ بعد سلام
 کے کلمہ طیب ایک سو دفعہ پڑھے۔ درگاہ رب العزت سے انشاء اللہ ہیشمار
 عبادت کا ثواب عطا ہوگا۔

پچیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد
 سورۃ فاتحہ کے سورۃ قدر تین تین مرتبہ، سورۃ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔
 بعد سلام کے ستر دفعہ استغفار پڑھے۔ یہ نماز بخشش کے لیے بہت

افضل ہے۔

پچیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ قدر ایک ایک مرتبہ، سورہ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے، بعد سلام کے ستر دفعہ کلمہ شہادت پڑھے۔ یہ نماز عذابِ قبر سے نجات کے لیے بہت افضل ہے۔

ماہِ رمضان کی پچیسویں شب کو سات مرتبہ سورہ دخان پڑھے انشاء اللہ اس سورہ کے پڑھنے کے باعث عذابِ قبر سے اللہ پاک محفوظ رکھے گا۔ پچیسویں شب کو سات مرتبہ سورہ نوح پڑھنا ہر کسی کے لیے بہت ہی افضل ہے۔

ستاہِ تیسویں شب کے فضائل اور اذکار بعد میں ملاحظہ فرمائیں۔

اتیسویں رات | اتیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ قدر ایک ایک بار سورہ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے سورہ الم نشرح ستر مرتبہ پڑھے۔ یہ نماز کامل ایمان کے واسطے بہت افضل ہے انشاء اللہ اس نماز کے پڑھنے والے کو دنیا سے مکمل ایمان کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

ماہِ رمضان کی پچیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ قدر ایک ایک بار، سورہ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے درود شریف ایک سو دفعہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو دربارِ خداوندی سے بخشش و مغفرت عطا کی جائے گی۔

ماہِ رمضان المبارک کی پچیسویں شب کو سات مرتبہ سورہ واقعہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ ترقیِ رزق کے لیے بہت افضل ہے۔

ماہِ رمضان کی کسی شب میں بعد نمازِ عشاء سات مرتبہ سورہ قدر پڑھنا بہت افضل ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے سے ہر مصیبت سے نجات حاصل ہوگی۔

سائیسویں رات بحیثیت شبِ قدر

حضور انور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت میں سے جو مرد یا عورت یہ خواہش کرے کہ میری قبر نور کی روشنی سے منور ہو تو اسے چاہیے کہ ماہِ رمضان کی شبِ قدر میں کثرت کے ساتھ عبادتِ الہی بجالائے تاکہ ان مبارک اور متبرک باتوں کی عبادت سے اللہ پاک اس کے نامور اعمال سے رائیاں ملے گا کہ نیکیوں کا ثواب عطا فرمائے۔ شبِ قدر کی عبادت ستر ہزار شب کی عبادتوں سے افضل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لیلة القدر میں ایماندار ہو کر بغیر حق ثواب شبِ سیداری کرے۔ اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اور جو شخص رمضان کے روزے بحالتِ ایمان ثواب سمجھ کر رکھے اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (بخاری شریف جلد اول)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لیلة القدر ہوتی ہے تو حضرت جبریلؑ فرشتہٴ اکی جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور ہر اس بندہ پر رحمت بھیجتے ہیں یا اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اللہ سبحانہ کا ذکر اور عبادت کرتا ہوتا ہے پھر جب ان کی یعنی مسلمانوں کی عیدِ عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو اللہ سبحانہ اپنے ان بندوں کے سبب اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے فرشتو! اس مزدور کی اجرت کیا ہے جو اپنا کام پورا کر دے؟

فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! اس کی اجرت یہ ہے کہ اس کو پورا معاوضہ دیا جائے، اللہ سبحانہ کہتا ہے اے میرے فرشتو! میرے غلاموں اور میری لونڈیوں نے فرض ادا کر دیا۔ پھر وہ گھروں سے دعا کے لیے عید گاہ کی طرف نکلے، قسم ہے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنی بخشش اپنے کرم، اپنے بلند مرتبہ اور اپنی بلند منزلت کی، میں ان کی دعاؤں کو قبول کروں گا۔ پھر اللہ سبحانہ فرماتا ہے اے میرے بندو! اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس واپس ہوتے ہیں مسلمان عید گاہ سے اس حال میں کہ ان کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ (ریحتی مشکوٰۃ شریف، ج ۱)

پچتائیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ اخلاص سات سات مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر دفعہ یہ تسبیح معظم پڑھے۔

”اَسْتَغْنِيَنَّ اللَّهُ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَالتَّوْبَةُ إِلَيْهِ“

انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کا پڑھنے والا اپنے معنی سے نہ اٹھے گا کہ اللہ پاک اس کے اور اس کے والدین کے گناہ معاف فرما کر انہیں بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس کے لیے جنت آراستہ کرو۔ اور فرمایا کہ وہ جیت تک تمام بہشتی نعمتیں اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لے گا اس وقت تک موت نہ آئے گی۔ مغفرت کے لیے یہ نماز بہت ہی افضل ہے۔

ستائیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ قلزم تفسیر ایک ایک بار، سورۃ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے بعد سلام، ۷۴ مرتبہ سورۃ قدر پڑھے۔ انشاء اللہ بے شمار عبادت کا ثواب ملے گا یہ نماز بہت افضل ہے۔

جو شخص دو رکعت نماز میں ہر رکعت میں الحمد شریف، اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اَحَدًا بَارِ
سورہ اخلاص تین بار پڑھے تو اس کو شب قدر کا ثواب حاصل ہوگا۔ اور ثواب
حضرت ادریسؑ، حضرت شعیبؑ، حضرت ایوبؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت نوحؑ
علیہم الصلوٰۃ والسلام جیسا عطا ہوگا اور اس کو ایک شہر جنت میں دیا جائے گا
جو مشرق سے مغرب تک لمبا ہوگا۔ (فضائل ایام والشہود)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر میں دو رکعت نماز
پڑھے، ہر رکعت میں الحمد شریف، قل هو اللہ سات مرتبہ بعد ختم نماز
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ
اَتُوْبُ رَاٰيَہُ ستر مرتبہ پڑھے تو یہ اپنے مصائب سے نہ اٹھے گا کہ اللہ تعالیٰ
اس کے اور اس کے والدین کے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا اور فرشتوں
کو حکم ہوگا کہ اس کے لیے جنت میں میوؤں کے درخت لگاتے رہیں۔ محل
تعمیر کرتے رہیں نہریں بناتے رہیں۔ یہ پڑھنے والا ان کو جب تک اپنی
آنکھ سے خواب میں نہ دیکھ لے گا اس وقت تک اس کو موت نہ آئے
گی۔ (تفسیر یعقوب چمرخی)

جو شخص چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے ایک بار
اَلْہٰکُمُ التَّکَاثُرُ اور قلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تین بار پڑھے اس پر
موت کی ستمی آسان ہوگی۔ عذاب قبر اٹھ جائے گا۔ اس کو جنت میں چارستون
ملیں گے۔ جن کے ہرستون پر ہزار محل ہوں گے۔ (درزہۃ المجالس ج ۱)

جو شخص ستائیسویں شب رمضان کو چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں
بعد الحمد شریف کے اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ تین بار اور قلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پچاس
مرتبہ پڑھے اور بعد ختم نماز سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے تو جو دعائیں مانگے قبول ہوگی۔

جو شخص ستائیسویں شب رمضان میں چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں

بعد الحمد شریف کے اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اَیْکَ بَارِ اَقْلَ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ستائیس بار پڑھے۔ وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا ابھی پیدا ہوا ہے۔ اور اس کو جنت میں ہزار محل ملیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص شبِ قدر میں بعد نمازِ عشاء سات مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھے اسے ہر مصیبت سے نجات ملے۔ ہزار فرشتے اس کے لیے جنت کی دعا کرتے ہیں۔ رَغْنِیۃُ الطَّالِبِیۡنَ، نَزْهَۃُ الْمَجَالِسِ، فضائل الشہور

ستائیسویں شب کو ساتوں حصّہ پڑھے۔ یہ ساتوں حصّہ عذابِ قبر سے نجات اور مغفرتِ گناہ کے لیے بہت افضل ہیں۔ ستائیسویں شب کو سورہ ملک سات مرتبہ پڑھتا مغفرتِ گناہ کے لیے بہت فضیلت کی بات ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! اگر مجھے شبِ قدر کا پتہ چل جائے تو میں اس میں کیا پڑھوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ
کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ
عَنِّیْ یَا عَفُوْرُ یَا عَفُوْرُ
یا عَفُوْرُ۔

اے اللہ! بیشک تو معاف کر کے والا
کریم ہے اور معافی چاہنے والے کو پسند کرتا
ہے پس مجھے معاف کر دے اے بخشنے والے
اے بخشنے والے اے بخشنے والے۔

حضرت عائشہ سے ایک اور روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے تو میں نے آپ کے پاس جا کر کان لگایا تو آپ یہ دعا پڑھ رہے تھے:

اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ
یَا اللّٰہ! میں تیرے عفو کی پناہ چاہتا ہوں
مَعُوْذُ بِرَحْمَتِکَ مِنْ تِیْرِ سَخَرِکَ اور تیری رضا کی پناہ چاہتا

مَخْلُوقِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ
جَلَّ وَجْهُكَ اللَّهُمَّ لَا
أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ
كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔

ہوں تیرے غصہ سے، اور تیری پناہ پا ہوتا
ہوں تیری سختیوں سے، اور یا اللہ میں آپ
کی تعریف کا شمار نہیں کر سکتا۔ آپ کی ذات
ایسی بلند و بالا ہے جیسے آپ نے بیان کیا

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص شبِ قدر میں عشاء کے بعد سات مرتبہ
پوری سورہ قدر پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا اور مصیبت سے نجات دیتے
ہیں اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے جنت کی دعا کرتے ہیں۔

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص شبِ قدر میں صدقِ دل سے تین مرتبہ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے تو اللہ تعالیٰ پہلی مرتبہ کہنے پر اس کے گناہوں کو مٹا دیتے
ہیں۔ دوسری مرتبہ کہنے پر اس کو جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں۔ تیسری مرتبہ کہنے
پر جنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
شخص شبِ قدر میں دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ایک مرتبہ سورت فاتحہ اس
کے بعد سات مرتبہ سورہ اخلاص، پھر سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ
اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ تک پڑھے تو اس کا پڑھنے والا معصی سے
اٹھنے نہ پائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے اولاد کے والدین کے گناہوں کو معاف
فرما دے گا۔

شوال المکرم

اسلامی سال کا دسواں مہینہ شوال المکرم ہے یہ لفظ شول سے بنا ہے
جس کا معنی اردنی کا دم اٹھانا ہوتا ہے۔ کیونکہ عرب لوگ اس مہینے میں

سیر و سیاحت اور شکار کھیلنے کے لیے اپنے گھروں سے باہر مختلف مقامات پر چلے جاتے تھے۔ راستے میں اونٹنیاں تیزی کی وجہ سے بعض اوقات دم اٹھا لیتیں۔ اس نسبت سے یہ ماہ شوال کے نام سے منسوب ہو گیا۔

اس مہینے کی پہلی تاریخ کو چونکہ عید الفطر منائی جاتی ہے جو مسلمانوں کے لیے انتہائی خوشی کا تہوار تصور کیا جاتا ہے۔ جس سے اس مہینے کو مسلمانوں میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ عید کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر خصوصی رحمت نازل فرماتا ہے اس لیے اس دن کو یوم الرحمتہ کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اسی دن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو منتخب کیا، اور اسی روز اللہ نے شہد کی مکھڑوں کو شہد کا چھتہ بنانے کے لیے الہام کیا اور اسی ماہ کی ۷ تاریخ کو احد کی لڑائی شروع ہوئی جس میں سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ ان وجوہات کی بنا پر شوال الحکم کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس ماہ کی فضیلت کے بارے میں چند احادیث پیش خدمت ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو جس نے ماہ رمضان میں روزے رکھے۔ عید الفطر کی رات میں پورا پورا اجر عطا فرمادیتا ہے اور عید کی بسم فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ زمین پر جاؤ اور ہر گلی کوچہ اور بازار میں اعلان کرو (اس آواز کو جنت و انس کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے) کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اقیوب اپنے رب کی طرف بڑھو وہ تمہاری تھوڑی نماز کو قبول کر کے بڑا اجر عطا فرماتا ہے اور بڑے بڑے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ پھر جب لوگ عید گاہ روانہ ہو جاتے ہیں اور وہاں نماز سے فارغ ہو کر دعا مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس وقت کسی دعا اور کسی حاجت کو رد نہیں فرماتا اور کسی گناہ کو بغیر معاف کیے نہیں چھوڑتا اور لوگ اپنے گھروں کو معذور ہو کر لوٹتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے اور

لوگ عید گاہ کی طرف جلتے ہیں تو حق تعالیٰ ان پر توبہ فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے
 اے میرے بندو! تم نے میرے لیے روزے رکھے میرے لیے نمازیں پڑھیں اب تم
 اپنے گھروں کو اس حال میں جاؤ کہ تم بخش دیے گئے ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ شب عید الفطر کا نام شب جائزہ
 (یعنی انعام کی رات) رکھا گیا اور عید الفطر کی صبح کو تمام شہروں کے کوچہ و بازار میں
 فرشتے پھیل جلتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں (جس کو جن وانس کے سوا تمام مخلوق
 سنتی ہے) کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت! رب کریم کی طرف چلو تاکہ وہ تم کو
 ثواب عظیم عطا فرمائے۔ اور تمھارے بڑے بڑے گناہوں کو بخش دے۔ لوگ
 عید گاہ کو نکل جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے اے میرے فرشتو!
 فرشتے لبیک کہتے ہوئے حاضر ہو جلتے ہیں۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے اس مزدور
 کی کیا اجرت ہے جو اپنا کام پورا کرے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اے ہمارے
 معبود! اے ہمارے آقا! اس مزدور کو پوری پوری اجرت دی جائے۔ رب جلیل
 ارشاد فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کے
 روزوں اور نماز شب کا اجر خوشنودی اور گناہوں کی مغفرت بنا دیا۔ پھر فرماتا
 ہے اے میرے بندو! مجھ سے مانگو! اپنی عزت و جلال کی قسم! آج تم جو اپنی
 آخرت کے لیے مجھ سے مانگو گے میں وہ تم کو ضرور دوں گا۔ اور جو کچھ اپنی دنیا
 کے لیے مانگو گے میں اس کا لحاظ رکھوں گا۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! جب
 تک تم میرے احکام کی حفاظت کرو گے (بجلاؤ گے) میں تمھاری خطاؤں اور
 لغزشوں کی پردہ پوشی کرتا رہوں گا۔ اور تم کو ان لوگوں کے سامنے جن پر شرعی
 منرا واجب ہو چکی ہے رسوا نہیں کروں گا۔ جاؤ تمھاری بخشش ہو گئی تم نے مجھے
 رضا مند کیا میں تم سے راضی ہو گیا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ فرشتے یہ مشورہ
 سنا کر خوش ہو جاتے ہیں اور ماہ رمضان کے خاتمے پر امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
 کو یہ خوشخبری پہنچاتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

شوال کی عبادت

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عیدین کی راتوں میں شب بیدار یا کر کے قیام کرے اس کا دل نہیں مرے گا جس دن کہ سب لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔ (ابن ماجہ)

چار رکعت نفل | حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اول رات شوال میں چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے

سورۃ اخلاص اکیس بار پڑھے، پس اللہ تعالیٰ کھولے گا واسطے اس کے آنکھوں دروازے بہشت کے اور بند کرے گا واسطے اس کے ساتوں دروازے دوزخ کے اور نہیں مرے گا وہ شخص جیت تک اپنا مکان جنت میں نہ دیکھ لے گا۔

ذفقائل الشہود

نوافل برائے توبہ | شوال کی پہلی شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد

سورۃ اخلاص تین تین دفعہ، سورۃ فلق تین تین دفعہ، سورۃ ناس تین تین دفعہ پڑھے۔ بعد سلام کے کلمہ تمجید ستر مرتبہ پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرے اللہ پاک اس نماز کی برکت سے انشاء اللہ اس کے گناہ معاف فرما کر اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

آٹھ رکعت نوافل | حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے

شوال میں سات کو یا دن کو آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار سورۃ اخلاص پندرہ بار، الحمد للہ سے فارغ ہو کر ستر بار سبحان اللہ کہا اور ستر بار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا، اس کی قسم جس نے مجھے پیادین دے کر بھیجا جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے اللہ اس کے لیے حکمت کے چشے کھولتا ہے

اس کے دل میں، اور اس کے ساتھ اس کی زبان چلاتا ہے اور اس کی دنیا کی بیماری اور اس کی دوا دکھا دیتا ہے۔ اس کی قسم جس نے مجھے سچا دین دے کر بھیجا، جس نے یہ نماز جیسے میں نے بتائی پڑھی تو اللہ سبحانہ اس کو معاف کر دیتا ہے اور اگر مرانا شہید مرنے لگتا ہوا۔ اور جو بندہ اس نماز کو سفر میں پڑھتا ہے اس پر آنا جانا آسان ہو جاتا ہے۔ اور اگر مقروض ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کرتا ہے اور اگر صاحب حاجت ہوتا ہے تو اس کی حاجت پوری کرتا ہے۔ اس کی قسم جس نے مجھے سچا دین دے کر بھیجا جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر حرف کے بدلے جنت میں ایک محرفہ دیتا ہے۔ عرض کیا گیا، محرفہ کیسے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت کے باغ ہیں۔ اگر اس کے ایک درخت کے نیچے سوار سیر کرے تو سو برس تک اسے عبور نہ کر سکے۔ درود شریف یہ پڑھتا ہے،

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْلَمْ أَنَّهُ دَعَا إِلَيْهِ وَآمَنَ بِهِ وَبَارِكُ وَسَلِّمْ“ (غنیۃ الطالبین)

شوال کے چھ روزے | شوال میں چھ دن روزے رکھنے کا بڑا ثواب ہے جس مسلمان نے رمضان المبارک اور چھ دن شوال کے روزے رکھے تو اس نے گویا سارے سال کے روزے رکھے۔ یعنی پورے سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے رمضان شریف کے روزے رکھے اور پھر ان کے ساتھ شوال کے چھ روزے ملائے تو اس نے گویا تمام عمر روزے رکھے تمام عمر والا مسئلہ اس وقت ہے جبکہ وہ شوال کے چھ روزے تمام عمر رکھے اور اگر اس نے صرف ایک ہی سال یہ روزے رکھے تو سال کے روزوں کا ثواب ملے گا پھر یہ چھ روزے اکٹھے رکھے یا الگ الگ ہر طرح جائز ہیں مگر بہتر یہ ہے کہ ان کو متفرق طور پر رکھا جائے۔

ذیقعدہ

اسلامی سال کا گیارہواں مہینہ ذیقعدہ ہے۔ ذیقعدہ کا شمار چارِ حرمت والے مہینوں میں ہوتا ہے۔ جن میں اہل عرب جنگ کرنا حرام سمجھتے تھے۔ ذیقعدہ قعود سے بنا ہے جس کا معنی بیٹھنا ہے۔ چونکہ اس مہینے میں اہل عرب جنگ کرنے سے رک کر بیٹھتے تھے اس لیے اس کا نام ذیقعدہ پڑ گیا اس مہینے میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے تورات دینے کے لیے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا تھا۔ اس کے علاوہ اسی ماہ کی پانچویں تاریخ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی بنیاد رکھی تھی۔ اسی ماہ کی چودہ تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکال لیا تھا۔

ان وجوہات کی بنا پر ذیقعدہ کا مہینہ اسلامی تاریخ میں بڑا قابلِ قدر تصور کیا جاتا ہے۔ اس ماہ کی نقلی عبادت حسبِ ذیل ہے،

ذیقعدہ کی عبادت

حدیث شریف میں ہے کہ ذیقعدہ کے مہینہ کو بزرگ جانو کیونکہ یہ حرمت والے مہینوں میں پہلا مہینہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی ذیقعدہ کی پہلی رات کے نوافل | پہلی رات میں چار رکعت نفل پڑھے اور اس کی ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ۳۳ دفعہ قل ھو اللہ احد پڑھے تو اس کے لیے جنت میں اللہ تعالیٰ ہزار مکان یا قوتِ سرخ کے بنائے گا اور ہر مکان میں جواہر کے تخت ہوں گے اور ہر تخت کے اوپر ایک حورِ بیٹی ہوگی جس کی پیشانی سورج

سے زیادہ روشن ہوگی۔ (رسالہ فضائل شہور)

ہر رات میں دو نفل | ایک روایت میں ہے کہ جو آدمی اس مہینہ کی ہر رات میں دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ احد تین بار پڑھے تو اس کو ہر رات میں ایک شہید اور ایک حج کا ثواب ملے گا۔ (فضائل شہور)

ہر جمعہ کے نوافل | ذیقعدہ کے مہینے میں ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص اکیس اکیس مرتبہ پڑھے، اللہ پاک یہ نماز پڑھنے والے کو انشاء اللہ حج و عمرہ کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (فضائل شہور)

سور کعت نوافل | ایک روایت میں ہے کہ جو بندہ اس ماہ کی ہر جمعرات کو ۱۰۰ رکعت نوافل یوں پڑھے کہ اس کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو اس کو اللہ تعالیٰ بے انتہا ثواب عطا فرمائے گا۔ (رسالہ فضائل شہور)

ایک دن کے روزے کا ثواب | حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ذیقعدہ کے مہینہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ کریم اس کے واسطے ہر ساعت میں ایک حج مقبول اور ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھنے کا حکم دیتا ہے (فضائل شہور)

ایک حدیث مبارک میں ہے کہ اس مہینہ کے اندر ایک ساعت کی عبادت ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے اور فرمایا کہ اس مہینہ میں پیار کے دن روزہ رکھنا ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے۔ (فضائل شہور)



ذی الحجہ

اسلامی سال کے بارہویں مہینہ کو ذی الحجہ کہتے ہیں کیونکہ یہ مہینہ حج کرنے کے لیے مقرر ہے اسی وجہ سے اس کا نام ذی الحجہ پڑ گیا۔ اس کے پہلے عشرے کا نام قرآن پاک میں آیاتاً معلومت لکھا گیا ہے۔ لہذا یہ مہینہ اللہ کو بہت محبوب ہے اور اس کے پہلے دس دنوں کو بڑا مبارک قرار دیا گیا ہے، جسے عشرہ ذوالحجہ کہا جاتا ہے۔

اس کی پہلی تاریخ کو خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہراء کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ اس کی آٹھویں تاریخ کو یوم ترویہ کہتے ہیں کیونکہ حجاج اس دن اپنے اوشوں کو پانی سے خوب سیراب کرتے تھے تاکہ عرفہ کے روز تک ان کو پیاس نہ لگے۔ یا اس لیے اس کو یوم ترویہ (سورج بچار) کہتے ہیں کہ سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے آٹھویں ذی الحجہ کو سات کے وقت خواب میں دیکھا تھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے حکم دیتا ہے کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر۔ تو آپ نے صبح کے وقت سوچا اور غور کیا کہ آیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے۔ اس لیے اس کو یوم ترویہ کہتے ہیں۔

اور اس کی نویں تاریخ کو عرفہ کہتے ہیں کیونکہ سیدنا حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب نویں تاریخ کی رات کو وہی خواب دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ خواب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اسی دن حج کا فریضہ سرانجام دیا جاتا ہے۔

اور سوئیں تاریخ کو یوم نحر کہتے ہیں کیونکہ اسی روز سیدنا حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربانی کی صورت پیدا ہوئی اور اسی دن عام مسلمان قربانیاں

ادا کرتے ہیں۔

اس کے بعد گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں کے دنوں کو ایام تشریق کہتے ہیں اور اس ماہ کی بارہویں تاریخ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حضرت علیؓ سے بھائی چارہ قائم کیا تھا۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے ماہ ذی الحجہ کو بڑی بزرگی اور نفیلت کا مہینہ فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس ماہ کے دس دن بہت مبارک ہیں اور اس کی عبادت کا بہت ثواب ہے۔ اور فرمایا کہ دس دن میں تین دن کثرت کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرو۔ وہ تین یوم ترویہ یعنی آٹھ تاریخ، یوم عرفہ یعنی نو تاریخ، یوم نحر یعنی ذی الحجہ کی دس تاریخ ہیں۔ یہ تین دن تمام دنوں سے زیادہ مبارک ہیں اور ان میں عبادت کا بے انتہا ثواب بھی ہے۔ لہذا اس مبارک مہینہ میں کثرت نوافل، روزے، تلاوت قرآن، تسبیح و تہلیل اور تکبیر و تقدیس کرنی چاہیے۔

عبادت ذی الحجہ

ذی الحجہ کے نوافل اور دیگر اذکار و وظائف کی تفصیل حسب ذیل ہے:

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے **عشرہ ذی الحجہ کے نوافل** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

عشرہ ذی الحجہ آیائے توحید کی کوشش کرو، ذی الحجہ کے عشرہ کو اللہ تعالیٰ نے بزرگی عطا فرمائی ہے اور اس عشرہ کی راتوں کو بھی وہی عزت دی ہے جو اس کے دنوں کو حاصل ہے۔ اگر کوئی شخص اس عشرہ کی کسی رات کے آخری تہائی حصہ میں چار رکعتیں اس ترتیب سے پڑھے گا تو اس کو حج بیت اللہ اور روضہ پاک کی زیارت کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ سے وہ جو کچھ مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرمائے گا۔ نماز کی ترکیب و ترتیب آیات یہ ہے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ

سورہ فلق، سورہ ناس ایک ایک بار، سورہ اخلاص تین بار اور آیت الکرسی تین بار پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے :-

سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَ
الْجَبُّوتِ - سُبْحَانَ ذِي
الْقُدْرَةِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ
الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ
سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعِوَادِ
وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا عَلَى كُلِّ
حَالٍ وَتَعَالَى كَبِيرًا
عَنْ جَلَّ جَلَالُهُ وَقُدْرَتُهُ
يَكُلُّ مَكَانٍ .

اللہ تعالیٰ پاک، بزرگ، جبروت کا قدرت
کا مالک ہے۔ وہ مالک الملک ہے۔
وہ ہمیشہ باقی رہے گا اسے موت نہیں ہے
اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ مومن اور مشرک
دونوں کا پالنے والا ہے۔ وہی بستیوں کا
مالک ہے۔ ہر حال میں کثیر پاکیزہ اور برکت
والی حمد اللہ کے لیے ہے۔ اللہ بڑی بزرگی
والا ہے۔ ہمارا رب بزرگ ہے۔ اس کی
عظمت بڑی ہے اور اس کی قدرت ہر
جگہ ہے۔

شیخ ابوالبرکات فرماتے ہیں کہ قدرت سے مراد علم ہے۔ یعنی اس کا علم ہر شے
کو محیط ہے)

اس دعا کے بعد جو چاہے دعا کرے۔ اگر ایسی نماز عشرہ کی ہر ایک رات کو پڑھے
گا تو اس کو اللہ تعالیٰ فرودیں اعلیٰ میں جگہ دے گا اور اس کے ہر گناہ کو معاف کر
دے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا اب اندر سر نہ اٹھ شروع کر۔ اگر عرفہ کے دن کا
روزہ رکھے اور عرفہ کی رات کو بھی نماز پڑھے اور یہی دعا کرے اور اللہ تعالیٰ
کے حضور میں زیادہ سے زیادہ تہریر و زاری کرے تو اللہ فرماتا ہے اے میرے
فرشتے! میں نے اس بندے کو بخش دیا اور حاجیوں میں اس کو شامل کر دیا
فرشتے اللہ تعالیٰ کی اس طلب سے بے حد مسرور ہوتے ہیں اور بندہ کو بشارت
دیتے ہیں (غنیۃ الطالبین)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی پڑھے ہر رات میں

دسویں ذی الحجہ تک بعد وتروں کے دو رکعت، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کوثر اور سورۃ اخلاص تین تین بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو مقام اعلیٰ علیین میں داخل کرے گا اور اس کے ہر بال کے بدلہ میں ہزار نیکیاں لکھے گا اور اس نے ہزار دینار صدقہ دینے کا ثواب پایا۔ (فضائل الشہداء)

ماہ ذی الحجہ کی پہلی شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز دو رکعت کر کے پڑھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پچیس پچیس مرتبہ پڑھے اللہ پاک اس نماز پڑھنے والے کو بے شمار نازوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ماہ ذی الحجہ کی پہلی شب سے دسویں شب تک روزانہ بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھے، پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار، سورۃ اخلاص پندرہ مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ بقرہ کا آخری رکوع ایک بار، سورۃ اخلاص پندرہ دفعہ پڑھے۔ اس نماز پڑھنے والے کے گناہ اگر ریت کے ذروں کے برابر بھی ہوں گے تب بھی پروردگار عالم اپنی قدرت کاملہ سے اس کے گناہ معاف فرما کر انشاء اللہ مغفرت فرمائے گا۔

پہلی شب سے دسویں شب تک روزانہ بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ کوثر تین تین بار سورۃ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے انشاء اللہ اس نماز کی عظمت کے سبب اللہ پاک اس کے نامہ اعمال میں بے شمار نیکیاں عطا فرما کر بیشمار برائیاں مٹا دے گا۔

ذی الحجہ کی پہلی جمعرات کی شب بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ کوثر ایک بار سورۃ اخلاص ایک بار پڑھے۔ صدقِ دل سے اس نماز کا پڑھنے والا اپنی زندگی میں ہی اپنا مقام بہشت بریں میں دیکھ لے گا۔ انشاء اللہ!

جو کوئی جمعہ کے دن ذی الحجہ کے مہینہ میں چھ رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں

سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اعلیٰ میں پندرہ بار پڑھے اور بعد سلام میں بار پڑھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے کہ نماز کی قبولیت اور بخشش گناہ کے لیے خدا تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے اس نماز پڑھنے والے کو اس کے گناہ معاف فرما کر داخل بہشت فرمائے گا۔

وظائف

ذی الحجہ کی پہلی اور چھٹی تاریخ کو بعد نماز فجر یا ظہر حسب ذیل کلمات ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ذی الحجہ کی دوسری اور ساتویں تاریخ کو بعد نماز فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات ۱۰۰ مرتبہ پڑھے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْهَاقِيقَا
أَحَدًا صَمَدًا قَرُّوًا وَجَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا

ذی الحجہ کی تیسری اور آٹھویں تاریخ کو بعد نماز فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات ۱۰۰ دفعہ پڑھے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أَحَدًا
صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدًا

ذی الحجہ کی چوتھی اور نویں تاریخ کو بعد نماز فجر یا ظہر حسب ذیل کلمات ۱۰۰ مرتبہ پڑھے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ

الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُخَيِّجُ دُمُيْتٌ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

ذی الحجہ کی پانچویں اور دسویں تاریخ کو بعد نماز فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات
۱۰۰ مرتبہ پڑھیں۔

حَسْبِيَ اللَّهُ وَكَفَى سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ دِرْأَمٌ لِلَّهِ
الْمُسْتَهْجَى سُبْحَانَكَ عَزِيزٌ كَرِيمٌ وَلَا يَزَالُ رَحِيمًا۔

حضرت رہبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ کلمات برگزیدہ عشرہ
ذی الحجہ میں پڑھنا نہایت ہی مؤثر ہیں اور ان متبرک کلمات کے پڑھنے سے
اول بے شمار عبادت الہی کا ثواب عطا ہوگا۔ دوسرے دس ہزار نیکیاں اس
کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی اور دس ہزار برائیاں مٹا دی جائیں گی، اور
تیسرے بے شمار فرشتے اس کے حق میں دعائے رحمت کریں گے۔ چوتھے اس
کے عمل صانع ہوں گے۔ پانچویں تلاوت کلام پاک کا ثواب انشاء اللہ درگاہ
رب العزت سے عطا کیا جائے گا۔

عشرہ ذی الحجہ میں روزانہ یا وضو کسی وقت بھی سورہ فجر کا پڑھنا بہت
افضل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو کوئی ان مبارک آیات کی حرمت کو مد نظر رکھتے
ہوئے سورہ فجر کا ورد کرے گا حق تعالیٰ یوم حساب اس کی بخشش فرمائے گا اور
اس کے لیے اس دن کوئی خوف نہ ہوگا۔

ذی الحجہ کے دس دن برابر بکثرت سورہ ضحیٰ پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔
آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سورہ کے پڑھنے والے کو اللہ اللہ آتش
دوزخ سے نجات عطا فرمائے گا۔

ذی الحجہ کے نقلی روزے | جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
جو اول دن ماہ ذی الحجہ کا روزہ رکھے گویا
اس نے جہاد کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دو ہزار برس تک اس طرح کہ نہ آرام کیا

اس نے ایک ساعت، اور دوسری تاریخ کے روزہ رکھنے کا یہ ثواب ہے کہ گویا اس نے عبادت کی اللہ تعالیٰ کی دو ہزار برس، اور تیسرے دن ذی الحجہ کے جو کوئی روزہ رکھے تو گویا اس نے تین ہزار غلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کیے۔ اور اگر چوتھے دن روزہ رکھے تو اس کو ثواب چار سو برس کی عبادت کا ملتا ہے اور پانچویں دن کے روزے کا ثواب پانچ ہزار انگلوں کو پڑا پہنانے کا ہے۔ اور چھٹے دن روزہ رکھنے کا ثواب چھ ہزار شہیدوں کے برابر ہے اور ساتویں دن روزہ رکھنے والے پر ساتوں دردادے دوزخ کے حرام ہو جاتے ہیں اور آٹھویں دن روزہ رکھنے والے پر آٹھوں دروازے بہشت کے کھل جائیں گے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی اول دن ذی الحجہ کے روزہ رکھے تو گویا اس نے ۳۶ ہزار قرآن کریم ختم کیے۔ (فضائل الشہود)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دس دنوں میں اللہ سبحانہ کو جس قدر یہ بات پسند ہے کہ محنت و کوشش کر کے اس کے عابد بنیں۔ اس سے بڑھ کر اہل دنوں میں پسند نہیں۔ ان دس دنوں میں سے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے۔ اور ہر رات کا قیام شب قدر میں کھڑے ہونے کے برابر ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول)

عطاء بن ابی رباح ح نے فرمایا کہ میں نے خود سنا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمادی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص گناہ سننے کا بہت دلدادہ تھا لیکن ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر صبح سے روزہ رکھ لیتا تھا اس کی اطلاع حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی۔ حضور نے فرمایا اس کو بلا کر لاؤ۔ وہ شخص حاضر خدمت ہوا۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ تم ان دنوں کے روزے کیوں رکھتے ہو؟ کوئی ایسی چیز ہے جس کے تم کو ان دنوں کے روزوں پر ابھالا، اس نے عرض کیا

یا رسول اللہ! یہ دن حج کے ہیں اور عبادت کے ہیں اور میری خواہش ہے کہ اللہ ان کی دعا میں مجھے بھی شریک کر دے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا تم جو روزے رکھتے ہو اس کے ہر روزے کے عوض تم کو سو غلام آزاد کرنے، قربانی کے لیے حرم میں سواراؤنٹ بھیجنے اور جہاد میں سواری کے لیے سو گھوڑے دینے کا ثواب ہوگا اور ترویہ کے دن روزہ دار کو ہزار غلام آزاد کرنے، ہزار اؤنٹ قربانی کے لیے حرم میں بھیجنے اور ہزار گھوڑے جہاد میں سواری کے لیے دینے کا ثواب ہے۔ اور عرفہ کے روزے کے عوض دو ہزار غلام آزاد کرنے، دو ہزار اؤنٹ قربانی کے لیے بھیجنے اور دو ہزار گھوڑے جہاد میں دینے کا ثواب ہوگا اور سال بھر پہلے اور سال بھر بعد کے روزوں کا ثواب مزید برآں ہوگا۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان ایام یعنی ایام تشریق میں کسی دن نیک کام کرنا اللہ تعالیٰ کو ہر ایک دن میں نیک کام سے زیادہ محبوب ہے۔ صحابہ کرامؓ نے فرمایا راہِ خدا میں جہاد کرنے سے بھی زیادہ بہتر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد بھی اس سے بہتر نہیں۔ ہاں جو شخص راہِ خدا میں اپنی جان اور مال لے کر نکلا ہو اور پھر کچھ بھی واپس لے کر نہ آیا ہو (یعنی مال و جان دونوں قربان کر دیے ہوں)۔ (غنیۃ الطالبین)

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار عمل ترک نہیں فرماتے تھے (۱) عشرہ ذی الحجہ کے روزے (۲) عاشورہ کا روزہ (۳) ایام بیض (ہر ماہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) کا روزہ اور (۴) فجر کی نماز سے اول دو رکعتیں۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ماہ ذی الحجہ کے دس دن کے روزے رکھے اللہ تعالیٰ ہر روزے کے عوض اس کے ایک سال کے روزے رکھے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

مِلوَم ترویہ — ۸ ذی الحجہ

ایم ترویہ ذی الحجہ کے آٹھویں دن کا نام ہے اس دن حاجی مکہ مکرمہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوتے ہیں چونکہ یہ حضرات زمزم کا پانی خوب سیراب ہو کر پیتے ہیں۔ اسی لیے اس کو ترویہ کہتے ہیں۔ ترویہ بروزن تفعیلہ بمعنی سیراب کرنا ہیں یہ ارتقوی سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں پانی پیا اور غسل کیا اور حاجی اس روز کثرت سے آب زمزم پیتے ہیں۔

ایک وجہ تسمیہ یہ بتائی ہے کہ ترویہ کے معنی ہیں غور کرنا، سوچنا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آٹھ تاریخ کی رات کو خواب میں دیکھا تھا کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں، صبح کو سوچ میں پڑ گئے اور غور کرنے لگے کہ یہ خواب دشمن خدا شیطان کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے، دن بھر سوچتے رہے، جب عرفہ کی شب آئی تو غیب سے کہا گیا کہ جو کچھ تم سے کہا گیا ہے وہی کرو۔ اس وقت آپ نے سمجھ لیا کہ یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا اسی بنا پر اس کا نام ترویہ رکھا گیا۔ اور نویں تاریخ کو یم عرفہ (پہچان کا دن) سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین) ذی الحجہ کی آٹھویں شب بعد نماز عشاء سولہ رکعت نماز آٹھ سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک ایک بار اور سورہ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اس نماز کا یہ انتہا ثواب ہے اور یہ نماز واسطے منفرت کے بہت افضل ہے۔

ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ بعد نماز ظہر چھ رکعت نماز تین سلام سے پڑھے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ عصر ایک بار دوسری میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ قمریش ایک بار تیسری میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون ایک بار چوتھی میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ نصر ایک بار پانچویں اور چھٹی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔

عرفہ کے شب و روز

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یوم عرفہ سے افضل کوئی دن نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن زمین والوں کے ذریعہ آسمان والوں پر غز کرتا ہے اور فرماتا ہے، میرے ان بندوں کو دیکھو، بکھرے اور گرد آلود بال ہیں، میرے پاس دو دروازہ راستوں سے میری رحمت کی امید اور میرے عذاب کا خوف لے کر آئے ہیں، لہذا یوم عرفہ سے زیادہ دوزخ سے رہائی کا دن کوئی دوسرا نہیں ہے۔ اس دن جتنے مجرم دوزخ سے رہائی پاتے ہیں کسی اور دن نہیں پاتے۔

حضرت تافعؓ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن اپنے بندوں پر نظر فرماتا ہے تو جس کے دل میں ذرا سا بھی ایمان ہوتا ہے وہ ضرور بخش دیا جاتا ہے۔ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا کہ یہ بخشش تمام لوگوں کے لیے ہے یا اہل عرفات کے ساتھ مخصوص ہے؟ انھوں نے فرمایا یہ منقرت تمام لوگوں کے لیے ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص عرفہ کے دن ظہر و عصر کے درمیان چار رکعتیں اس ترکیب سے پڑھتا ہے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص پچاس بار، تو اس کے لیے ہزاروں نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ قرآن کے ہر لفظ کے عوض جنت میں اس کا مرتبہ اتنا اونچا کیا جائے گا جس کی مسافت پانچ برس کی مسافت کے برابر ہوگی اور قرآن کے ہر حرف کے عوض اللہ تعالیٰ ۷۰ حوریں اس کو مرحمت فرمائے گا۔ ہر حور کے ساتھ ستر خوان موتی اور یاقوت کے ہوں گے۔ ہر خوان پر ہزار رنگ کے کھانے ہوں گے۔ ہر ستر ہزار سبز رنگ کے گوشت کے ہوں گے۔ کھانے برف کی طرح سرد

اور شہد کی طرح شیریں اور مشک کی طرح خوشبودار ہوں گے۔ اس کھانے کو نہ آگ
 نے چھوا ہوگا اور نہ لوہے سے (گوشت کو) کاٹا گیا ہوگا۔ ہر لقمہ پہلے لقمہ سے بہتر ہوگا
 اس کے پاس ایک ایسا پرندہ آئے گا جس کی چونچ سوونے کی، بازو سرخ یا قوت
 کے ہوں گے۔ اس پرندے کے ستر ہزار پر ہوں گے۔ پرندہ ایسی زمزمہ سنجیاں
 کرے گا کہ کسی نے ایسی نہیں سنی ہوں گی۔ یہ پرندہ کہے گا اے اہل عرفہ! مرحبا
 حضورؐ نے فرمایا، پھر وہ پرندہ اس شخص کے پیالہ میں گر جائے گا اس کے ہر پر کے
 نیچے سے ستر قسم کے کھانے نکلیں گے۔ جتنی ان کو کھائے گا پھر وہ پرندہ اڑ جائے
 گا۔ اس نماز پڑھنے والے کو مرنے کے بعد حبیب قبر میں رکھا جائے گا تو قرآن کے
 ہر حرف کے باعث اس کی قبر جگمگا اٹھے گی یہاں تک کہ وہ بیت اللہ کا طواف
 کرنے والوں کو دیکھ لے گا اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا۔
 اس دروازے سے اس کو وہ ثواب اور مرتبہ دکھائی دے گا جو اس کے لیے مخصوص
 ہوگا اس کو دیکھ کر وہ کہے گا الہی! قیامت برپا کر دے۔

حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص عرفہ کے دن دو رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں
 سورہ فاتحہ تین بار (سورہ فاتحہ کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کرے) پھر
 سورہ کافرون تین بار اور سورہ اخلاص ایک بار۔ ہر بار سورہ کو بسم اللہ الرحمن الرحیم
 سے شروع کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم گواہ رہو میں نے اس کے گناہ بخش
 دیے ہیں۔

وظائف

عرفہ کے روز بعد نماز فجر یہ دعا چند مرتبہ پڑھے،
 يَا ذَا جَبْرِئِي يَا ذَا خَبِيرِي يَا مُبَشِّرِي عِنْدَ شِدْقِي يَا رَجَائِي
 عِنْدَ مُبِيتِي يَا غِيَاثِي عِنْدَ نَاقِحِي يَا أُنْثَىٰ عِنْدَ وَحْدَتِي

يَا رَحْمَتِي فِي دَعَائِي يَا دَلِيلِي فِي خَيْرَاتِي يَا إِلَهَ التَّوْبَةِ
 الشریک اس دعا کے پڑھنے والے کو ہزار نیکیاں عطا کرتا ہے اور اس کے
 ہزار درجات جنت میں بلند کرتا ہے اور اس کی ہر حاجت قبول فرماتا ہے۔
 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عرفہ کی شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دعا کرتے
 اور فرماتے تھے،

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا
 تَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا تَقُولُ
 اللَّهُمَّ لَكَ صَلَواتِي وَنُسُكِي وَ
 خِيَايَ وَمَمَاتِي وَلَكَ يَا رَبِّ
 تُرَاثِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ
 بِكَ مِنَ الْعَذَابِ الْقَبْرِ وَ
 فِتْنَةِ الْقَدْرِ وَشَتَاتِ
 الْأُمْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
 مِنْ خَيْرِ مَا تَجْعَلِي
 بِهِ الرِّيحُ .

اے اللہ! تو نے آپ اپنی جو کچھ تعریف کی
 ہے وہ میرے ہی لیے ہے میرے کہنے سے
 (تعریف کرنے سے) تو خود بہتر کہتا ہے۔
 الہی! میری زندگی میری موت اور عبادت میرے
 ہی لیے ہے۔ الہی میں تجھ سے امن اور امان
 چاہتا ہوں، الہی میری میراث بھی میرے ہی لیے
 ہے۔ الہی مجھے قبر کے عذاب سے، سینہ
 کے فتنہ اور کام کی برائی سے محفوظ رکھ۔ جس
 چیز کے ساتھ ہوا چلتی ہے میں تجھ سے اس
 سے بہتر چیز کی درخواست کرتا ہوں وہ تجھے
 عطا فرما دے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا، عرفہ میں میری اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کی دعا یہ ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
 شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ
 لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 قَدِيرٌ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِقِّي
 قَلْبِي تَوَاتُرًا فِي سَبْحِي وَنَوَاتَا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے
 اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور
 وہی تعریف اور حمد و ثنا کے لائق ہے۔ وہ
 ہر چیز پر قادر ہے۔ الہی تو میرے دل میں
 نور عطا فرما، میرے کانوں اور میری آنکھوں کو

وَفِي بَصَرِي نُورًا اللَّهُمَّ اشْرَحْ
 لِي صَدْرِي وَتَسِّرْ لِي أَمْرِي
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
 دَسَائِسِ الْفِتَنِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ
 وَفِتْنَةِ الْأُمِّ وَاللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ
 بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِغُ فِي اللَّيْلِ وَمِنْ
 شَرِّ مَا يَلِغُ فِي النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ
 مَا تَهْبِطُ بِهِ الرِّيَّاحُ وَمِنْ شَرِّ
 بَوَائِقِ النَّاسِ.

نور سے معمور کر دے اے اللہ! میرا سینہ کھول
 دے، میرے کام آسان کر دے، میرے سینے کو
 دوسوسوں، قبر کے فتنوں اور کام کی پراگندگی
 سے امن میں رکھ، اے الہی! مجھے سات اور دن کی
 شرارتوں (برائیوں) سے بچا۔ مجھے ہوا کی
 شرارتوں اور بدی سے امن میں رکھ۔

نحر کے شب و روز کی عبادت

قربانی کے دن کو نحر کہتے ہیں اس کی نقلی عبادت حسب ذیل ہے:
شب عید قربان کی نماز دو رکعت ہے ہر رکعت
شب عید کے نوافل | میں سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص اور سورہ فلق
 پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے۔ دوسری رکعت میں سلام پھیرنے کے بعد تین بار
 آیت الکرسی اور پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے اس کے بعد دنیا و آخرت کی
 بھلائی کے لیے جو دعا چاہے کرے۔

دسویں شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں
 سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص ایک بار، سورہ فلق ایک بار، سورہ ناس ایک
 بار پڑھے۔ بعد سلام کے ستر دفعہ سبحان اللہ ستر مرتبہ درود پاک پڑھ کر اللہ پاک
 سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت
 سے اللہ تبارک و تعالیٰ اس نماز پڑھنے والے کے تمام پچھلے گناہ معاف فرما کر
 مغفرت فرمائے گا۔

شب عید الاضحیٰ نماز عشاء کے بعد بارہ رکعت نماز چھ سلام سے پڑھے۔
 ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے آیت الکرسی ایک بار، سورہ اخلاص پندرہ پندرہ
 مرتبہ پڑھے۔ اس نماز پڑھنے والے کو حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے اسی سال
 کی عبادت کا ثواب عطا کیا جائے گا۔ اللہ پاک اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔
 اور انشاء اللہ اس کے گناہ معاف فرما کر داخل بہشت کرے گا۔

یوم نحر کے نوافل | جو کوئی قربانی کے بعد در رکعت نفل پڑھے۔ اور
 ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد الشمس پانچ مرتبہ

پڑھے تو وہ شخص شامل ہوا حاجیوں کے ثواب میں اور قبول ہوئی قربانی اس کی
 اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور پابا ثواب اس کے بدلہ میں جانور کے مہال کے مطابق۔
 صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی فقیر ہو اور قربانی کی توفیق
 نہ ہو تو کیا کرے؟ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعد نماز عید کے
 اپنے گھر میں آکر دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ
 کوثر تین بار پڑھے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کو اذنِ ثواب کی قربانی کا ثواب عطا کرے گا۔
 دس الحجہ کی دس تاریخ نماز عید الاضحیٰ کے بعد چار رکعت نماز دو سلام
 سے پڑھے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کوثر پندرہ پندرہ مرتبہ
 پڑھے۔ انشاء اللہ اس نماز پڑھنے والے کو بارگاہ رب العزت سے قربانی کا
 ثواب عطا کیا جائے گا۔

دس ذی الحجہ کو بعد نماز عید چار رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے۔ پہلی
 رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اعلیٰ ایک بار، دوسری میں بعد سورہ فاتحہ
 کے سورہ شمس ایک بار، تیسری میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ لیل ایک بار، چوتھی
 میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ ضحیٰ ایک بار پڑھے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ پاک تمام آسمانی کتابوں
 کے پڑھنے کا ثواب عطا کرے گا۔

ذی الحجہ کی دس تاریخ کو نماز ظہر کے بعد بارہ رکعت نماز چھ سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک ایک بار، سورہ اخلاص گیارہ گیارہ مرتبہ، سورہ قلقل گیارہ گیارہ دفعہ، سورہ ناس بھی گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے اس نماز کے پڑھنے والے کو روزِ محشر میں آسانی ہوگی۔ اس کی برائیاں تکیوں میں بدل جائیں گی اور اس کے گناہ اللہ پاک معاف فرما کر اس کے سر پر نورانی تاج رکھ کر بہشت میں داخل کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

وظیفہ عید الاضحیٰ کے دن کسی وقت با وضو قرآن کریم کی کم از کم سو آیات تلاوت کرے۔ اللہ پاک اسے بہشت کی بے شمار نعمتیں عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

عید الاضحیٰ کے دن غسل کرنے کا ثواب ایسا ہے گویا اس نے دریائے حمت میں غوطہ لگایا اور تمام گناہ معاف ہو گئے اس کے، اور فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی عید الاضحیٰ کو نہ پڑھے بدلے اور پرانے کپڑے کسی فقیر کو صدقہ دے دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ستر حلتے نوری بہشت کے اس کو پہنائے گا اور لوہا لحد کے نیچے کھڑا ہوگا اور عطر ملنے کا ثواب بہ نیت تعظیم ملائکہ جو مومنین سے مصافحہ کرتے ہیں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں غلام آئندہ کرنے کا ثواب لکھتا ہے۔ (رقعائل الشہور)

نفل اختتام سال ماہ ذی الحجہ کی آخری تاریخ خواہ انتیس ہو یا تیس سال کے آخری دن دو رکعت نماز بعد نماز ظہر یا مغرب پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد جو بھی سورہ چاہے پڑھے۔ بعد سلام کے مندرجہ ذیل کلمات کو سات مرتبہ پڑھنا چاہیے جو کہ جان و مال کی حفاظت کے لیے بہت افضل ہیں،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَللّٰهُمَّ مَا عَمِلْتُ مِنْ عَمَلٍ فِيْ هَذِهِ السَّنَةِ وَمَا

تَهَيَّئْتَنِي وَنَسِيتُ وَلَمْ تَنْسَهُ وَعَلِمْتُ عَنِّي بِقُدْرَتِكَ
 عَلَى عَقْرِ بَيْتِي وَدَعَوْتَنِي إِلَى التَّوْبَةِ بَعْدَ جُرْمِي عَلَيْكَ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوبُ إِلَيْكَ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِنْهَا يَا غَفُورٌ
 فَاعْفِرْ لِي مَا عَمِلْتُ مِنْ عَمَلٍ تَرْضَاهُ عَنِّي وَعَنْدَ ثَنِي
 عَلَيْهِ التَّوْبَةَ فَتَقَبَّلَهُ مِنِّي وَلَا تَقْطَعْ دَجَائِي يَا
 عَظِيمَ الرَّجَاءِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي خَيْرَ هَذِهِ السَّنَةِ
 وَقِنِي فِتْنَتَهَا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ آمِينَ
 انشاء اللہ تعالیٰ اس دعا کو پڑھنے والے کی اللہ پاک نئے سال میں تمام
 ناگہانی آفتوں اور بلاؤں سے حفاظت فرمائے گا۔



(۲)

ہفتہ کے ایام کی عبادت

ہفتہ میں سات دن ہوتے ہیں۔ ان ایام میں بھی کثرتِ عبادت کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نوافل، ذکر و اذکار اور نفل روزوں کو اختیار فرمایا ہے جن کی ادائگِ عینِ سنت ہے لہذا ہفتہ بھر کے ایام میں مختلف اوقات میں جو نوافل حضور صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے وہ تصوف کی مستند کتب میں روایات کی صورت میں موجود ہیں۔ ان پر بے شمار اوایاد، صوفیاء اور اہل تقویٰ نے زندگی بھر عمل کیا۔ لہذا اسی ذہد کی راہ کو اختیار کرنا ہمارے لیے بہت بہتر ہے۔ ہفتہ کے ایام میں جو نوافل اور نفل روزے رکھے جاتے ہیں ان کا طریقہ کار آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

پیر کے دن کی نقلی عبادت

پیر کا دن بڑا بابرکت ہے اور اس کی بے پناہ فضیلت ہے اس کے متعلق حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ سفر اور تجارت کا دن ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کس طرح؟ فرمایا کہ (سیدنا) حضرت شیت علیہ السلام نے اس روز تجارت کے لیے سفر اختیار فرمایا اور تجارت میں (بڑا) نفع ہوا۔ (دغنیۃ الطالبین)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پیر اور جمعرات کا روز آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور مولا کے کریم ہر بندے کو جس نے شرک کا ارتکاب نہیں کیا ہوتا بخش دیتا ہے۔ مگر جس آدمی کے دل میں اپنے بھائی کے ساتھ کینہ اور بغض ہوتا ہے اس کو جہالت دیتا ہے تاکہ وہ آپس میں صلح صفائی نہیں۔ (دغنیۃ الطالبین)

پیر کے دن کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم مادیت میں جلوہ افروز ہوئے اور اسی روز آپ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی اور پیر کے دن مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ (عجائب المخلقات)

اسی پیر مبارک کو مکہ فتح ہوا اور اسی روز سورہ مائدہ نازل ہوئی اور اسی روز آپ کا وصال ہوا۔

پیر کی خصوصی نقلی عبادت مندرجہ ذیل ہے:

پیر کے دن کے نقل | حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دو شنبہ دہریں کے دن آفتاب بلند ہونے کے بعد دو رکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں

سورۃ فاتحہ کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی اور ایک بار سورۃ اخلاص اور ایک ایک بار معوذتین پڑھ کر سلام پھیرا۔ پھر دس مرتبہ "استغفر اللہ" اے دس بار درود شریف پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دے گا۔

ثابت نبانی، حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیر کے دن بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد بارہ مرتبہ سورۃ اخلاص اور بارہ مرتبہ استغفار پڑھے تو قیامت کے دن منادی پکارتے گا کہ فلاں کا بیٹا کہاں ہے؟ وہ اٹھے اور اپنا ثواب اللہ تعالیٰ سے حاصل کرے، اس کو ثواب میں جو چیز پہلے عطا ہوگی وہ ایک ہزار چوٹے اور تاج ہوگا۔ اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اس کے استقبال کے لیے ایک ہزار فرشتے موجود ہوں گے اور ہر ایک فرشتے کے ہاتھ میں تحفہ ہوگا اور یہ فرشتے اس کے پیچھے چلیں گے۔ یہاں تک کہ وہ ایک ہزار نورانی عملات سے گزرے گا۔ (احیاء العلوم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص پیر کی

شب پیر کے نوافل

شب میں چار رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار، سورۃ اخلاص دس بار پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار، اور سورۃ اخلاص بیس بار پڑھے، تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ اخلاص تیس بار، اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ اخلاص چالیس بار پڑھے۔ پھر تشهد پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اور سلام کے بعد ۵۰ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے اور اپنے والدین کے لیے ۵۰ بار استغفار کرے پھر گھبراہٹ سے بار درود بھیجے اور اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرے تو خدا پر حق ہو جاتا ہے کہ اس کا سوال پورا کرے۔ اس نماز کو نماز حاجت کہا جاتا ہے۔

حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص شبِ دو شنبہ کو دو رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ پھر نماز پوری کر کے سلام پھیرے اور اس کے بعد پندرہ مرتبہ آیت الکرسی اور پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کا تمام جنتی لوگوں میں مقرر فرما دیتا ہے خواہ وہ اہل دوزخ سے کیوں نہ ہو اور اس کے تمام ظاہری گناہ بخش دے گا۔ اس کو ہر آیت کے بدلہ حج وغیرہ کا ثواب عطا فرمائے گا اور اگر دوسرے دو شنبہ کے درمیان وہ فوت ہو گیا تو اس کو شہید کا درجہ ملے گا۔ رَغِيَّةُ الطَّالِبِينَ

پیر کے دن کا روزہ | پیر کے دن کی چونکہ بڑی فضیلت ہے اس لیے اس دن کا روزہ رکھنا بھی باعثِ سعادت ہے۔

اس کے متعلق حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ پیر کا روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وحی کے نزول کا آغاز ہوا تھا رسول شریف

پیر کے روزے کے بارے میں ایک اور حدیث یوں ہے :-

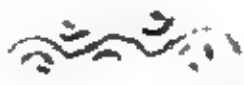
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے صحابہ نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! آپ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے ہیں، تو آپ نے فرمایا پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی بخشش فرماتا ہے مگر ان دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جو آپس میں لڑے ہوں اور ان میں آپس میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَقَالَ إِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ يَغْفِرُ اللَّهُ فِيهِمَا كُلَّ مُسْلِمٍ إِلَّا مَا جَاءَ مِنْ

يَقُولُ وَغُفِرَ لَهَا حَتَّى
يَسْلُبَهَا .

دواہ احمد
وابن ماجہ

ترک ملاقات سوا ان کے باسے میں اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ ان کو اس وقت تک کے لیے چھوڑ دو
جب تک کہ یہ آپس میں ملاقات نہ کریں۔ (احمد
ابن ماجہ)



منگل کی نقلی عبادت

منگل کے دن کو یوم امراض یعنی بیمار یوں کا دن کہا گیا ہے کیونکہ اس دن
اللہ تعالیٰ نے بیمار یوں کو بنایا تھا جیسا کہ ایک حدیث پاک میں حضرت عبداللہ بن
مسعودؓ نے بیان کیا ہے،

خَلَقَ اللَّهُ الْأَمْرَاضَ يَوْمَ
الْعَلَاثَاءِ وَفِيهِ أُنْزِلَ
إِبْلِيسُ إِلَى الْأَرْضِ وَ
فِيهِ خَلَقَ اللَّهُ جَهَنَّمَ
وَفِيهِ سَلَطَ اللَّهُ مَلَكَ
الْمَوْتِ عَلَى آدَمَ وَ
بَنَى آدَمَ وَفِيهِ قَتَلَ
كَابِيلُ هَابِيلَ وَفِيهِ
تَوَلَّى مُوسَى وَ
هَارُونَ وَفِيهِ انْبَتَتِ
أَيُّوبُ .

اللہ تعالیٰ نے منگل کے روز مرنے والوں کو
پیدا کیا . اور منگل کے دن ابلیس زمین
کی طرف اتارا گیا . اور اسی روز اللہ تعالیٰ
نے جہنم کو پیدا کیا اور اسی دن اللہ تعالیٰ
نے ملک الموت کو بنی آدم پر مسلط کیا اور
منگل کے روز قابیل نے حضرت ہابیل کو قتل
کیا اور اسی روز سیدنا حضرت موسیٰ و سیدنا
حضرت ہارون علیہما السلام نے وفات پائی اور اسی دن میں سیدنا
حضرت ایوب علیہ السلام مرض میں مبتلا ہوئے
و فیض القدر یشرح جامع منیر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

سے منگل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

یَوْمَ دَمَرُ قَالُوا وَ كَيْفَ
ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَاقَ فِيهِ حَاضَتْ
حَوَاءُ وَ تَتَلَّ ابْنُ آدَمَ
آخَاهُ
خون کا دن ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان
نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ
کس طرح؟ فرمایا اس لیے کہ منگل کے روز
حضرت حوا کو خون حین جاری ہوا۔ (اور آدمؑ
کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی (ہابیل) کو
قتل کیا۔ (غنیۃ الطالبین)

منگل کے دن کے نوافل | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ تاہلہ مدنی حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص منگل کے روز دوپہر سے پہلے دس رکعتیں پڑھے
اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی ایک ایک بار اور قل ہو اللہ احد
تین بار پڑھے تو ستر روز تک اس کا کوئی گناہ نہ لکھا جائے گا۔ (یعنی اسے گناہوں
سے بچنے کی توفیق حاصل ہو جائے گی) اور اگر ان ستر دنوں کے اندر اندر فوت ہوا
تو شہید شمار ہوگا۔ اور اس کے ستر سال کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے
(توت القلوب ج ۱)

شب منگل کی نماز | حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی سہ شنبہ کی شب میں دس رکعت
نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ نصر پانچ بار پڑھے تو
اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں ایک ایسا گھر عطا فرمائے گا جو طول و عرض کے اعتبار سے
دنیا سے سات گنا بڑا ہوگا۔ (غنیۃ الطالبین)

احیاء العلوم میں ہے کہ جو شخص منگل کی رات دو رکعت نماز اس طرح پڑھے
کہ ہر رکعت میں الحمد شریف ایک مرتبہ اور قل ہو اللہ احد پندرہ دفعہ اور قل اعوذ
برب الفلق پندرہ دفعہ اور قل اعوذ برب الناس پندرہ دفعہ پڑھے۔ پھر

سلام پھیرنے کے بعد پندرہ مرتبہ آیت انکری اور پندرہ دفعہ استغفار پڑھے
تو اسے بہت ثواب ملے گا۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شخص منگل کی رات دو رکعت نماز پڑھے
کہ ہر رکعت میں الحمد شریف ایک دفعہ اور آمین اثنی عشر اور قل هو اللہ احد سات
سات بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ سے آزاد فرمادے گا۔ اور
قیامت کے روز جنت میں داخل کرے گا۔ (احیاء العلوم)

نفل روزہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ میں
بہشت، اتار اور پیر کو روزہ رکھتے تھے اور
دوسرے مہینہ منگل، بدھ اور جمعرات کو روزہ
رکھتے تھے۔ (ترمذی شریف)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ الشَّهْرِ
السَّبْتِ وَالْأَحَدِ وَالْإِثْنَيْنِ
وَمِنْ الشَّهْرِ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ
وَالْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ.

بدھ کی نفلی عبادت

بدھ کے دن کے بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بدھ کے دن کے بارے میں پوچھا گیا تو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دن اچھا نہیں ہے۔ عرض کیا گیا کہ کس طرح؟ تو سرکارِ دو عالم
نے فرمایا، کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو عرق کیا اور عاد و ثمود کو بھی اسی دن ہلک

کیا۔ رغبۃ الطالبین)

علماء کا کہنا ہے کہ بدھ کا دن کافروں کے لیے منحوس ہے کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے سات کافروں کو سات چیزوں سے ہلاک کیا:

۱۔ عوج بن غنق کو بدھ کے ساتھ

۲۔ فارون کو خسف کے ساتھ

۳۔ فرعون اور اس کے لشکر کو دریا کے ساتھ

۴۔ نمرود ملعون کو مچھر کے ساتھ

۵۔ قوم لوط کو سنگریزوں کے ساتھ

۶۔ شداد بن عاد کو حضرت جبریل علیہ السلام کی آواز کے ساتھ۔

۷۔ قوم عاد کو ہوا کے ساتھ ہلاک فرمایا۔ (نفائل ایام والشہور)

ابو ادیس خولانی، حضرت معاذ بن جبلؓ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

بدھ کی نفل نماز

جو شخص چہار شنبہ کے دن چاشت کے وقت بارہ رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ، آیت الکرسی ایک ایک بار اور قل ھو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس میں تین تین بار پڑھے، تو ایسے شخص کو ایک فرشتہ جو عرش کے قریب رہتا ہے، پکار کر کہے گا اے اللہ کے بندے! تیرے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے گئے اب از سر نو عمل شروع کر۔ اللہ تعالیٰ اس سے عذابِ قبر، فشارِ قبر اور ظلمتِ قبر کو دور فرما دیتا ہے اور اس سے قیامت کی تمام مصیبتوں کو اٹھائے گا۔ اس بندہ کا اس دن کا عمل، نبی کے عمل کی حیثیت سے اٹھایا جائے گا۔ رغبۃ الطالبین، قوت القلوب، (حیاء العلوم)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بدھ کی رات دو رکعت نماز پڑھے کہ پہلی رکعت میں الحمد شریف

دو رکعت نفل

ایک بار اور قل اعوذ برب الفلق دس بار پڑھے اور دوسری رکعت میں

الحمد شریف ایک بار اور قل اعوذ برب الناس دس دفعہ پڑھے تو ستر ہزار فرشتے ہر آسمان سے اترتے ہیں اور اس کا ثواب قیامت کے دن تک لکھتے رہیں گے۔ (احیاء العلوم، ج ۱)

چھ رکعت نفل | سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بدھ کی رات چھ رکعت پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمُتْلِكِ آخرت تک پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے: جَنَوِي اللَّهُ فُحَمَّدًا اَعْنَا مَا هُوَ اَهْلُهُ تَوَالله تَعَالٰی اس کے ستر سال کے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لیے دوزخ سے آزادی کی سند لکھ دیتا ہے۔ (احیاء العلوم، ج ۱)



جمعات کی نفلی عبادت

جمعات بڑی فضیلت والادن ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی دن اور رات جمعات اور جمعہ کے برابر نہیں۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ جمعات کے روز بندوں کے اعمال بارگاہِ خداوندی میں پیش کیے جاتے ہیں تو اللہ کریم اپنے نرم سسان کی مغفرت فرماتا ہے، سوائے ان لوگوں کے جو آپس میں بغض و عناد رکھتے ہوں یا قاطع رحم ہوں۔

روزِ پیر اور جمعات اعمالِ بارگاہِ خداوندی میں پیش کیے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مغفرت فرماتا ہے مگر بغض و عناد رکھنے والوں اور قطع رحم کرنے والوں کی مغفرت موقوفی رکھتا ہے، جب تک وہ باز نہ آئیں (جامع سنن، ج ۲)

تُعَذِّبُ الْأَعْمَالُ عَلَى اللَّهِ
تَعَالَى يَوْمَ الرَّثَيْنِ وَالْخَمِيسِ
فَيُعْطِي اللَّهُ إِلَّا مَا كَانَتْ
مِنْ مَسْأَلَتَيْنِ أَوْ
قَاتِلِعِ رَجِيمٍ۔

اسی طرح جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر مومن بندہ کی مغفرت کی بات ہے سوائے اس شخص کے جو کسی بھائی سے عناد رکھتا ہو۔

حدیث پاک میں ہے:

تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ
الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ
فَيُغْفَرُ فِيهِمَا لِكُلِّ عَبْدٍ
لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا اِذَا رَجَلٌ
كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ
شَحَنَاءٌ فَتَتَالُ اَنْظَرُوْا
هَذَا يَنْ حَتَّى يَصْطَلِحَا۔

بروز پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے
کھولے جاتے ہیں اور ہر مومن غیر مشرک کی
مغفرت کی بات ہے سوائے اس شخص کے
کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان
بغض ہو۔ کہنا جاتا ہے کہ ان کو مہلت دو
یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیں۔
(جامع صغیر جلد ۲)

حدیث شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعرات کا روز حاجتوں کے پورا ہونے کا
دن ہے۔ جب آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام بادشاہ مصر کے پاس جمعرات کے دن تشریف لے گئے تو اس نے
آپ کی حاجت پوری کی اور آپ کو حضرت ماجرہؑ عطا کی۔

جمعرات کے دن کے نوافل | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جو بندہ جمعرات کے دن ظہر و عصر کے درمیان دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ پہلی
رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ آیت الکرسی اور دوسری رکعت
میں سورہ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ سورہ اخلاص اور نماز کے بعد سو مرتبہ رسول الم
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اسے رجب شعبان اور رمضان کے
روزوں کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔ علاوہ ان میں اس کو ایک حج کا ثواب بھی
ملے گا۔ اس کے نامہ اعمال میں ان تمام لوگوں کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی جو اللہ پر

ایمان لائے ہیں اور اس پر توکل کیا ہے۔

خمیس کی رات کے نفل | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ
 جمعرات کی رات میں مغرب و عشاء کے درمیان دو رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ
 ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پانچ بار آیت الکرسی، پانچ بار سورہ اخلاص، ۱۱ اور
 معوذتین پڑھے۔ پھر غار سے فاسخ ہو کر پندرہ بار استغفر اللہ پڑھ کر اس کا
 ثواب اپنے والدین کو پہنچائے تو گویا اس نے والدین کا حق ادا کر دیا۔ اگرچہ وہ
 اپنے والدین کا نافرمان اور عاق کردہ بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کو صدیقین
 اور شہداء کا درجہ عطا فرمائے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی خمیس کی رات مغرب اور
 عشاء کے درمیان بارہ رکعت نماز نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورہ
 فاتحہ شریف اور گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے تو گویا اس نے بارہ سال تک
 دنوں کا روزہ رکھا اور ان کی راتوں میں معروف عبادت رملہ (احیاء العلوم ج ۱)
 امام غزالی رحمہ فرماتے ہیں کہ ہفتہ میں تین دن بڑے
جمعرات کا نفل روزہ | شرف و فضل والے ہیں۔ وہ پیر، خمیس اور جمعہ
 ہیں۔ ان میں روزہ رکھنا مستحب ہے۔ جس کا اجر و ثواب ان کی برکت سے

بہت ملتا ہے۔ (احیاء العلوم، ج ۱ ص ۲۴۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت
 کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر
 اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔
 (نسائی شریف)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَصُومُ أَيَّامَ ثَلَاثِينَ
 وَالْخَمِيسِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ تُعَدُّ مِنَ الْأَعْمَالِ
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ
فَاحِبُّ أَنْ يُعَرِّقَ عَمَلِي
مَا نَا صَائِعُ
اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جلتے ہیں۔
لہذا میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال
پیش کیے جائیں تو میں روزہ سے ہوں۔
(ترمذی شریف)

اس رات کو خطہ دخان سورت کی تلاوت باعث برکت ہے اس سے
پڑھنے والے کی بخشش ہوتی ہے اور اس کے لیے جنت میں محل تیار ہوتا ہے۔



جمعة المبارک کی نقلی عبادت

جمعة المبارک کے دن کی بے پناہ فضیلت ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَوَدَّى
لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا
الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ - دپ ۲۸ - سورة الجمعة
اے ایمان والو! جب نماز کے لیے جمعہ
کے دن اذان دی جائے تو ذکر خدا و خطبہ کی
طرف دوڑو۔ اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ
تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا دنوں میں بہترین جمعہ کا دن ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ اسی دن
حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے۔ اسی جمعہ کو جنت میں داخل کیے گئے اور
اسی جمعہ کو جنت سے باہر کیے گئے اور نہیں قائم ہوگی قیامت مگر جمعہ کے دن
(مسلم شریف)

حضرت اوس بن اوس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تمہارے افضل ترین دنوں میں جمعہ کا دن ہے۔ اس دن حضرت آدم پیدا

کیے گئے۔ اسی دن واصل بحق ہوئے اسی میں سورہ پھونکا جائے گا اور وہی ہلاکت کا دن ہوگا۔ اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو۔ کیونکہ تمہارا درود میرے پاس پیش کیا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے سوال کیا یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کے کس طرح پیش کیا جاتا ہے جبکہ آپ کی ہڈیاں گل چکی ہوں گی اور ایک روایت کے مطابق پرانی ہو چکی ہوں گی؟ سرکارِ دو عالمؐ نے فرمایا کہ اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو حرام کر دیا ہے (یعنی ان کے جسم قبروں میں زندوں کی طرح محفوظ ہیں)۔
(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اس دن کا نام جمعہ کیوں رکھا گیا؟ تو آپؐ نے فرمایا اس دن تمہارے باپ حضرت آدمؑ کی مٹی خمیر کی گئی اور اسی دن سورہ پھونکا جائے گا اسی دن دوبارہ اٹھایا جائے گا اور اسی دن سخت پکڑ ہوگی اور اس دن کی آخری تین ساعتوں میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں کوئی دعا اللہ سے کی جائے، تو وہ مستجاب ہوتی ہے۔ (داہم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے کہ نہیں پاتا اس کو مسلمان بندہ مگر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے تو دعا قبول ہوتی ہے۔ (بخاری شریف)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یم موعود قیامت کا دن ہے اور یم شہود معرفہ کا دن ہے، جبکہ جمعہ کا دن شاہد ہے اور اس سے بزرگ دن میں نہ تو سورج نکلا ہے اور نہ غروب ہوا اور اسی دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی بندہ مومن نہیں پاتا کہ وہ اللہ سے خیر کی دعا کرتا ہو مگر اللہ اس کو قبول کر لیتا ہے اور کسی چیز سے نہیں پناہ مانگتا مگر اللہ اس کو پناہ عطا کرتا ہے۔ (ترمذی شریف)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا نہیں ہے کوئی مسلمان مگر اس کو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو موت
آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ننتہ تیر سے محفوظ فرمادیتا ہے۔ (راحد)

جمعہ کے دن کے توافل | حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے
روایت کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جمعہ کا سارا دن ہی نماز ہے۔ جب جمعہ کے روز سورج
نکل کر ایک نیزہ یا اس سے زیادہ بلند ہو جائے اس وقت جو ایماندار بندہ اللہ کو
دشوکرے اور مکمل و متوکرے۔ پھر نماز فرضی کی دو رکعتیں ایمان و احتساب کے
ساتھ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دو سو نیکیاں لکھے گا۔ اور اس کی دو سو
برائیاں مٹا دے گا۔ اور جو چار رکعت پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں
چار سو درجے بلند کر دے گا۔ اور اس کی چار سو برائیاں مٹا دے گا۔ اور جو آٹھ
رکعت ادا کرے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے آٹھ سو درجے بلند کرے گا، اور
اس کے تمام گناہ معاف کر دے گا اور جو بارہ رکعت ادا کرے اللہ تعالیٰ اس کے
لیے بارہ سو نیکیاں لکھے گا اور اس کی بارہ سو برائیاں مٹا دے گا۔ اور جنت میں اس
کے بارہ سو درجے بلند کر دے گا۔ (قوت القلوب)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
جس نے جمعہ کے دن صبح کی نماز جماعت سے ادا کی، پھر طلوع آفتاب تک
مسجد میں بیٹھا ذکرِ خلاق تار یا اس کو جنت الفردوس میں مستور درجے نصیب ہوں
گے۔ ہر دو درجوں کا درمیانی فاصلہ تیز رو گھوڑے کی ستر سالہ قطع مسافت کے
بسا بہ ہوگا۔ اور جس نے جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اس کو جنت الفردوس
میں پانچ سو منزلیں عطا ہوں گی۔ ہر دو منزلوں کا درمیانی فاصلہ تیز رو گھوڑے کی
۵۰ سالہ مسافت کے بقدر ہوگا۔ اور جس نے عصر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی
گویا اس نے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد سے آٹھ تلامیوں کو آزاد کر کے کا ثواب حاصل
کیا۔ اور جس نے مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اس نے گویا ایک مقبول

حج اور عمرہ کا ثواب حاصل کیا۔ (غنیۃ الطالبین)

دو رکعت نفل کا ثواب | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن ظہر و عصر کے درمیان دو رکعت نماز پڑھے اور اول رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار، آیت الکرسی ایک بار اور قل اعوذ برب الفلق پچیس بار پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار، سورہ اخلاص ایک مرتبہ، اور قل اعوذ برب الفلق بیس مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد سلام پھیر کر پانچ مرتبہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے تو ایسے شخص کو اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ جنت میں اپنا مقام نہیں دیکھ لے گا اور اللہ تعالیٰ کا خواب میں دیدار نہیں کر لے گا۔

روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم شہر سے دور صحرا میں آباد ہیں اور جمعہ کو آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے۔ لہذا آپ مجھے ایسا عمل بتادیں کہ جب میں اپنی قوم میں واپس جاؤں تو ان کو جمعہ کی قائم مقام کوئی چیز بتا سکوں۔ حضور نے ارشاد فرمایا اے اعرابی! جمعہ کا دن ہو تو دن چڑھنے کے بعد دو رکعتیں اس طرح ادا کر لیا کہ وہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق پڑھو، پھر نماز پوری کر کے سلام پھیر دو۔ اس کے بعد بیٹھے بیٹھے سات بار آیت الکرسی پڑھو اس سے فارغ ہو کر پھر آٹھ رکعتیں، چار چار کر کے اس طرح ادا کر دو کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورہ نصر ایک ایک بار اور سورہ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھو۔ پھر اپنی نماز پوری کر لو۔ اس کے بعد ستر مرتبہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھو۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے جو کوئی مومن یا مومنہ اس نماز کو اس طریقہ سے

پڑھ لے گا جو میں نے بتایا ہے، میں جنت میں اس کا نام بن جاؤں گا اور وہ اپنے مقام سے اٹھنے نہ پائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے والدین کو بخش دے گا۔ (بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں) اور عرش کے نیچے سے منادی ندا کرے گا کہ اے خدا کے بندے! اب تیرا سر نو عمل شروع کر دے۔ (پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے گئے) اس نماز کی اور بہت سی فضیلتیں ہیں ان سب کا بیان طوالت کا موجب ہو گا۔ ہم نے مذکورہ نماز کے دوسرے مسائل بھی بیان کیے ہیں جو جمعہ کے دن بارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی جانے والی نماز میں مذکور ہیں۔ جو چاہے اس نماز کو پڑھے۔ (غنیۃ الطالبین)

شب جمعہ کے نوافل | حضرت یابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے شب جمعہ میں مغرب و عشا کے درمیان بارہ رکعت اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی گویا اس نے بارہ سال تک دن کے روزے رکھے اور رات کی عبادت کی۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو آدمی جمعہ کی رات کو عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے پھر دو رکعت سنت ادا کر کے دس رکعات نوافل پڑھے اور نوافل میں ہر رکعت میں ایک بار سورہ فاتحہ، ایک بار قل هو اللہ احد، ایک بار قل اعوذ برب الفلق اور ایک بار قل اعوذ برب الناس پڑھے۔ پھر تین رکعات و نوافل ادا کرے اور دائیں جانب قبلہ رخ ہو کر سو جائے گویا اس نے شب قدر میں شب بیداری کی۔ (رقوت القلوب)

کثرت سے درود پڑھنا | حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے دن دو کثرت سے پڑھو کیونکہ یہ دن مشہور ہے۔ اس میں:

فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور تحقیق کوئی مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر وہ مجھے پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے سرکار سے عرض کیا کہ آپ کی وفات کے بعد بھی؟ تو سرکار نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کے نبی زندہ ہیں اور ان کو نذوق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

جمعہ کا نفعی روزہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ کے ابتدائی دنوں میں تین روزے رکھتے تھے اور جمعہ کے دن کم ہی افطار کرتے تھے۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی رضا مندی کے حصول کے لیے روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا ہی دور کر دیتا ہے جتنی مسافت کہ ایک کرا اپنے بچپن سے مرنے تک طے کرتا ہے (راحد اور بیہقی)

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَقَلَمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمًا لَجُمُعَةٍ ۖ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَومَ صَامٍ يَوْمًا ابْتِغَاءً وَجْهِ اللَّهِ بَعْدَهُ اللَّهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ كَلَا يُرَى وَهُوَ قَدْ خَرَّ حَتَّى مَاتَ هَرَمًا ۖ

—

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن

جمعہ کے دن سوڑیں پڑھتا

سورہ کہف پڑھے اس کے قدم سے آسمان تک نہ بلند ہوگا جو قیامت کو اس کے لیے روشن ہوگا اور دو جموں کے درمیان جو گناہ ہمے بخش دیے جائیں گے مگر

خُصَّ الدَّخَانِ پڑھنے کی بھی فضیلت آئی ہے۔ طبرانی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن یارات میں خُصَّ الدَّخَانِ پڑھے اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھڑیٹا لگا۔ اور سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو کسی رات میں خُصَّ الدَّخَانِ پڑھے اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے۔ جمعہ کے دن یارات میں جو سورۃ یسین پڑھے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت: ج ۴)



ہفتے کی نفل عبادت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دنوں کے متعلق پوچھتے تھے۔ جب ہفتے کے دن کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دن مکہ و قریب کا دن ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے؟ تو فرمایا کہ اہل قریش نے اسی دن دارالندۃ میں میرے ساتھ مکہ و قریب کیا تھا۔

دارالندۃ ایک سرگٹے کا نام ہے جس کو اہل مکہ نے تعمیر کیا تھا اس میں سب قریش کے سردار جمع ہوئے اور آپس میں مشورہ کیا کہ کسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ شہید کر دیں، تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ آپ یہاں سے ہجرت فرما جائیں۔ اسی حکم کے مطابق آپ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں جلوہ افروز ہوئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہفتے کے دن کے نوافل

فرمایا کہ جو کوئی ہفتہ کے دن چار رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین بار قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور سلام پھیر کر آیۃ الکرسی پڑھے۔ اللہ تعالیٰ ہر حرف کے عوض ایک رُج اور ایک عمرہ کا ثواب دے گا اور اس کے اعمال نامہ میں ایک سال کے روزوں اور راتوں کے قیام کا ثواب دیتا ہے کیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو ہر حرف کے بدلے ایک شہید کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور وہ شخص عرش کے سایہ میں شہیدوں اور نبیوں کی صفوں میں موجود ہوگا (غنیۃ الطالبین)

شب ہفتہ کے نوافل | حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے

سنا کہ جو تین ہفتہ کی شب میں منسوب اور عشاء کے مابین بارہ رکعت نماز نوافل ادا کرے تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے ایک قصر بنا دے گا (عطا فرمادے گا) گویا اس نے ہر مومن اور مومنہ کے حق میں صدقہ ادا کیا اور یہ ہودیت سے بیزاری کا اظہار کیا اور پھر خداوند تعالیٰ کے کرم کے ذمہ ہے کہ (اسے بخش دے) (وقت القلوب) ہفتہ کے دن روزہ رکھنا پابندی ہے۔ بڑا ثواب ہے۔ محبوب کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ مسلمانوں تم ہفتہ اور اتوار کے دن روزہ رکھو اور یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو۔ (غنیۃ الطالبین)



اتوار کی نقلی عبادت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اتوار کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دن ہرے اور عمارت بنانے کا ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یہ کس طرح یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا اور اس کی عمارت کی ابتدا فرمائی۔ (دغیتہ الطالبین)

سرکارِ دو عالم کے اس ارشاد کے مطابق اتوار کے دن کیفیت بڑنا اور درخت لگانا اور مکان کی تعمیر کرنا باعثِ برکت ہے۔ اتوار نصرتیوں کا عید کا دن ہے۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے اپنی قوم کو جمعہ کے دن عید منانے کا حکم فرمایا تو انہوں نے کہا کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہماری عید کے بعد یہودیوں کی عید ہو۔ کیونکہ یہودیوں کی عید ہفتہ کے روز ہوتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اتوار کو عید کا دن بنایا کہ ان کے خیال کے مطابق یہ کاموں کی ابتدا کے لیے بہتر دن ہے اس دن کی نفلی عبادت مندرجہ ذیل ہے۔

اتوار کے دن کے نوافل | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اتوار کے روز چار رکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک بار ”امن الرسول“ پڑھا اللہ تعالیٰ اس کو ہر نصرتی مرد اور عورت کی نیکیوں کے برابر نیکیاں دیتا ہے۔ نبی کا ثواب مرحمت فرما کر ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب اس کے اعمال نامہ میں لکھ دیتا ہے۔ ہر رکعت کے بدلہ اس کو ہزار غاروں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ جنت میں ہر حرف کے عوض اس کو مشک از فر سے تعمیر کیا ہوا ایک شہر عطا فرمائے گا۔ (دغیتہ الطالبین)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتوار کے دن نماز کی کثرت کر کے اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کیا کرو کیونکہ وہ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ لہذا اگر کوئی شخص اتوار کے دن ظہر کے فرض اور سنتوں کے بعد کوئی شخص چار رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ تَبَارَکَ الْمَلِکُ پڑھے اور تشہید پڑھ کر سلام پھیرے۔ پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں

اور پڑھے اور ان دونوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ جمعہ کی قرأت کرے گا
اور پھر دعا مانگے گا تو اللہ تعالیٰ پر اس کا حق ہے کہ اس کی حاجت پوری فرمائے
اور اس کو عیسائیوں کے دین سے محفوظ رکھے۔ (احیاء العلوم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
تشب التوار کے نوافل | میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

ہوئے سنا کہ جو آدمی اتوار کی رات کو بیس رکعات نفل پڑھے اور ہر رکعت میں
سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص یعنی قل هو اللہ احد پچاس بار پڑھے

اور ایک ایک بار قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پڑھے۔ پھر ایک سو بار استغفار کرے اور ایک سو بار یوں پڑھے: اَللّٰهُمَّ

اَعْظِمْ لِيْ دَوْلَةً اَيُّهَا اللّٰهُ! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے
پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک سو بار درود شریف پڑھے۔ پھر لَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کہے اور پھر یہ دعا کرے:
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاَشْهَدُ اَنَّ اَدَمَ صِفْوَةُ اللّٰهِ
بِمَا رَكَ وَتَعَالٰى وَفِطْرَتُهُ وَ

اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَمُوسٰى
كَلِيْمُ اللّٰهِ وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ

وَمُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَبِيْبُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى۔

تو اس کے لیے اس قدر ثواب ہے جس قدر اللہ کے پکارتے والے اور اللہ
کو نہ پکارتے والوں کی گنتی ہے اور اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز مومن گواہ

کے ہمراہ اٹھائے گا اور قیامت کے روز اللہ پر حق ہے کہ وہ اسے انبیاء علیہم السلام
کے ساتھ بہشت میں داخل کرے۔ (قوت القلوب)

القاء التوارکافلی روزہ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ولے دنوں میں اکثر ہفتہ اور اتوار کو روزہ رکھتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ یہ دو دن مشرکوں کی عید کے ہیں اس لیے ان کی مخالفت میں روزہ رکھنا پسند کرتا ہوں۔

داہم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز میں زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (ابن ماجہ)

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَوْمَ الثَّيْتِ وَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ أَكْثَرُ مَا يَصُومُ مِنْ الدِّينَارِ وَيَقُولُ لَمْ يَأْكُلْهُمَا يَوْمَ عِيدِ الْمُشْرِكِينَ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَخَالَفَهُمْ ۞

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُلُ شَيْءٌ مِنْ زَكَاةٍ وَ زَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ ۞

چند

(۳)

نفل نمازیں

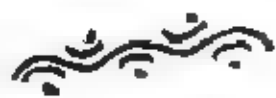
اللہ کو اپنے بندوں کا سجدہ بہت پسند ہے۔ اس لیے اس کے محبوب بندوں نے سجدہ کی راہ اختیار کی، سجدہ کی بہترین صورت فرض نمازیں ہیں۔ اس کے بعد نفل نمازیں ہیں۔ نفل پڑھنے کا اوج بہت ہے کیونکہ یہ انسان کے اختیار میں رکھا گیا ہے۔ دن رات میں جتنے چاہے نوافل پڑھے۔ لیکن دن رات میں کچھ نفل نمازیں ایسی ہیں جن کا درجہ فرمنوں کے بعد عام نوافل سے قلیل زیادہ ہے۔ کیونکہ نبی پاکؐ کو نانا پڑھنے میں جس قدر مسرت اور فرحت ہوتی اس قدر کسی اور کام میں نہ ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

”نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔“

نوافل کے ذریعے اللہ کا قرب بہت جلد حاصل ہوتا ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو میرے کسی دوست سے عداوت کرے تو میں اس کے خلاف اعلان جنگ کروں گا۔ اور میرا بندہ وہی ہے جو فرائض کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور پھر نوافل کے ذریعے حاصل شدہ قرب برقرار رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اس کا سوال پورا کروں گا۔ اور اگر پناہ مانگے تو پناہ دوں گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نوافل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا خصوصی قرب ملتا ہے۔ اولیائے کاملین کے خواص میں سے ہے ہذا میرے دوست!

اگر تو اللہ کی راہ چاہتا ہے تو توافل میں کثرت کر۔
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر کسی عمل پر اتنا مہربان نہیں ہوتا جتنا توافل کی دو رکعتوں پر جنہیں بندہ پڑھتا ہے۔ بیشک
 نیکی بندے کے سر پر چھڑکی جاتی ہے جب تک وہ نماز میں مشغول رہتا ہے
 اور خدا کا بندہ خدا سے نزدیکی حاصل کرنے کے لیے جس قدر قرآن سے فائدہ
 اٹھاتا ہے اور کسی چیز سے نہیں اٹھاتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات دن اور سال بھر کے مختلف اوقات میں جو
 نفلی نمازیں ادا فرماتے تھے، انہیں پڑھنے کا سنت طریقہ آئندہ صفحات
 میں درج ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔



نماز تہجد

نماز تہجد اللہ والوں کی محبوب نماز ہے کیونکہ اس نماز کے روحانی اسرار بہت ہیں۔ لہذا جو شخص اللہ کے خاص فضل اور رحمت کا طالب ہو تو وہ اس نماز کو لازماً پڑھے۔ یہ نماز رات کے پچھلے پہر میں پڑھی جاتی ہے۔ پانچویں وقت کی فرض نماز کے بعد نماز تہجد سب سے افضل ہے۔ یہ نماز شروع اسلام میں فرض تھی لیکن بعد میں اس کی فرضیت ختم ہو گئی لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہ نماز پڑھتے رہے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ
نَافِلَةً لَّكَ عَلَىٰ أَن تَبِيعَكَ
رَبِّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد پڑھیں کیونکہ یہ آپ کے لیے زیادہ فائدہ مند ہے۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر فائز کرے (بنی اسرائیل: ۷۹)

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ
وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ

وہ رات کے تھوڑے حصہ میں سوتے ہیں اور صبح دم اللہ سے استغفار کرتے ہیں۔

ایک اور آیت میں اس طرح آیا ہے:

تَتَجَافَىٰ جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا

ان کے پہلو رات کو بستروں سے دور رہتے ہیں اور وہ اپنے رب سے خوف اور امید کے زیر اثر دعا کرتے ہیں۔ (پہلا سورہ سجدہ: ۱۶)

ایک اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَمَّنْ هُوَ قَانِثًا آتَاكَ اللَّيْلِ

مجھ کو جو شخص رات کے اوقات میں سجدہ و قیام کی

سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ ۚ حالت میں عبادت کرتا ہے، آخرت سے ڈرتا
وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهِ (النمر: ۱۹) ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے
ایک اور آیت میں ارشاد ہے:

وَالَّذِينَ يُبَيِّتُونَ ۚ اور وہ لوگ (نیک بندے) ہیں جو راتوں کو
لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا ۚ اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔
قِيَامًا ۚ (فرقان: ۶۴) اور کھڑے رہتے ہیں۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ نماز تہجد کی بڑی فقیلت ہے بلکہ یہ اہل روحانیت
کی نماز ہے اور ان کے لیے بہت ضروری ہے اور اس نماز میں راز ولایت
چھپا ہے۔ اور جو اس نماز کو اپنالیتا ہے وہ دین و دنیا سے مالا مال ہو جاتا ہے
احادیث میں بھی نماز تہجد کے بیشمار فضائل بیان ہوئے ہیں جن میں سے چند
درج ذیل ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ نمازوں کے بعد افضل نمازوں میں سے نصف
رات میں پڑھی جانے والی نماز ہے۔ (مسند امام احمد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ خوش ہوتا ہے (۱) وہ جو رات کو
نماز کے لیے کھڑا ہو (۲) وہ لوگ جو نماز کے لیے صفت بندی کریں (۳) وہ لوگ جو
جہاد و دشمن اسلام سے لڑنے کے لیے صفت بندی کریں۔ (شرح السنن)

حضرت ابوماک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایسی صاف کھڑکیاں ہیں جن سے اندرونی اور
بیرونی مناظر دیکھے جاتے ہیں اور یہ ان لوگوں کے لیے ہیں جو بات میں نرمی کرتے
ہیں (غریبوں کو) کھانا کھلاتے ہیں مسلسل روزہ رکھتے ہیں اور جس وقت دوسرے
لوگ سوتے ہیں تو وہ نماز پڑھتے ہیں۔ (شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ! تم اس شخص کی طرح نہ ہونا جو پہلے رات کو قیام کرتا تھا، بعد میں اس نے رات کا قیام ترک کر دیا۔ (مسلم شریف)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کونسی دعا زیادہ سنی باقی ہے؟ آپ نے فرمایا رات کے آخری نصف حصہ کی اور فرض نمازوں کے بعد کی۔ (ترمذی)

حضرت عثمان بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام رات کو ایک وقت اپنے اہل و عیال کو جگاتے اور یہ کہتے کہ اے داؤد کی اولاد اٹھو اور نماز پڑھو کیونکہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں اللہ تعالیٰ جادوگر اور نادان وصول کرنے والے (جو زبردستی کرتے ہیں) کے علاوہ باقی سب کی دعا قبول فرماتا ہے۔ (احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آکر عرض کیا کہ ایک شخص رات کو نماز پڑھتا ہے اور صبح کو چوری کرتا ہے؟ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جلد ہی نماز اس کو چوری سے باز رکھے گی۔ (احمد، بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص رات میں اپنی بیوی کو جگاتا ہے پھر دونوں نماز پڑھتے ہیں یا ہر ایک ان میں سے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو ان دونوں کے نام ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی عورتوں میں ملکہ دیے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جس نے خود رات میں اٹھ کر نماز ادا کی اور اپنی بیوی کو نماز کے لیے اٹھایا اور اگر وہ اٹھنے کے لیے تیار نہ ہوئی تو

اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر اٹھایا اور اللہ تعالیٰ اس خاتون پر رحمت فرمائی جو خود سات کو اٹھ کر نماز پڑھتی ہے اور اپنے شوہر کو بھی نماز کے لیے اٹھایا اور اگر وہ اٹھنے کے لیے تیار نہ ہوا تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔
(ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رات کو جتنی مناسب سمجھتے نماز پڑھتے۔ اس کے بعد پھلی رات کو اہل و عیال کو بیدار کر کے فرماتے کہ نماز پڑھو۔ پھر اس آیت کی تلاوت کرتے (ترجمہ) اپنے اہل کو نماز کا حکم کرو اور صبر کرو۔ ہم تم سے رزق طلب نہیں کرتے بلکہ رزق دیتے ہیں اور آخرت صاحب تقویٰ لوگوں کے لیے ہے (مالک) نماز تہجد کی کم سے کم دو رکعتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ لیکن اٹھ رکعت کی تعداد احادیث میں زیادہ منقول ہے۔

غرضیکہ نماز تہجد کی رکعتیں بارہ تک ہیں کیونکہ مختلف اوقات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سے لے کر بارہ رکعت تک پڑھی ہیں۔ حضرت ابی عباس سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپؐ نے دو رکعت نماز تہجد پڑھی۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی پاکؐ نے چار رکعت نماز تہجد ادا کی۔ ایسے ہی حضرت عائشہؓ سے ایک مرتبہ دریافت کیا گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعتیں پڑھا کرتے تھے؟ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپؐ نے مختلف اوقات میں سات نو، گیارہ رکعت پڑھی ہیں جن میں تین وتر ہوتے تھے۔ ایسے ہی حضرت زید ابن خالدؓ کا بیان ہے کہ آپؐ نے تیرہ رکعتیں پڑھی ہیں جن میں تین وتر تھے۔

ان بیانات سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سے لے کر بارہ رکعت تک پڑھی ہیں لہذا نماز تہجد کی فعلیت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ معمول اختیار کرنا چاہیے کہ نماز تہجد روزانہ پڑھے، خواہ قحطی رکعت ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن اس میں پھر ناغہ نہیں ہونا چاہیے۔ بعض لوگ اس نماز کو بڑے زور سے

شروع کرتے ہیں لیکن چند روز پڑھنے کے بعد ترک کر دیتے ہیں تو ایسا کرنا اچھا نہیں کیونکہ شروع کر کے چھوڑ دینا بُری بات ہے۔

جو شخص رات کے پچھلے پہر میں نماز تہجد پڑھنا شروع کر دے کہ اتنے میں صبح کی اذان ہو جائے یا کسی اور طرح معلوم ہو جائے کہ صبح صادق ہو گئی ہے تو وہ اپنی شروع کی ہوئی نماز کو پورا کر لے۔ ایسے ہی اگر کوئی شخص رات کو نماز تہجد کی نیت کر کے سو جاتا ہے تو پھر اگر اسے جاگ نہ آئے اور نماز تہجد نہ پڑھ سکے تو بھی اسے نیت کا ثواب مل جائے گا۔

نماز تہجد کے لیے رات کے پچھلے پہر بیدار ہونا چاہیے کیونکہ یہ نماز رات کے کچھ حصے میں سونے کے بعد پڑھی جاتی ہے کیونکہ تہجد کا مسنون وقت یہی ہے کہ عشاء کی تہجد کے بعد آدمی سو جائے اور پھر نصف رات کے بعد بیدار ہو کر نماز تہجد پڑھے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ کار تھا کہ آپ بھی نصف رات کے کچھ دیر بعد یا کبھی رات کے پچھلے پہر اٹھتے۔ اٹھ کر اللہ کی تعریف بیان کرتے، مسواک کرتے، پھر وضو کرتے اور بعد میں نماز تہجد میں مشغول ہو جاتے لہذا ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔

بعض اللہ کے بندے پوری رات بیداری میں گزارتے ہیں تو ایسے حضرات کو چاہیے کہ نصف شب کے بعد جب دل چاہے تہجد کی نماز پڑھ لیں۔ اس نماز کو بڑی توجہ سے پڑھنا چاہیے۔

نماز تہجد بیٹھ کر بھی پڑھی جاسکتی ہے بشرطیکہ جب صحت کمزور یا بڑھاپا ہو جس کی وجہ سے اللسان زیادہ دیر کھڑا نہ ہو سکے۔ کیونکہ حضرت مالک رحمہ اللہ کا قول ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بڑھاپے کی وجہ سے گراں بدن ہو گئے، تو تہجد کی نماز بیٹھ کر پڑھ لیا کرتے تھے۔

اعادیت کی رو سے تہجد کے وقت مندرجہ ذیل دعائیں پڑھنا مستحب ہے۔
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى رُسُلِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ
وَأَسْأَلُكَ التَّوْبَةَ فَاعْفُ عَنِّي
وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ
الْغَوَّابُ الرَّحِيمُ. اللَّهُمَّ
اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَ
اجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ
وَاجْعَلْنِي صَبُورًا شُكُورًا وَ
اجْعَلْنِي مِمَّنْ يَذْكُرُكَ
ذِكْرًا كَثِيرًا وَيَسْبِحُكَ
بُكْرَةً وَآخِرًا ۝

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تجھ سے
معفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ
کرتا ہوں تو مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول
فرما بیشک توبہ قبول کرنے والا اور رحم
کنے والا ہے۔ الہی! تو مجھے توبہ کرنے والوں
میں کر دے اور پاکوں میں شامل فرما دے
اور مجھے صبر کرنے والا اور شکر کرنے والا بنا دے
اور ان لوگوں میں شامل فرما دے جو تجھے
بہت یاد کرنے والے ہیں اور صبح و شام تیری
پاکی بیان کرتے ہیں۔

اس کے بعد آسمان کی طرف سر اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ
وَأَعُوذُ بِرَمْلِكَ مِنْ سَخَطِكَ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي
ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَسَاءٌ
أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ - أَنَا
عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ نَاصِيَتِي
بِيَدِكَ جَارِي حُكْمِكَ
عَدْلُكَ فِي قَضَائِكَ هُدًى
يَدِي بِمَا كَسَبْتُ وَهُدًى

میں شہادت دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی
معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور
میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے
اور رسول ہیں۔ تیرے عذاب سے میں تیری
معافی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے غضب سے
تیری رضا کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں۔ میں
ہرگز تیری ثناء نہیں کر سکتا جیسی کہ تو نے اپنی
ثناء کی ہے تو ویسا ہی ہے۔ میں تیرا بندہ
اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیرے
قبضہ میں ہے۔ مجھ پر تیرا حکم نافذ ہے۔
میرے متعلق تیرا فیصلہ سراسر انصاف ہے
میرے یہ ہاتھ سلتے کیے میں گرفتار ہیں اور

تَفْسِي بِمَا اجْتَرَحْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي قَاغُضَرِي ذَنْبُ الْعَظِيمِ إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي إِنَّكَ لَا تَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ۝

یہ میری جان اپنے کیے ہوئے اعمال سے وابستہ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ بیشک میں غفلتوں میں سے ہوں۔ میں نے برے کام کیے اور اپنی جان پر ظلم کیا۔ تو میرے گناہ بخش دے۔ تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی گناہ بخش والا نہیں ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

پھر فیلہ کی طرف متہ کر کے نماز کے لیے کھڑا ہوا اور کہے اللہ اکبر کبیرا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا وَتُسْبِيحًا اللَّهُ مُكْرَّمٌ قَاصِيْلًا پھر دس مرتبہ تَسْبِيحَاتِ اللہ اور دس مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ دس بار لکالہ إِلَّا اللَّهُ اور دس بار اللہ اکبر کہے۔ اس کے بعد اللہ اکبر ذوالملکوت وَالْجَبُّوتِ وَالْكِبْرِيَا وَالْعَظَمَةِ وَالْجَلَالِ وَالْقُدْرَةِ ایک بار پڑھے۔



نمازِ اشراق

طلوعِ آفتاب کے بعد ایک یا دو نیزے سمجھ بلند ہونے پر جتنا پڑھی باقی ہے اسے نمازِ اشراق کہتے ہیں۔ زامدوں اور عابدوں نے اس نماز کو بڑی اہمیت دی ہے۔ اکثر الشہدائے اس نقل نماز کو بڑی پابندی سے ادا کرتے ہیں۔ اس کی فضیلت کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی درج فریل ہیں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو هَذِهِ السُّورَةَ يَنْتَظِرُ الْفَلَاحَ

حضرت معاذ بن انس جہنی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازِ فجر سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ تَعَدَّ رَجْعًا
مُصَلَّاهُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ
صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى يُسَبِّحَ
رُكْعَتِي الْفُجَى لَا يَقُولُ
إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ
فَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ
زَيْدِ الْبَحْرِ ۝

فارغ ہونے کے بعد جو شخص صبح سے بیٹھا ہے
اس کے بعد دو رکعتیں پڑھ کر صبح سے اٹھے
اور ان دونوں نمازوں کے درمیان سوائے
اچھی باتوں کے اور کچھ نہ کہے تو اس کے گناہ
معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے
جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔

دالوداؤد

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جس شخص نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی اور سورج نکلنے پر اس نے
دو رکعت پڑھی تو اس کو ایک رجب اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔ راوی کا بیان
ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد فرمایا ثواب پورے رجب
اور عمرہ کا، پورے رجب اور عمرہ کا، پورے رجب اور عمرہ کا (ترمذی شریف)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز
فجر ادا فرما کر اپنی جگہ سے نہیں اٹھتے تھے یہاں تک کہ اشراق کی نماز کا وقت ہو جاتا۔
(سورج نکل آتا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر
اسی جگہ اس وقت تک بیٹھا ہے کہ اس کے لیے اشراق کا وقت ہو جائے تو اس کی
فجر کی نماز ایسی ہو جائے گی جیسے کسی کا مقبول رجب اور عمرہ یہی وجہ تھی کہ حضرت ابن
عمر رضی اللہ عنہ نماز فجر پڑھ کر طلوع آفتاب تک وہیں بیٹھے رہتے تھے جب ان سے
اس قیام کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ میں سنت کی پیروی کرنا
چاہتا ہوں (رغیۃ الطالبین)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص جماعت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک وہیں بیٹھا رہے پھر
طلوع آفتاب کے بعد چار رکعتیں مسلسل پڑھے اور پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ

اور تین بار آیہ الکرسی، سات بار سورۃ اخلاص، دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد الشمس ونبھا ایک بار تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور والسماء والطارق ایک بار اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک بار آیہ الکرسی اور تین بار سورۃ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ستر فرشتے بھیجے گا۔ یعنی ہر آسمان سے دس فرشتے۔ ہر فرشتے کے پاس بہشتی خوان اور بہشتی رومال ہوں گے۔ یہ فرشتے ان خوانوں میں اس نماز کو رکھ کر رومال سے دھاتپ کر اوپر لے جائیں گے۔ یہ فرشتے فرشتوں کی جس جماعت کے قریب سے گزریں گے تو وہ ہر فرشتے اس نمازی کے لیے مغفرت طلب کریں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ خوان رکھے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے! تو نے میرے لیے نماز پڑھی اور میری عبادت کی۔ اب تو اسے نیکو عمل کے تیرے پچھلے گناہ میں سے معاف فرما دیے۔

یہی نماز اس روایت کی تشریح ہے جس میں رسول اللہ نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نقل فرمایا تھا: "اے بنی آدم! میرے لیے شروع دن میں چار رکعت پڑھ، جو آخر دن تک تیرے لیے کافی ہیں۔"

اہل دنیا کے لیے اس نماز کا پابندی سے پڑھنا امانہ رزق کا باعث بنتا ہے ابتدا جو شخص پابندی سے سات سال تک نماز اشراق پڑھے اور نماز پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ یا اذ ذاق یا اللہ اور یا باس ط یا اللہ پڑھے تو اللہ اس کی دنیاوی دولت میں اضافہ کر دے گا۔

اہل تقویٰ اگر یہ نماز پابندی سے پڑھیں تو اللہ کے یہاں ان کا شمار صالحین میں ہونے لگے گا اور اگر وہ اس نماز کے ساتھ دہیر کامل کی ہدایت کے مطابق ذکر الہی میں کثرت کریں تو خوابوں میں ان کی ملاقات اولیائے کرام اور صحابہ کرام کی روحوں سے ہوگی۔

حضرت امام حسنؑ کا قول ہے کہ میں نے محمد بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما

رہے تھے۔ جو شخص فجر کی نماز مسجد میں پڑھ کر وہیں بیٹھا طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتا رہے اور طلوع آفتاب کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا دو رکعت نماز پڑھ لے تو ہر رکعت کے عوض اللہ تعالیٰ جنت کے اندر دس لاکھ قصر رحمت فرمائے گا۔ اور ہر قصر کے اندر دس لاکھ حوریں ہوں گی اور ہر حور کے دس لاکھ خادم ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں وہ اقوابین میں سے ہوگا۔

حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قورج نجد کی طرف روانہ کی۔ اس قورج نے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا اور بہت جلد واپس آگئی۔ جو لوگ اس لشکر میں نہیں گئے تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ ہم نے کسی لشکر کو اتنی جلدی واپس آنے اور اتنا مال غنیمت لانے نہیں دیکھا۔ اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو اس جماعت کا پتہ نہ دے دوں جو مال غنیمت حاصل کرنے میں بہتر اور واپس ہونے میں اس سے بھی تیز ہو؟ (لوسنو) یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوں (یعنی صبح کی نماز جماعت سے پڑھیں) پھر بیٹھ کر طلوع آفتاب تک اللہ سبحانہ کا ذکر کرتے رہیں تو یہ لوگ جلد واپس آنے والے اور بہتر مال غنیمت حاصل کرنے والے ہیں۔ (ترمذی شریف)

﴿﴾

نمازِ چاشت

سورج اچھی طرح نکل آنے پر جو نفل نماز پڑھی جاتی ہے اسے چاشت یعنی صبحی کہتے ہیں۔ اس نماز کا وقت سورج کی روشنی خوب پھیلنے سے شروع ہوتا ہے اور زوال سے پہلے تک رہتا ہے۔ احادیث میں اس نماز کے بہت سے فضائل بیان ہوئے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصُّلُوَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْوًا مِّنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ -
 حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پاشت کے جوڑے کی حفاظت کی یعنی اس کی دو رکعت کی پابندی کی، اللہ سبحانہ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (ترمذی شریف)

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي ذَرٍّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ ارْكَعْ لِي أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفَيْكَ آخِرَةً -
 حضرت ابو الدرداء اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالق کائنات نے ارشاد فرمایا کہ اے ابن آدم! دن کے اول حصہ میں خصوصیت کے ساتھ میرے لیے چار رکعتیں پڑھ لے تو ان کو دن کے آخر تک دہرے لیے کافی کر دوں گا۔

حضرت علی بن حسینؑ براسطہ اپنے والد ماجدؑ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جمعہ کا سارا دن نماز کا دن ہے جو بندہ کھڑا ہوا وقت بلند ہوئے سورج کے نیزہ بھریا اس سے زیادہ پھر وٹوکیا اور کالی وٹوکیا اور مٹی کی دو رکعتیں یقین سے اور ثواب کے لیے ادا کیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے لیے دو سو نیکیاں لکھتا ہے اور دو رکعتیں اس سے دو سو بلایاں۔ اور جو چار رکعتیں پڑھے، اللہ تبارک و تعالیٰ جنت میں اس کے لیے چار سو درجے بلند کرتا ہے اور جس نے آٹھ رکعتیں پڑھیں اللہ تبارک و

تعالیٰ بہشت میں اس کے لیے آٹھ سو درجے بلند کرتا ہے۔ اور اس کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے اور جس نے بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تبارک و تعالیٰ نکھتا ہے اس کے لیے دو ہزار اور دو سو نیکی، اور دو درجہ تاکہ اس سے دو ہزار دو سو برائی اور بلند کرتا ہے بہشت میں اس کے لیے دو ہزار دو سو درجاست۔
(غنیۃ الطالبین)

عَنْ بُوَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثٌ مِنْهُ رِسْتُونَ مَفْصِلًا عَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ يَصْدَقَةٌ قَالُوا وَمَنْ يَطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ الثُّغَاةُ فِي الْمَسْجِدِ تَذُنُّهَا وَالشَّيْءُ مَخْرُجٌ عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَرَكَّتِ الصُّنْحَى تُجْزِيكَ۔

حضرت بريدہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑے ہیں۔ اور اس کے لیے لازم ہے کہ ہر جوڑے کے لیے صدقہ کرے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس میں یہ طاقت ہے؟ تو سرکارؐ نے فرمایا مسجد میں پڑے ہوئے تھوک کو دفن کرنا، راستہ سے اذیت دینے والی چیز کو ہٹانا صدقہ ہے اور اگر نہ ہو سکے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لیے کافی ہیں۔
(ابوداؤد)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نازیباں تک پڑھنے کہ ہم کہتے کہ آپ اب اس کو کبھی نہ چھوڑیں گے اور جب چھوڑتے تھے تو اتنے دن چھوڑے رکھتے کہ ہم کہتے کہ یہ آپ کبھی نہ پڑھیں گے۔ (ترمذی)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِرُ عَلَى كُلِّ سَلَاةٍ مِائَةٌ

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن کے شروع سے ہی تم میں سے ہر ایک کی ہڈیوں پر صدقہ

لازم ہوتا ہے لہذا ہر بیس صدقہ ہے اور ہر
تعمید صدقہ ہے اور ہر تہلیل صدقہ ہے بھلائی
کی ترغیب اور برائی سے روکنا صدقہ
ہے۔ اور ان سب کی بلابری اور کفایت
چاشت کی دو رکعتیں کہ جتنی ہیں،
اسلم شریف

أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْنِيَةٍ
صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ
وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ
تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْعُرْفِ
صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ
صَدَقَةٌ وَيُجْزَى مِنْ ذَلِكَ
رُكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الصُّلَى :

نماز چاشت کی قرأت | حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نماز

چاشت میں سورۃ وَالشَّمْسِ وَنُحْطًا اور
وَالصُّلَى پڑھے۔ عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے بالاسناد روایت کی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے چاشت کی پانچ رکعات پڑھیں اور ہر رکعت
میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی، تین بار سورۃ اخلاص پڑھی تو ہر سال سے
ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں جن کے ہاتھ میں سفید کاغذ اور نور کے قلم ہوتے ہیں۔ جو
اس نماز کا ثواب تا قیام قیامت لکھتے رہیں گے۔ قیامت کے دن فرشتے اس کی
قبر پر آئیں گے۔ ہر فرشتے کے پاس بہشتی لباس کا جوڑا اور تحفہ ہوگا۔ فرشتے
کہیں گے اے صاحب قبر! اللہ کے حکم سے اٹھو۔ کیونکہ تم ان میں سے ایک ہو
جن کو اللہ نے عذاب سے امن عطا فرما دیا ہے۔ وغنیۃ الطالبین



صلوۃ الاولین

نماز مغرب کے بعد صلوۃ الاولین ہے۔ اولین نفلی نماز ہے جس کا وقت مغرب
کی نماز کے بعد عشاء سے پہلے تک ہے۔ اس کی کم از کم ۲ رکعات اور زیادہ سے

زیادہ بیس رکعتیں ہیں۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نماز مغرب کے بعد دو رکعت کر کے پڑھے اور نیت یوں کرے ”دو رکعت نفل صلوٰۃ الاوابین“ یا ”نگی خدا کی“ اور قبلہ شریف کی طرف، پھر اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر دے۔“

اس نماز کے بہت سے فوائد اور روحانی اسرار ہیں۔ نماز پڑھنے کے بعد جو شخص بخشش کی دعا مانگے انشاء اللہ قبول ہوگی۔ اگر آخرت طلب کرے تو اسے بذریعہ خواب جنت کی بشارت ملے گی۔ اکثر اللہ والوں کے معمول میں اس نماز کا پڑھنا شامل رہا ہے۔ احادیث میں اس نماز کے حسب ذیل فضائل بیان ہوئے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا بِئِهُنَّ بِسُوءِ عِدْلَيْنِ لَهُ يِعْبَادُ حِجِّي نَفْتِي عَشْرَةَ سَنَةً۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہے تو اس کو بارہ برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی شریف)

اس حدیث میں بیان ہوا کہ نماز مغرب کے بعد الاوابین کے چھ نوافل پڑھے تو اسے بارہ برس کی عبادت کا اجر ملے گا۔ مراد یہ ہے کہ فرمائی عبادت کرنے کے بعد پھر بھی اگر کوئی اللہ کی عبادت نہ کرے تو اس کا اجر ہی اچھا ہے اس لیے الاوابین کے نوافل کا بہت زیادہ ثواب ہے۔

صلوٰۃ الاوابین کے فضائل کے سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی ایک اور حدیث یہ ہے:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَشْرِينَ رَكَعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کے بعد بیس رکعت نماز پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔ (ترمذی)

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ اوابین کی بیس رکعتیں اگر پڑھی جائیں تو اللہ تعالیٰ اس نیکی کے باعث پڑھنے والے کو جنت عطا فرمائے گا۔ مراد یہ ہے کہ فرض نمازوں کی پابندی کرنے کے بعد جو یہ نوافل پڑھے تو اس کا یہ فعل بارگاہِ رب العزت میں بہت مقبول ہوگا اور ایسا کرنے والا جنت کا حقدار ہوگا۔

کہتے ہیں کہ پہلی دو رکعتوں میں سورۃ کافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھے اور ان کو جلدی سے پڑھے۔ اور فرمایا ہے کہ ان دونوں رکعتوں کو نمازِ مغرب کے ساتھ آسمانوں پر خدا کی بارگاہ میں فرشتے اٹھا کر لے جاتے ہیں اور ان دو رکعتوں کے سوا جو باقی ہیں ان کو جتنی دیر تک چاہے پڑھتا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ خدا کے رسول مقبولؐ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی آدمی مغرب کی نماز کے بعد چار رکعت نماز ادا کرے اور ان میں کسی سے بات چیت نہ کرے تو اس کے عمل کو فرشتے علیین میں اٹھا کر لے جاتے ہیں اور اس کو یہ مرتبہ عطا کیا جاتا ہے کہ گویا اس نے مسجد اقصیٰ میں شب قدر کو پایا ہے اور نصف رات کی نماز سے بہتر ہے۔

حضرت ابو نعیر اپنے باپ سے اور وہ اپنی سند کے ساتھ طارق بن شہاب سے اور وہ ابوبکر صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میں نے اللہ کے رسولؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اگر کوئی آدمی مغرب کی نماز پڑھے اور اس کے بعد چار رکعت نماز ادا کرے تو وہ اس آدمی کی مانند ہو جاتا ہے جو دو بار حج کرتا ہے۔ میں نے کہا اگر کوئی چھ رکعت پڑھے؟ فرمایا اس کے پچاس برس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حضرت سعید بن جبیرؓ سے اور وہ ثوبان سے روایت کرتے ہیں کہ خدا کے رسولؐ مقبولؐ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی آدمی مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان جامع مسجد میں اپنے نفس کو بند رکھے اور قرآن پڑھنے کے سوا اور کوئی کلام نہ کرے تو خداوند تعالیٰ پر واجب ہو جاتا ہے کہ بہشت میں اس کے واسطے دو محل بنائے

اور ان میں سے ہر ایک کی وسعت اس قدر ہو جس قدر ایک سو برس کے راہ کی مسافت ہوتی ہے اور ہر ایک محل کے درمیان ایک ایسا باغ ہو کہ اگر دنیا کے تمام لوگ اس باغ میں مہمان بنیں تو ان کو ممالے۔

حضرت ابو نصر اپنے باپ سے اور وہ اپنی سند کے ساتھ ہشام بن عروہؓ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ خدا کے رسول مقبولؐ نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک سب نمازوں سے زیادہ پیاری مغرب کی نماز ہے۔ کیونکہ اس نماز سے آدمی اپنے دن کو ختم کرتا ہے اور رات شروع ہوتی ہے۔ اور مسافر یا مقیم ہے اس میں کمی نہیں کی جاتی۔ جو جو اس نماز کو پڑھے اور اس کے بعد کسی قسم کا کلام کرنے کے سوا چار رکعتیں پڑھے تو خداوند تعالیٰ اس کے واسطے دو محل بہشت میں بنادے گا۔ جس میں یا قوت اور مردارید جڑے ہوئے ہوں گے اور ان میں باغ ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور جو آدمی مغرب کی نماز پڑھے اور اس کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان میں کسی قسم کا کوئی کلام نہ کہے تو خدا تعالیٰ اس کے چالیس برس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ کا یہ دستور تھا کہ وہ مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان بارہ رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ (غنیۃ الطالبین)

صلوۃ تسبیح

صلوۃ تسبیح تعالیٰ نمازوں میں سے ہے اسے نماز تسبیح اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کی ہر ایک رکعت میں ۵۰ مرتبہ تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ اس کا پڑھنا مستحب ہے۔ اس نماز کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ منہجہ اوقات کو چھوڑ کر جب چاہے پڑھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی چارہ رکعت پڑھی ہیں اس کا

اجود ثواب بہت زیادہ ہے۔ یہ نماز آپؐ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ اس کے پڑھنے سے تمہارے اگلے، پچھلے، نئے پرانے، چھوٹے بڑے سب گناہ معاف ہو جائیں گے اور فرمایا تھا کہ اگر ہو سکے تو ہر روز یہ نماز پڑھ لیا کرو۔ اگر ہر روز نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک دفعہ پڑھ لو۔ اگر ہر ہفتہ نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں پڑھ لیا کرو۔ ہر مہینہ میں بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک دفعہ ضرور پڑھ لو۔

اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ چار رکعت مسنونۃ الصبح کی نیت باندھے۔ اور سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ کے بعد پندرہ دفعہ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَا لَہُ اَکْبَرُ پڑھے۔ اس کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ، بِسْمِ اللّٰہِ، الْحَمْدُ اور سورۃ پڑھ کر دس دفعہ وہی کلمہ پڑھے۔ پھر رکوع میں بارے اے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کے بعد دس دفعہ پڑھے۔ پھر تیسرے اے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کے بعد دس دفعہ پڑھے۔ پھر ایک سجدہ کے بعد بیٹھ کر دس دفعہ پڑھے۔ پھر سجدہ کے بعد دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو اور دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت میں (کھڑے ہو کر پہلے وہی تسبیح پندرہ بار پڑھے۔ پھر پندرہ اے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کے دس دفعہ پڑھے۔ پھر اسی طرح رکوع وغیرہ میں پڑھے) اور التَّحِیَّات کے موقع پر نہ پڑھے) اس طرح چاروں رکعتوں میں پچتر پچتر بار پڑھنے سے کل تعداد تین سو سو بار ملے گی۔ (ترمذی، مالک وغیرہ)

تسبیحات میں کی بیشی ہو جانے سے سجدہ سہواً نہ ہو جائے۔ اگر کوئی تسبیح کی جگہ پڑھنا بھول گیا تو دوسرے نزدیک کے رکن میں وہ باقی تعداد پوری کر لے۔ یعنی قیام میں بھول گیا تو رکوع میں بیٹھ کر پڑھ لے۔ سجدہ کو رکوع میں بھول گیا تو (تومہ میں نہ پڑھے بلکہ سجدہ میں پڑھ لے) اور تومہ میں بھول گیا تو بھی سجدہ میں یا اور سجدہ کی دہرائی میں نہیں، سجدہ میں اور مجلس کی کسی جگہ میں پڑھے۔ اسی طرح اگر کسی جگہ

تسبیح زیادہ پڑھی گئی تو اس کے قریبی رکن میں کمی کرے۔ اگر سجدہ سہو واجب ہو اور سجدے کرے تو ان دونوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس نماز میں کونسی سورت پڑھی جائے؟ فرمایا سورت التکاثر اور والعصر اور قل یا ایھما الکافرون اور قل هو اللہ احد۔ اور بعض نے کہا سورہ حدید اور سورہ حشر اور صفت اور تغابن۔



تحیۃ الوضوء

دنوں کے تمام اعضاء خشک ہونے سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ نماز تحیۃ الوضوء کہلاتی ہے اس کی صرف دو رکعت ہیں۔ اس کی نیت یوں ہے کہ دو رکعت نماز نفل تحیۃ الوضوء برائے بندگی اللہ تعالیٰ کی، منہ طرف قبلہ شریف کے اللہ اکبر! اول رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون پڑھنا اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھنا سنت ہے۔ اس کی بہت فضیلت ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب بلالؓ سے دریافت کیا اے بلال! اسلام کے بعد تم مجھے اپنا وہ عمل بتاؤ جس کے بارے میں تم پُر امید ہو۔ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمھارے قدموں کی چاپ سنی ہے؛ بلالؓ نے کہا بظاہر تو کوئی عمل ایسا نہیں ہے جس کے بارے میں غامض پُر امید ہوں لیکن ایک بات البتہ ایسی ہے کہ میں شب و روز میں جب بھی وضو کرتا ہوں اس کے بعد دو رکعت نفل تحیۃ الوضوء حسب توفیق پڑھ لیتا ہوں۔ (بخاری شریف)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔
(مسلم شریف)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ وضو سے فارغ ہوتے ہی دو رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے لیکن یہ نوافل مکروہ اوقات میں نہ پڑھے جائیں۔ ایسے ہی غسل کے بعد بھی ان رکعتوں کا پڑھ لینا سنت ہے کیونکہ غسل کے ساتھ وضو بھی ہو جاتا ہے ان نوافل سے قربت حاصل ہوتی ہے۔ تقویٰ میں مزید توفیق میسر آتی ہے لہذا اہل تقویٰ کو ایسی باتوں کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

تحیۃ المسجد

مسجد میں داخل ہونے کے بعد شکرانے کے طور پر دو نفل پڑھنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ ان نوافل کو تحیۃ المسجد کہا جاتا ہے۔
حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی ایک آدمی مسجد میں داخل ہو جائے تو اسے چاہیے کہ مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھے (بخاری)
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحیۃ المسجد دراصل تعظیم مسجد کا احساس دلانے کے لیے ہے کہ انسان جب اللہ کے گھر میں داخل ہو تو اسے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے لہذا جو شخص مسجد میں آئے تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھے۔ اگر مسجد میں آئے ہی تحیۃ المسجد نہ پڑھی بلکہ کوئی فرض نماز یا سنت پڑھی جائے تو یہ نماز تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی۔

بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے تہیۃ المسجد پڑھ لے اور اگر پڑھنے کے بغیر ہی بیٹھ گیا تو نماز ساقط نہ ہوگی۔ بلکہ جب یاد آئے اس وقت پڑھ لے۔ اگر ایک دن میں کئی بار ایک ہی مسجد میں داخل ہو تو ایک ہی بار تہیۃ المسجد پڑھ لینا کافی ہے۔ اگر کوئی ایسے وقت مسجد میں آ گیا کہ اس وقت نفل پڑھنا مکروہ ہے مثلاً طلوع فجر یا بعد نماز عصر یا تنگ وقت ہو یا بے وضو ہو تو مَبْنَحَاتُ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللہُ وَاللّٰہُ أَكْبَرُ پڑھ لے۔ ایسے ہی غروب آفتاب کے فوراً بعد۔ یعنی نماز مغرب سے پہلے کوئی نفل نماز نہیں ہوتی۔



صلوۃ حاجت

جائز خواہشات اور ضروریات کا پورا ہونا انسان کے بنیادی حقوق سے ہے لہذا ہر انسان کو کوئی نہ کوئی حاجت یا ضرورت درپیش رہتی ہے اور خدا ہی تعالیٰ الحاجات ہے۔ اللہ ہی ہماری حاجات پوری کرنے والا ہے۔ لہذا اس کے حضور دو رکعت نفل پڑھ کر التجا کرنے کو صلوۃ حاجت کہا جاتا ہے۔ اللہ کے اکثر بندے حاجت کے وقت صلوۃ حاجت پڑھتے ہیں اور ان کی حاجات پوری ہوتی ہیں۔

ابوداؤد میں حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مشکل کام درپیش ہوتا تو اللہ کے حضور دو رکعت یا چار رکعت پڑھتے اور دعا کرتے۔

حدیث شریف میں ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کُلُّهُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْقَلْبِ اور قُلْ أَعُوذُ بِدَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار پڑھے

تو یہ ایسی ہیں جیسے شعب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں حضرات مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔

نماز حاجت پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان اچھی طرح وضو کرے اگر غسل کرے تو زیادہ بہتر ہے۔ پھر مسجد یا گھر میں دو رکعت نماز پڑھے۔ کوشش کرے کہ تنہائی میں پڑھے۔ نماز پڑھتے وقت انتہائی خشوع و خضوع کا اظہار کرے۔ اللہ کی حمد و ثناء کرے۔ پھر درود پاک پڑھے اور اس کے بعد انتہائی التجا کے ساتھ یہ دعا پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جس جائز حاجت کے لیے نماز حاجت پڑھے گا قبول ہوگی۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ علیم و کریم ہے
اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے۔
تعریف اللہ کی جو تمام جہان کا رب بنے میں
تجہ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا
ہوں اور بخشش طلب کرتا ہوں اور ہر نیکی
سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی طلب
کرتا ہوں۔ میرا کوئی گناہ معاف کیے بغیر نہ
چھوڑ۔ اور ہر غم کو دور کر دے۔ اور جو
حاجت تیری رہنا کے مطابق ہو اسے
پورا کر دے، اے مہربانوں سے زیار
مہربان۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ
الْكَرِيمِ مُبْتَغَانِ اللَّهُ رَحْمَتِ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مَوْجِبَاتِ
رَحْمَتِكَ وَعِزَّاتِ مَغْفِرَتِكَ
وَالْفَيْضَةَ مِنْ كُلِّ يَدٍ - وَ
سَلَامَةً مِنْ كُلِّ لَئِيمٍ لَا تَلْغُ
لِي ذُنُوبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا
هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً
هِيَ لَكَ رِفًّا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

ترغی میں حضرت عثمان بن حنیفؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ ایک تابعینا
صاحب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول
اللہ! میری بیانی کے لیے دعا کیجیے۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو چاہے تو دعا کروں
اور چاہے تو منبر کر۔ کیونکہ یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ اس صحابیؓ نے عرض کی حضورؐ

دعا فرمائیں آپ نے حکم دیا کہ بار اچھی طرح وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھو اور دعا مانگو۔ چنانچہ اس نے ویسے ہی کیا اور ان کی بینائی لوٹ آئی۔

نماز حاجت پڑھنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جب کوئی حاجت طلب کرنا ہو یا اس کو کوئی سخت مشکل درپیش ہو تو اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ آیہ الکرسی اور دوسری رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد اَمِنْ الرَّسُولِ يَمَّا اُنْزِلَ لَيْكِهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ سے فَاَنْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ تک پڑھے۔ پھر تہجد و درود پڑھ کر سلام پھیرے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اللّٰهُمَّ يَا مُؤْنِسُ كُلِّ وَجِيْدٍ وَيَا
مَاحِيْتُ كُلِّ قَرِيْبٍ وَيَا قَرِيْبًا غَيْرَ
بَعِيْدٍ وَيَا شَهِيدًا غَيْرَ غَائِبًا وَ
يَا غَايِبًا غَيْرَ مَغْلُوْبٍ اَسْأَلُكَ
بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلَّذِي لَا تَأْخُذُكَ شَيْءٌ وَلَا تَوْمُرُ
وَاَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ
الَّذِي عَشَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ
لَهُ الْاَصْوَاتُ وَجَلَّتْ مِنْهُ
الْقُلُوْبُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ
عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ فِيْ مِنْ
اَمْرِىْ فَرَجًا وَفَحْصًا وَ
تَقْنِيْ حَاجَتِيْ -

اے اللہ! ہر اکیلے کے غمگسار، ہر یگانہ کے
یار و مددگار! اے قریب کہ کسی سے دور نہیں
تو ہر وقت باخبر ہے۔ تو کبھی کسی سے دور نہیں
ہوتا، تو غالب ہے کسی سے مغلوب نہیں ہوتا۔
میں تجھ سے تیرے اس نام کی طاقت مانگتا
ہوں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ تجھے کبھی اذ نگہ اور نیند نہیں آتی۔ بسم
اللہ الرحمن الرحیم تو ہمیشہ قائم
اور زندہ ہے۔ سب کے منہ عاجزی اور
بجاست کے ساتھ تیری طرف لگے ہوئے ہیں
سب آوازیں تیرے حضور عاجزی کر رہی ہیں
تمام دل تیرے خوف سے کانپ رہے ہیں۔ تو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر درود و
سلام بھیج۔ میرے کام میں کشادگی پیدا کرے
اور میری حاجت پوری فرما۔

تو اس نے پڑھنے والے کی حاجت و مراد پوری ہو جائے گی۔

چند باتیں

نمازِ استخارہ

اے سالک! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو بتایا کہ جب کوئی اہم مسئلہ یا کام درپیش ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضا معلوم کرو۔ اس رضا کے معلوم کرنے کو استخارہ کہا جاتا ہے۔ اہل تقویٰ کا ہمیشہ سے یہ معمول ہے کہ جب انھوں نے کوئی اہم کام کرنا ہو تو وہ اس سے پہلے استخارہ کر لیتے ہیں پھر استخارہ سے ملی ہوئی رہنمائی کے مطابق کام سرانجام دیتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے مدد لینے کے لیے استخارہ نہ کرنا بہت کم نصیبی کی بات ہے لہذا کسی سفر پر جاتا، کوئی معاہدہ کرنا، کسی کاروبار میں شرکت کرنا، نیا کاروبار شروع کرنا، کوئی مکان خریدنا یا فروخت کرنا، زمین کی خرید و فروخت کرنا، گویا جو بھی نیا کام ہو تو اس کے لیے پہلے استخارہ کرنا بہتر ہے۔

استخارہ نیک اور صالح لوگوں کا ملحقہ کار ہے اس لیے جو شخص استخارہ کرنا چاہے اس میں نیک نیتی کا ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے لہذا استخارہ نیک کاموں کے لیے ہی کرنا چاہیے اور برے کاموں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر کوئی چود چوری کے لیے استخارہ کرے کہ فلاں چیز میں چرا لوں گا کہ نہیں یا کوئی جوئے باز جوئے میں بازی کے متعلق استخارہ کرے کہ وہ جوا جیتے گا کہ نہیں تو ایسا کرنا محض کچھ پتہ نہ چلے گا کیونکہ یہ مقاصد برے ہیں اور گناہ ہیں۔ اس لیے گناہ کے کاموں میں استخارہ نہیں ہوتا اور ایسا کرنا حماقت ہے۔

ادبیائے کاملین کو استخارہ کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ ذات باری اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا اتنا گہرا رابطہ ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی چیز کے بارے میں معلوم کرنا چاہیں تو انھیں استخارہ کے بغیر ہی معلوم ہو جاتا ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کام کے لیے استخارہ کی تعلیم ہم کو اس طرح دی جس طرح آپ نے قرآن کی سورتوں کی تعلیم دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہیں کوئی کام پیش ہو یا سفر کا ارادہ ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھو:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ
وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ
وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ
فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ
تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ
الْغُيُوبِ۔ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ
لِّيَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِيَّ
وَعَاقِبَةٍ دَعَا جِلِّهِ فَأَقْدِرْهُ لِيْ
وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ
وَأِلَّا فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْهُ
لِيْ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ مَا
كُنْتُ وَأَرْضِيْنِي بِقَضَائِكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

الہی! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعہ خیر کی درخواست کرتا ہوں اور تیری قدرت سے تیری مدد اور تیری استقامت پا ہوتا ہوں۔ میں قادر نہیں ہوں۔ صاحب قدرت تو ہے میں ناطق ہوں اور تو دانائے۔ الہی! غیب کا علم تجھ ہی کو ہے۔ الہی! تو ہی جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میری دنیا، میری آخرت، اور میرے انجام میں بہتر ہے۔ جلدی یا دیر میں فائدہ دینے والی ہی جو چیز میرے حق میں بہتر ہو اور میرے لیے فائدہ بخش ہو وہ میرے لیے مقدار اور آسان کر اس میں مجھے برکت دے اور اگر ایسی نہ ہو تو مجھ سے دور رکھ اور جس جگہ میں ہوں وہاں میرے لیے نیکی اور آسان کر دے۔ جب تک میں دنیا میں رہوں، مجھے اپنے علم سے خوشنود کر۔ وارحم الراحمین ہے۔

اور جب ہذا الامر پر پہنچے جس پر لکیر لگی ہوئی ہے تو اس کو پڑھتے وقت اپنے کام کا خیال کرے۔ اس کے بعد پاک صاف بستر پر قبلہ کی طرف منہ کر کے سو جائے اور جب سو کر اٹھے اس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آجائے۔ دی بہتر ہے اسی کو کرنا چاہیے۔ اگر ایک دن کچھ نہ معلوم ہو تو پھر دوسرے دن ایسا ہی کرے اسی طرح سات دن تک کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کام کی اچھائی یا برائی معلوم ہو جائے گی۔

اگر کوئی شخص سفر یا کسی تجارت کا ارادہ رکھتا ہو یا حج اور زیارت

سفر تجارت یا حج کے لیے استخارہ

رومۃ اقدس کا خیال رکھتا ہو تو اس کے لیے بھی استخارہ کر لینا بہتر ہے۔ اس کا طریقہ بھی وہی ہے جو پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ دو رکعت نفل پڑھے اور دعائے استخارہ میں ان الفاظ کو بڑھائے اور پھر سو جائے۔ اللہ کو پسند ہوا تو بذریعہ خواب صحیح بات کا اشارہ ہو جائے گا۔ دعا یہ ہے:

اے اللہ! میں اس طرف اپنے مقصد کے لیے جانا چاہتا ہوں۔ تیرے سوا میرا اور کوئی سہارا نہیں اور نہ تیری ذات کے سوا کسی اور سے امید ہے اور نہ ہی قوت ہے، کہ اس پر توکل کروں اور نہ ہی تیرے سوا کوئی اور چارہ ہے کہ اس کی پناہ حاصل کروں مگر میں تیرے فضل کا طلبگار ہوں، تجھ سے تیری رحمت اور نیکیوں کا خواستگار ہوں۔ میں تیری عبادت پر سکون طریقہ پر کرنا چاہتا ہوں اے اللہ! تو میرے اس راستے کی راحتوں اور تکلیفوں کو پہلے سے خوب جانتا ہے۔ اے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَرِيدُ الْعُرْوَةَ الْحَرَامَ
وَجَعَلْتُ هَذَا بِلَدٍ ثَقِيَّةٍ مَسْتَقِيمَةٍ
يَغْفِرُكَ وَلَا يَجْأِرُ إِلَّا بِكَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ كُلُّ عَمَلٍ
لَا حِيلَةَ إِلَّا بِكَ إِلَيْهَا إِلَّا أَلْطَلَبُ
فَضْلِكَ فَالْتَعَرُّضُ لِعُذْرَتِكَ
وَرَحْمَتِكَ وَالشُّكُورُ إِلَى حُسْنِ
عِبَادَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ مَا قَدْ
سَبَقَ لِي فِي وَجْعِي هَذَا أَمَّا
أُحِبُّ وَأَكْرَهُ اللَّهُمَّ
فَا مُرِّفْ عَنِّي بِقُدْرَتِكَ

مَقْلُوبٍ كُلِّ بَلَاءٍ وَنَفْسٍ عَنِّي
كُلِّ كَرْبٍ وَرَأْيٍ وَابْسُطْ عَلَيَّ
كُنْفًا مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَنُطْفًا
مِّنْ عَوْنِكَ وَحِوْزًا مِّنْ
حِفْظِكَ وَجَنَّةً مِّمَّا قَاتِلُكَ

۔۔۔

اللہ! تو اپنی قدرت سے مجھ پر آئی ہوئی ہر
بلا کو ٹال دے اور ہر سختی کو مجھ پر آسان کر دے
اور بیماری کو دور فرما دے اور مجھے اپنی رحمت
کی چادر سے ڈھانپ لے اور مجھ پر اپنی مدد
سے کرم فرما۔ مجھ کو اپنی حفاظت اور پوری
طرح سے عافیت میں رکھ۔

پھر یہ دعا پڑھ کر سامان سفر اٹھائے، سفر شروع کرے اور یہ پڑھے :
يَا رَبِّ قَضَاؤُكَ عَلَيَّ حَقِيقَةٌ
أَحْسِنْ عَلَيَّ وَارْزُقْ عَنِّي
مَا أَحْذَرُ مِمَّا أَنْتَ أَعْلَمُ
بِهِمَنِّي وَاجْعَلْ ذَلِكَ خَيْرًا
لِّي فِي دِينِي وَآخِرَتِي
أَسْأَلُكَ يَا رَبِّ أَنْ تَخْلُسَنِي
فِيمَا خَلَقْتَ وَرَائِي مِّنْ أَهْلِي
وَوَلَدِي وَقَرَابَاتِي بِأَحْسَنِ مَا
تَخْلُقُ بِهِ غَايِبًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ
فِي تَحْصِينِ كُلِّ عُدَّةٍ وَحِفْظِ
مِنْ كُلِّ مُضْطَرَّةٍ وَكِفَايَةِ كُلِّ
مُسْتَهْجَمٍ وَصَدَقَ كُلِّ مَكْرُودٍ
وَكَمَّلَ مَا تَجَمُّعُ لِي بِهِ مِّنْ
الرِّضَا وَالسُّرُورِ فِي الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ وَارْزُقْنِي فِي ذَلِكَ كُلِّهِ
لَهْكَ وَنُفُوكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ

اللہ! تیرا فیصلہ مجھ پر برحق ہے۔ میری امید کو
نیکی بنا اور جس چیز سے میں ڈرتا ہوں اس
سب مجھے بچا جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے
اور اس سفر کو میرے لیے دین اور آخرت کی
بھلائی بنائے۔ اے اللہ! میں تجھ سے
سوال کرتا ہوں کہ تو گران بن با برے ان
اہل و عیال کا اور ان عزیزوں کا جن کو میں تجھے
چھوڑ آیا ہوں جس طرح تو تمام زمین کے
گھروں کی حفاظت فرماتا ہے اور ان کو ہر
مضرت سے بچاتا ہے ان سے ہر تکلیف کو
دور کرتا ہے۔ ہر رنج و غم کو رفع کرتا ہے۔
دنیا و آخرت میں اپنی ریتا اور خوشنودیوں
سے میری ربحوں کو فرما۔ اپنی یاد اور اپنا شکر
نصیب کر دے تجھے ترغیب عطا کر اپنی عبادت
درستی سکھا، مجھ سے رزنی ہو اور مجھے
بہشت میں داخل کر۔ تو رحم کرنے والوں سے

حَتَّى تَرْضَى عَنِّي وَتُدْخِلَنِي
بِحَنَّتِكَ بِرَحْمَتِكَ بَعْدَ الرِّضَى
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔
زیادہ رحم کرنے والا ہے۔



نمازِ استسقاء

استسقاء کا مطلب پانی طلب کرنا ہے لیکن شریعت اسلامیہ میں قحط سالی کی صورت میں اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر بارانِ رحمت طلب کرنے کو نمازِ استسقاء کہا جاتا ہے۔ بعض اوقات یوں ہوتا ہے کہ انسان اپنے بُرے اعمال کی بنا پر اللہ کی ناراضگی مول لے لیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو تنبیہ کے لیے قحط سالی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اس کا اثر نیک لوگوں کو بھی برداشت کرنا پڑتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”جو مصیبت تمہیں پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہاتھوں کے کیے کے باعث ہے لیکن وہ بہت سی تکالیف کو معاف کر دیتا ہے۔“
اس سے معلوم ہوا کہ خشک سالی برے لوگوں کے اپنے گناہوں کی وجہ سے آتی ہے تو ایسی حالت میں کثرت سے استغفار کی ضرورت ہے اور شریعت میں یہ استغفار نمازِ استسقاء کی صورت میں ہے۔

استسقاء کی نماز سنت ہے۔ بارش نہ ہو تو بارش کی دعا کے لیے یہ نماز پڑھی جاتی ہے۔ یہ نماز امام کے ساتھ اس طرح ادا کی جائے جیسے عید کی نماز میلان یا عید گاہ میں جاہشت کے وقت ادا کی جاتی ہے۔ نمازِ استسقاء کے احکام و احوال اور صفات عید کی نماز کی طرح ہیں۔

مستحب ہے کہ اس نماز کے لیے غسل کر کے پاک و صاف ہو کر جائے۔ صرف خوشبو لگانا مستحب نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہ عاجزی، سکینی اور طلبِ حاجت کا

دقت ہوتا ہے اس لیے پہلے کپڑے پہن کر خشوع و خضوع، اناری و سنی اور شکستہ سالی کے ساتھ نماز کو بانا مستحب ہے اس نماز میں بوٹھے، مرد، اور عورتیں بچے اور مصیبت زدہ لوگ شریک ہوں، منظام، گناہوں اور حقوق العبادہ جو چھوٹ گئے ہوں، ان کی تلافی کے لیے صدق دل سے توبہ کریں، لوگوں کے تمام حقوق ادا کریں، بچائی ہوئی چیزیں اور زکوٰۃ، منتیں اور کفارے ادا کریں، خیرات زیادہ کریں، روزے بکثرت رکھیں، از سر نو توبہ کریں اور مرتے دم تک توبہ پر قائم رہنے کا پختہ ارادہ کریں۔ صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے اجتناب کریں، خلوت و جلوت میں خدا سے شرم کریں زمین و آسمان کی کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ وہ ہر ظاہر اور پوشیدہ چیز سے واقف ہے۔

نراہدوں، نیکو کاروں، عالموں، بزرگوں اور دینداروں کا درس یہ اختیار کریں روایت میں آیا ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ استسقاء کی نماز کے لیے جب باہر میدان میں گئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فیملہ روہو کا اس طرح دعا مانگی "اللہ! یہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم چچا ہیں ہم ان کو وسیلہ میں پیش کرتے ہیں ان کے طفیل میں تو ہم کو سیراب فرما!" راوی کا بیان ہے کہ لوگ وہاں سے گھروں کو لوٹنے نہ پائے تھے کہ بارش سے جل خفل ہو گئے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ بارش کا نہ ہونا اور مینہ بند ہو جانا، اولاد آدم کی نحوست کا بدلہ اور ان کی سزا ہے۔ اسی لیے روایت میں آیا ہے کہ جب کافر کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو منکر نیکر آکر اس سے رب، نبی اور دین کے متعلق سوال کرتے ہیں اور جب اس سے جواب بن نہیں پڑتا تو گرنے سے اس کو مارنے ہیں، اس کی ضرب سے وہ چیختا ہے۔ اس کی چیخ کو جن و انس کے سوا باقی تمام مخلوق سنتی ہے اور لعنت بھیجتی ہے، حتیٰ کہ وہ بکری بھی اس پر لعنت بھیجتی ہے جو قصاب کی چھری کے نیچے ہوتی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ ہم پر اس منحوس کے باعث بارش بند ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے۔

أُولَئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ
اللَّعْنُونَ۔ ان لوگوں پر اللہ کی اور لعنت کرنے والوں کی
لعنت ہے۔

آدمی جب بستر جاتا ہے تو اس کا بگناٹہ ہر جانب ... اثر انداز ہوتا ہے اور مائیں
درست ہوتا ہے تو اس کی درستی کا اثر سر چیز تک پہنچ جاتا ہے۔ انسان کا بگناٹہ
اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کی درستی اس کی اطاعت و فرمانبرداری کے باعث
ہوتی ہے۔

خلیفہ یا خلیفہ کا ۱۰ویں لوگوں کو نماز استسقاء کی دو رکعتیں بغیر اذان کے
پڑھائے۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ چھ تکبیریں نہ پڑھیں گی اور
دوسری رکعت میں پانچ نہ تکبیریں کہی جائیں گی۔ یہ تکبیرات دونوں رکعت میں
قیام کی تکبیر کے علاوہ ہیں۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔ نماز
کے بعد امام خطبہ پڑھے۔ ایک روایت میں نماز سے قبل خطبہ پڑھنے کو بھی
جائز کہا گیا ہے۔ امام احمد سے یہ بھی منقول ہے کہ خطبہ کی تقدیم و تاخیر میں امام
مختار ہے۔ امام احمد ہی سے ایک روایت میں آیا ہے کہ نماز استسقاء کے
پہلے خطبہ سنون نہیں ہے بلکہ نماز کے بعد بجائے خطبہ کے صرف دعا کرے۔ الغرض
امام کو جس میں آسانی ہو وہی کرے۔

امام اگر خطبہ پڑھے تو خطبہ کا آغاز عید کے خطبہ کی طرح تکبیر سے کرے اور
درد و خریف کثرت سے پڑھے۔ ان آیات کو بھی خطبہ میں پڑھے جو حضرت نوحؑ
نے اپنی قوم سے کہی تھیں:

قُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ
كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلُ السَّمَاءَ
عَلَيْكُمْ مِطْرًا۔ اپنے رب سے تم استغفار کرو وہی بخشنے
والا ہے۔ وہ آسمان سے مرسلا دھار بارش
اتارتا ہے۔

خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد قبلہ رو ہو کر اپنی پاؤں راست سے۔ دائیں
کندھے والا حصہ بائیں کندھے پر اور بائیں کندھے والا حصہ دائیں کندھے پر

ڈال دے۔ بالائی کنارہ نیچے اور نیچے کا کنارہ اوپر کوڑالے۔ تمام لوگ بھی اسی طرح کریں اور گھرواپس پہنچنے تک چاروں نہایت اسی طرح رہنے دیں۔ گھر پہنچ کر بطور خوش خالی دوسرے کپڑوں کے ساتھ چادروں کو بھی بدل لیں۔ گویا سب نے بھیگنا ہوا لباس بدل ڈالا۔ یہ نیک شگون ہے اس سے خشک سال اور امساک باراں دور ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں یہی طریقہ مندرج ہے۔ عباد بن قسیم اپنے چہلے کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر نماز استسقاء کے لیے تشریف لے گئے اور جہری قرارت کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھائی۔ روئے مبارک کو پھیرا اور دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ سے بارش طلب فرمائی۔

امام کو چاہیے کہ قبلہ رد ہر دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرے۔ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے بھی دعا مانگی تھی:

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيثًا
مُرِيًّا هَتِيًّا مُّرِيًّا غَدًا
مَجْلَدًا رِيًّا جَلَدًا عَامًّا طَبَقًا
تَحِيًّا دَائِمًا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا
الْفَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ
الْقَانِطِيْنَ اَللّٰهُمَّ سَقِيًّا
رَحْمَةً لَا سَقِيًّا عَذَابٍ وَلَا
مُحْتَقٍ وَلَا بَلَاءٍ وَلَا هَدَامٍ
لَا تُغْدِقِ اَللّٰهُمَّ اَنْ يَّالِيْلًا
وَالْعِبَادِ وَالْخَلْقِ مِنَ الْاَذَا
وَالْبَلَاءِ وَالْجُهِدِ وَالضَّنْكِ
مَا لَا تَكْوِيْ اِلَّا اِلَيْكَ

الہی! ہم سے بے پانی بھیج جو مصیبت سے نجات دے۔ اس کا نتیجہ اور انجام اچھا ہو۔ خوشگوار ہو، وہ سہرا بکرنے والا اور زمین میں اتر کر لے والا ہو۔ عام طور پر جاری ہونے والا اور کثرت سے جاری ہونے والا ہو۔ الہی! ہم سے پانی پاس پانی بھیج۔ ہمیں پانی سے ناامید ہونے والے لوگوں میں سے نہ بنا۔ الہی! ایسا پانی ہم کو عطا نہ فرما جو عذاب ہو۔ نہ در پانی جو ہماری کھیتوں کو بہا لے جائے والا ہو اور نہ وہ مصیبت میں ڈالے نہ ہمارے گھروں کو گرائے نہ انھیں غرق کرے۔ اے امین! شہروں میں اور تیرے بندوں میں بڑی افسردگی اور بے چینی

اللَّهُمَّ أَنْتَ لَنَا الزَّرْعُ
وَأَوْرَثْنَا الْقَرْعَ وَاسْقِنَا
مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ
وَأَنْتَ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ
الْأَرْضِ - اللَّهُمَّ ارْقِعْ
عَنَّا الْجُوعَ وَالْجُوعَ
وَالْعُرَى وَالْكَثْفَ عَنَّا
مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَكْشِفُهُ
غَيْرُكَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ
إِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا فَارْسِلْ
السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا
اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَمَرْتَنَا
بِدُعَائِكَ وَوَعَدْتَنَا
بِجَابَتِكَ فَقَدْ دَعَوْنَا
كَأَمْرَتِنَا فَاسْتَجِبْ
لَنَا كَمَا وَعَدْتَنَا ۝

~ ~ ~

پھلی ہوئی ہے۔ بہت تنگی اور مصیبت درپیش
ہے ان باتوں کی التجا تجھ ہی سے ہے اور
ہم تیرے سوا کسی کے پاس التجا نہیں کرتے
الہی! ہماری کھیتی کو سرسبز کرے اور ہمارے
جالوروں کا دودھ بڑھائے اور ہم پر آسمان کی
برکتیں نازل فرما اور زمین کی برکتوں سے ہماری
فصلیں اگائے۔ جو بھلائی اور نرم نظر آتی
ہوں۔ الہی! ہم کو بھوک پیاس کی مشقت
اور سختی سے محفوظ رکھ۔ تیرے سوا اور کوئی
نہیں جو ہم کو اس مشقت سے بچائے۔ الہی
ہم تیری ہی بخشش چاہتے ہیں اس لیے کہ تو
ہی بخشنے والا ہے۔ الہی! ہم پر برسنے والا
ابر بھیج۔ اے اللہ! تو نے اپنے حضور میں ہم کو
دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور تو نے دعا قبول کرنے
کا ہم سے وعدہ کیا ہے اس لیے تیرے ارشاد
کے مطابق ہم نے تجھ سے دعا کی ہے۔ پس
اب تو اپنے وعدے کے مطابق اس کو قبول
فرمائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو حضور نے (عید گاہ میں) منبر بچھانے کا حکم دے
کر لوگوں کو ایک دن عید گاہ میں مجتمع ہونے اور خود تشریف لائے کی توفیق دی۔
جناب عائشہ فرماتی ہیں اس دن سرکار اس وقت حجرہ سے باہر تشریف لائے۔
جیکہ سورج کا کنارہ چمکا تھا۔ آپ عید گاہ میں آکر منبر پر بیٹھے، اللہ کی بکبیر و تمجید

کی اس کے بعد فرمایا تم نے بارش میں تاخیر کی وجہ سے آبادیوں میں قحط کی شکایت کی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے اور تم سے یہ وعدہ کیا ہے اگر تم مجھے (اللہ) پکارو گے تو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ اس کے بعد سرکار نے فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جو رحمان و رحیم اور مہربان و بخشنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ جو ارادہ فرماتا ہے وہی کرتا ہے۔ خداوند اے! تو ہی معبود حقیقی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ خداوند اے! تو غنی ہے اور ہم فقیر ہیں ہم پہ بارانِ رحمت فرما اور اس چیز کو جو تو قوت اور ایک مدت تک نازل فرمائے اور اس کو ہمارے لیے فائدہ کا سبب بنا۔ ان کلمات کے بعد آپ نے ہاتھ بلند کیے اور اتنے بلند کیے کہ بعلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگی۔ پھر حاضرین کی طرف پشت کر کے اپنی چادر کو الٹا پٹایا، لیکن دست مبارک اس دوران اٹھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد حاضرین کی طرف متوجہ ہوئے پھر سے اترے اور دو رکعت نماز ادا کی۔ اسی وقت آسمان سے ظاہر ہوا جس میں گرج اور چمک (بجلی) بھی تھی۔ پھر اللہ کے حکم سے بارش ہوئی۔ ابھی آپ عید گاہ سے مسجد نہ گئے تھے کہ بارش کی کثرت سے نالے بہنے لگے۔ حضور نے جب لوگوں کو سائباؤں کی طرف بڑھتے دیکھا تو چہرہ مبارک پر مسکراہٹ ظاہر ہوئی اور آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ اس موقع پر فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے بیشک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ (ابوداؤد)

نمازِ کسوف

سورج گرہن کے وقت جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے نمازِ کسوف کہا جاتا ہے۔ سورج گرہن مذہبی نقطہ نگاہ سے اچھی علامت نہیں سمجھی جاتی کیونکہ اہل زمین پر

گرمی کے نتائج اچھے مرتب نہیں ہوتے اس لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرمی کے موقع پر دو رکعت نماز پڑھنے کی تاکید کی ہے۔

نماز کسوف یا سورج گرمی کی نماز سنت مؤکدہ ہے۔ گرمی شروع ہونے سے مکمل روشنی کی واپسی تک اس نماز کا وقت ہے۔ یعنی سورج جس وقت سے گہنا شروع ہوا۔ یعنی دھندلے پن اور کہنوں کا گھٹاؤ کا آغاز ہو تب سے نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور جب تک یہ حالت بالکل ختم نہ ہو جائے، وقت باقی رہتا ہے۔ جب گرمی کا زوال ہو جاتا ہے اس نماز کا وقت بھی ختم ہو جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے دور میں سورج کو گرمی لگا۔ تو آپ نے ایک ندا کرنے والے کو حکم دیا کہ وہ یہ ندا کرے کہ نماز شروع ہونے والی ہے۔ پھر سرکارِ مصطفیٰ پر تشریف لائے اور دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے طویل کیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس سے قبل اتنے لمبے رکوع و سجدے نہیں دیکھے تھے۔ (بخاری شریف)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں سورج گرمی ہوا۔ تو سرکارِ مصطفیٰ نے نماز کسوف پڑھی اور صحابہؓ نے آپ کی اقتداء کی اس نماز میں حضورؐ نے اتنا طویل قیام کیا جتنی دیر میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر طویل رکوع کیا، پھر رکوع سے کھڑے ہو کر طویل قیام کیا، چوتھے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع سے اٹھ کر سجدہ کیا، پھر سجدہ سے اٹھ کر قیام کیا لیکن یہ پہلی رکعت کے قیام سے مختصر تھا۔ پھر طویل رکوع کیا لیکن یہ بھی پہلی رکعت کے رکوع سے مختصر تھا۔ پھر رکوع سے اٹھ کر قیام کیا لیکن یہ بھی پہلی رکعت کے مقابلہ میں مختصر تھا۔ پھر رکوع سے اٹھ کر سجدہ کیا، پھر نماز سے فارغ ہوئے اس دوران سورج گرمی سے نکل چکا تھا۔ اس وقت سرکارِ مصطفیٰ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی نشانیں میں سے دونوں نیاں سورج اور چاند ہیں۔ ان پر کسی کی موت یا پیدائش

اثر انداز نہیں ہوتی۔ جب سورج اور چاند گرج میں دیکھو تو اللہ کو یاد کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے دیکھا تھا کہ آپ نے اس بگمہ کسی چیز کو پکڑا تھا پھر ہم نے یہ دیکھا کہ آپ کچھ پیچھے بیٹے۔ سرکارؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھ کر یہ پایا کہ اس میں سے پھلوں کا ایک خوشہ توڑ لوں۔ اگر میں اس خوشہ کو لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس سے پھل کھاتے رہتے۔ لیکن جب میں نے دوزخ کو دیکھا تو اس سے زیادہ ہونا ک منظر مجھے نظر نہ آیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ دوزخ میں رہنے والی اکثر خواتین ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس کی وجہ کیا ہے؟ تو سرکارؐ نے فرمایا ان کی نافرمانیاں۔ کہا گیا کہ یہ اللہ کی نعمتوں کا کفران کرتی ہیں؛ فرمایا کہ شوہروں کی مہربانیوں کا کفران کرتی ہیں۔ احسان فراموشی کرتی ہیں۔ اگر تم مدت تک ان کے ساتھ مہربانی کرتے رہو۔ اور اگر ایک مرتبہ بھی ان کی مرستی کے خلاف کچھ کر دو تو کہیں گی کہ آپ نے ہم سے کبھی بھلائی نہیں کی۔ (مسلم شریف)

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں سورج گرہن شروع ہوا تو میں تیروں کو پھینک کر بھاگا اور سوچا خدا کی قسم! میں یہ دیکھوں گا کہ سرکارؐ اس وقت کیا کرتے ہیں۔ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں۔ ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں اور آپ کی زبان مبارک پر تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر الہی کے کلمات ہیں اور اللہ سے معروف دعا ہیں۔ جب اندھیرا ختم ہوا تو دو رکعتوں میں دو سورتیں تلاوت کیں۔ (مسلم شریف)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ گھبرائے جس طرح کہ خوف قیامت ہوتا ہے۔ اس وقت آپ مسجد میں تشریف لائے اور طویل قیام اور لمبے رکوع و سجد کے ساتھ ایسی نماز پڑھی کہ اس سے پہلے میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو وہ بندوں کو دکھاتا ہے۔ کسی کی موت اور پیدائش

ان پر اٹھنا لازم نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ بندوں کو بخیرت دلاتا ہے۔
جب تمہیں ایسا واسطہ پڑے تو اللہ سے ڈرو، اس کا ذکر کرو، دعائیں مانگو اور اس
سے مغفرت طلب کرو۔ (بخاری شریف)

نماز کا طریقہ | مسنون یہ ہے کہ نماز جامع مسجد میں ادا کی جائے اور
امام دو رکعت نماز پڑھائے۔ پہلی رکعت میں بکیر تحریر کے
بعد تہتا اور تعویذ کے بعد سورہ فاتحہ پڑھ کر سورہ بقرہ پڑھے۔ پھر رکوع کرے اور رکوع
اتنا طویل ہو کہ سو آیتوں کے بقدر سبحان ربی العظیم کی تکرار کرتا رہے۔ پھر سمع
اللہ لمن حمدہ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور سورہ فاتحہ پڑھے اس کے بعد
سورہ آل عمران پڑھ کر دوبارہ رکوع کرے جو پہلے سے طوالت میں کم ہو۔ پھر سر
اٹھائے اور سجدے میں جائے۔ رکوع کی طرح سجدے بھی اتنے طویل کرے کہ ہر
سجدے میں سو آیتوں کے بقدر سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ لے۔ پھر دوسری رکعت کے
لیے کھڑا ہو جائے۔ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر سورہ نسا پڑھے۔ پھر پہلی
رکعت کی طرح طویل رکوع کرے پھر سر اٹھائے اور سیدھا کھڑا ہو کر سورہ فاتحہ
کے بعد سورہ مائدہ پڑھے۔ اگر یہ سورتیں اچھی طرح یاد نہ ہوں تو ان آیات کے
بقدر قرآن مجید کی دوسری سورتیں پڑھے۔ اگر کچھ بھی نہ پڑھ سکتا ہو تو سورہ اخلاص
ہی پڑھے لیکن اتنی مقدار میں کہ مذکورہ سورتوں کی تعداد کے برابر ہو جائے۔
رغیۃ الطالبین)

ہر بارہ کی قرأت کی مقدار | اول رکعت میں دوسرے قیام کے اندر قرأت
اول قرأت سے پہلے ہوگی اور تیسرے قیام
میں دوسری رکعت کے اندر قرأت کی مقدار اول قیام کی قرأت سے پہلے ہوگی۔
اور چوتھے قیام میں قرأت کی مقدار تیسرے قیام کی قرأت سے پہلے ہوگی۔ اسی
طرح ہر قیام (رکوع و سجود) کی مقدار ہر قیام کی قرأت کی مقدار سے پہلے کے برابر
ہوگی۔ دوسری رکعت میں رکوع و سجود اور تشهد کے بعد سلام پھیرے اس طرح

اس نماز میں چار رکوع اور سجود کرے اپنی ہر رکعت میں دو رکوع ہوں گے۔ لوگ نماز پڑھنے میں مصروف ہوں اور گرجن کھل جائے تو نماز میں تخفیف کر دینا مستحب ہے لیکن نماز کو منقطع نہیں کرنا چاہیے۔ یہ نماز گھر میں جی پڑھنا جائز ہے لیکن مسجد میں اس کو پڑھنا افضل ہے۔

نماز خسوف

چاند گرہن کے وقت جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے خسوف کہا جاتا ہے، خسوف کی نماز تنہا پڑھنی چاہیے اس میں جماعت کرنا مسنون نہیں۔ اس میں ہر شخص اپنے طور پر دو رکعت پڑھے۔ پھر دعا، تسبیح اور ذکر کرنا چاہیے، گرہن کے وقت فقیروں اور محتاجوں کو صدقہ و خیرات دینے کا اہتمام کیا جائے تو بہت اچھا ہے۔

گرہن کی نماز کی دلیل وہ حدیث ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل فرمائی ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا۔ حضور اقدسؐ عید گاہ کو تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر آپؐ نے تکبیر تحریمہ کہی۔ لوگوں نے بھی اتباع کی، پھر آپؐ نے جہری قرأت فرمائی اور طویل قیام کے بعد رکوع کیا۔ پھر سر اقدس اٹھا کہ سمع اللہ من حمدہ فرما کر پھر طویل قرأت فرمائی پھر رکوع فرمایا۔ پھر کھڑے ہوئے، پھر سجدہ فرمایا، پھر سر اقدس اٹھایا اور پھر سجدہ کیا اور اس کے بعد کھڑے ہو گئے۔ حضورؐ نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا فرمائی۔ اس طرح پوری نماز میں حضورؐ نے چار رکوع اور چار سجدے ادا فرمائے، نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب اللہ تعالیٰ کی دو نشانیوں ہیں، ان میں کسی کے جینے اور مرنے سے گہن نہیں ملتا، جب کبھی تم گہن دیکھو تو گھبرا کر نماز پڑھنے لگا کر۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ آپ کے زمانے میں سورج گھونٹکا تو آپ نے لوگوں کو اکٹھا کر کے دو رکعت نماز پڑھی۔ اس کے بعد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، انھیں نہ تو کسی کی موت سے اور نہ کسی کے پیدا ہونے سے گراہن گرتا ہے۔ جب تم گراہن دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی اس جگہ میں کچھ لیٹا ہے۔ پھر دیکھا آپ پیچھے ہٹے۔ فرمایا کہ میں نے جنت ملائکہ کی تو اس سے خوشہ لینا چاہا اگر لے لیتا تو ہم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے اور میں نے آگ دیکھی تو کبھی بھی آج کی گھبراہٹ والا منظر نہ دیکھا۔ میں نے دوزخ میں عورتوں کی تعداد زیادہ دیکھی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ فرمایا ان کے کفر کی وجہ سے۔ عرض کیا گیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؛ فرمایا خاوند کی ناشکرانہ اور احسان فراموشی کرتی ہیں۔ اگر تم ان سے زمانہ بھر تک نیکی کرو، پھر تمہاری طرف سے کچھ ذرا سی بات دیکھ لیں تو کہتی ہیں کہ میں نے تجھ سے کبھی جھلائی نہیں دیکھی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گراہن کے وقت خوف خدا پیدا ہونا چاہیئے اور اللہ کے حضور توبہ اور استغفار کرنی چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی دو رکعت نفل نماز پڑھتی چلیے۔

نمازِ توبہ

توبہ کرنا ہر شخص پر فرض عین ہے لہذا جب کسی شخص سے کوئی گناہ منور ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ اللہ کے حضور اس گناہ کی معافی طلب کرے۔ یوں تو ہر وقت اللہ کے حضور اپنے گناہوں پر استغفار کرتے رہنا چاہیئے لیکن جب بھی کوئی گناہ ہو جائے تو اس گناہ سے توبہ کرنا چاہئے۔ اہل طریقت کا طریقہ ہے کہ

موسختہ گناہوں پر اظہارِ ندامت کیا جائے کیونکہ اظہارِ ندامت ہی اصل توبہ ہے۔
 لہذا اگر کسی شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے اور اس کا منہ اس کو توبہ کی طرف
 مائل کرے تو اسی وقت نادم ہو کر وضو کر کے اللہ کے حضور حاضر ہو کر دو رکعت
 نفل نماز توبہ ادا کرنی چاہیے اور آئندہ دل میں پختہ ارادہ کر لینا چاہیے کہ آئندہ
 ایسی برائی نہیں کروں گا۔ تو اللہ غفور رحیم ہے، اپنے بندوں کو معاف کرنے والا
 ہے۔ نماز توبہ کا ثبوت درج ذیل حدیث میں ہے:

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ
 وَصَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ
 يَتَذَنَّبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ
 فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ
 يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ
 لَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِينَ إِذَا
 فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا
 أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ
 فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ
 نے مجھ سے حدیث بیان کی اور ابو بکرؓ نے سچ
 کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 سنا۔ فرماتے تھے کہ کوئی آدمی نہیں ہے جو
 کوئی گناہ کا کام کرے پس وضو کرے پھر نماز
 پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے
 مگر اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے پھر یہ آیت
 پڑھے ”اور وہ جب کوئی بے حیائی یا ظلم کرتے
 ہیں اپنی جانوں پر، اللہ کو یاد کرتے ہیں پس
 اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں۔“
 (ترمذی شریف)

توبہ کا ایک اور طریقہ جو صوفیاء کے ہاں رائج ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی
 طالبِ صادق کسی شیخِ کامل کے پاس باطنی راہنمائی کے لیے آتا ہے تو وہ سب سے
 پہلے اسے توبہ کا درس دیتا ہے اور تاکید کرتا ہے کہ جاؤ اور پہلے اچھی طرح وضو
 یا غسل کر کے آؤ۔ جب وہ اپنے جسم اور لباس کو پاک صاف کر کے آتا ہے، تو
 شیخِ کامل اسے دو رکعت نماز توبہ پڑھنے کی تلقین کرتا ہے تو اس کی ہدایت
 کے مطابق جب بندہ اللہ کے حضور اپنے گناہوں پر توبہ کے لیے دو رکعت نماز توبہ

پڑھتا ہے تو شیخِ کامل کی توجہ سے اس شخص پر انوارِ توبہ کا نزول ہوتا ہے، وہ بندہ گرگڑا کر اپنے سابقہ گناہوں کی معافی مانگتا ہے۔ اپنے کیے پر مذمت اور شرمندگی کے آنسو بہاتا ہے اور بخشش طلب کرتا ہے تو اللہ اپنی سفت غفور رحیمی کے پیش نظر اسے معاف کر دیتا ہے۔

و ایسے ہی تہجد کے وقت کبھی کبھار یا خاص موقعوں پر دو رکعت نمازِ توبہ پڑھ لینا بہت ہی فائدہ مند ہے۔



نمازِ دفعِ خصومت

اس نماز کی چار رکعتیں ہیں۔ یہ چاروں رکعتیں ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص گیارہ مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص دس بار اور سورۃ کافرون تین بار پڑھے۔ تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ سورۃ اخلاص دس مرتبہ، اور سورۃ نکاح ثلاثین بار پڑھے۔ چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پندرہ بار سورۃ اخلاص اور ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے پھر اس کا ثواب اللہ کی بارگاہ میں پیش کر دے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کے معاملہ میں انشاء اللہ کافی ہوگا۔

یہ نماز ان سات اوقات، یعنی ماہِ رجب کی پہلی رات، شبِ نصف ماہِ شعبان، ماہِ رمضان کے آخری جمعہ کو، دونوں عیدوں کے دن، یومِ عرفہ، اور یومِ عاشورہ پڑھی جاتی ہے۔

نماز دافع عذاب قبر

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی یہ دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ فرقان کا آخری رکوع اخیر سورہ تک اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ مؤمنین کی ابتدا سے قُبَّارَکَ اللہُ اَحْسِبُ مِنَ الْخَالِقِینَ تک۔ تو ایسا شخص جنت اور انسانوں کے شر اور فریب سے محفوظ رہے گا اور اس کا اعمال نامہ حشر کے دن اس کے واسطے ملحقہ میں دیا جائے گا۔

عذاب قبر اور عظیم اضطراب سے اس کو امن دے دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن کا علم عطا فرمائے گا خواہ وہ قرآن آموزی کی خواہش بھی نہ رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی اور غریبی کو دور فرما دے گا۔ شان و شوکت عطا فرمائے گا۔ اس کو قرآن فہمی کی بعیرت عطا ہوگی۔ قیامت کے دن حساب فہمی اور باز پرس کے وقت مددِ جواب دینا اس کو سکھا دیا جائے گا اس کے دل میں نور پیدا کر دیا جائے گا۔ جب دوسرے لوگ غمگین ہوں گے تو اس کے لیے کوئی غم نہ ہوگا نہ اسے کوئی خوف ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں میں روشنی پیدا کر دے گا اس کے دل سے دنیا کی محبت محو ہو جائے گی۔ اس کا نام اللہ تعالیٰ کے پاس صدیقین میں لکھا جائے گا۔



نماز اولے قرض

قرض کی امانتگی کی نیت سے جو نفل نماز پڑھی جاتی ہے اسے نماز اولے قرض

کہا جاتا ہے یہ نماز عشاء کے بعد اولے قرض کی نیت سے دو رکعت نفل پڑھے
بر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الم نشرح تین مرتبہ، سورہ نھر چاند مرتبہ
سورہ اخلاص سات مرتبہ پڑھے۔ سلام کے بعد اسی جگہ پر بیٹھ جائے اور نیت
سے یہ دعا پڑھے کیونکہ اولے قرض کے بارے میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے
مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو کوئی رنج و غم
لاحق ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ اَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ
نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَا صُنَّ فِيَّ
حُكْمُكَ عَدَايُ فِي قَضَائِكَ
اللَّهُمَّ لِي اَسْأَلُكَ بِكُلِّ دَائِمٍ
هُوَ لَكَ سَمِيَتْ بِهِ نَفْسُكَ
اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ اَوْ
عَلَّمْتَهُ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ
اَوْ اَسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي الْعِلْمِ
الْغَيْبِ حَيْثُكَ اَنْ تَجْعَلَ
الْقُرْآنَ الْكَرِيمَ رَيِّعَ قَلْبِي
وَتُوَدِّعَ صَدْرِي وَجِلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ غَمِّي وَهَيْجِي
تو اس سے انسان کا
رنج و غم نرور دور کر دے گا اور خوشی سے سینہ کشادہ فرما دے گا۔

حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ شخص جو ان الفاظ کو
بھول گیا دیوالیہ ہوا اور بڑے خسارہ میں رہا۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں تم ان الفاظ کو
باد کرو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، جو شخص ان الفاظ کے ساتھ اللہ کو پکارتے
گا اور دعا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے غم دور کر دے گا اور بہت زیادہ مسرت و شادمانی
عطا فرمائے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت صدیق اکبر کا ارشاد | ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم نے وہ دعا سنی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھایا کرتے تھے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے حواریوں کو سکھائی تھی۔ حضور فرماتے تھے۔ اگر تم میں سے کسی شخص کے ذمے کوہِ احد کے برابر بھی قرض ہو تو وہ قرض اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ ادا کر دیتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں ارشاد کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ	اے اللہ اگر ہوں کا کھولنے والا اور سخت دالم کا
كَاشِفِ الْغَمِّ، يُجِيبْ دَعْوَةَ	دور کرنے والا تم ہی ہے۔ تو بے قراروں
الْمُضْطَرِّينَ رَحْمَتِ الْغَنِيِّ	کے دعا قبول کرنے والا ہے۔ تو دنیا میں رحمان
وَرَحْمَةِ الْآخِرَةِ أَسْأَلُكَ أَنْ	ہے اور آخرت میں رحیم ہے۔ میں تجھ سے
تَرْحَمَنِي بِرَحْمَتِكَ عِنْدَكَ	دعہ خواست کرتا ہوں کہ تجھ پر اپنی رحمت
تُكْنِيَنِي بِهَا عَنْ مَنْ	فرما اور اپنی رحمت کے طفیل مجھ کو دوسرے
سِوَاكَ۔	سے بے نیاز کر دے۔

حضرت حسن بصریؒ کے دوست کا واقعہ | اوائے قرض کے لیے ایک اور دعا ہے جو حضرت حسن بصریؒ

سے منقول ہے۔ روایت ہے کہ حضرت حسن بصریؒ کے پاس ان کے ایک عزیز اور دوست گئے اور کہا ابو سعیدؒ (حضرت حسن بصریؒ کی کنیت) میں قرضدار ہوں۔ میری خواہش ہے کہ آپ مجھے اللہ کا اسم اعظم سکھا دیں (تاکہ قرض ادا ہو جائے) حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا اگر تم اسم اعظم سکھنا چاہتے ہو تو اٹھو اور وضو کرو۔ یہ سن کر وہ دوست اپنے اور اہل خانہ کے سامنے نماز کی۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا پڑھو: یا اللہ

يَا اللَّهُ أَنْتَ اللَّهُ، أَنْتَ اللَّهُ، يَا اللَّهُ أَنْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
 اللَّهُ، اللَّهُ، اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا تُفِضْ عَلَيَّ الدِّينَ وَارْزُقْنِي
 بَعْدَ الدِّينِ۔ ان کے دوست نے یہ کلمات پڑھے (اور پچلے گئے) جب صبح
 ہوئی تو اس بزرگ نے اپنے سامنے بھری ہوئی تھیلیاں رکھی ہوئی پائیں۔ ان تھیلیوں
 میں ایک لاکھ درہم تھے۔ تھیلیوں کے منہ پر لکھا تھا کہ اگر تو اس سے زیادہ مانگتا
 تب وہ بھی دیتے۔ تو نے جنت کیوں نہیں مانگی؟

یہ بزرگ حضرت حسن بصریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کی اطلاع
 دی۔ آپ ان کے ساتھ ان کے گھر تشریف لے گئے اور ان درہموں کو چشم خود
 ملاحظہ فرمایا۔ ان کے دوست نے کہا مجھے شبہائی ہے کہ میں نے جنت کیوں نہیں مانگی
 حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا سکھانے والے نے تمہاری بھلائی اور بہتری کیسے تم کو
 اسم اعظم سکھایا تھا تم اس بات کو پرشیدہ رکھنا۔ (غنیۃ الطالبین)



نفل نماز برائے نجات مصیبت

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
 علیؓ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کو یہ دعا سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ جب تم پر کوئی
 مصیبت آئے یا کسی حاکم کے ظلم کا ڈر ہو یا تمہارا کوئی جانور گم ہو جائے تو ایسی
 صورت میں اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز (نفل) پڑھو۔ پھر دونوں ہاتھ اوپر کی
 طرف پھیلا کر پڑھو:

يَا عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّاهِدِ يَا
 مُطَاعُ يَا عَزِيزُ يَا عَلِيمُ يَا
 اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا هَازِمُ
 اے غیب اور شاہد کی باتوں کے جاننے والے۔
 ہر چیز کی بازگشت تیری ہی طرف ہے تو سب
 دلوں کے نزدیک عزیز ہے اے اللہ اے اللہ

اے اللہ! اپنے رسول (محمد) کے دشمن گرد ہوں
 کو شکست دینے والا تو ہی ہے۔ حضرت موسیٰؑ
 کے لیے فرعون کو تو نے ہی سزا دی تھی۔ اے
 حضرت نوحؑ کی قوم کو غرق ہونے سے بچانے
 والے، حضرت یعقوبؑ کی اشکباری پر تو نے
 ہی رحم کھایا تھا۔ حضرت یونسؑ کو تین تار کیوں
 سے نجات تو نے ہی دی تھی۔ الہی! تو ہی ہر نیکی
 کا پیدا کرنے والا ہے۔ تو ہی ہر نیکی کی طرف
 راستہ دکھانے والا ہے۔ تو ہی نیکی کا صاحب و
 مالک ہے۔ تو ہی صاحب خیرات ہے۔ الہی
 جس چیز کو تو مفید جانتا ہے میں اس کے لیے
 تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ میں تجھی سے درخواست
 کرتا ہوں کہ تو آنحضرتؐ اہل ان کی آل پر
 درود بھیجے۔ (غنیۃ الطالبین)

الْأَحْزَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَا كَايِدُ فِرْعَوْنَ لِيُوسَى
 عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ تَيْدِ ظَلَمَةٍ وَيَا
 مُخْلِصَ قَوْمِ نُوحٍ مِنَ الْغَرَقِ
 يَا رَاحِمَ عَبْدِهِ يَعْقُوبَ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ يَا مُنْجِي ذِي النُّونِ مِنَ
 الظُّلُمَاتِ الْغَلَاظِ يَا قَائِلَ
 كُلِّ خَيْرٍ يَا هَادِيَنَا إِلَى كُلِّ
 خَيْرٍ يَا دَالَّ عَلَى كُلِّ خَيْرٍ يَا
 أَهْلَ الْخَيْرَاتِ أَنْتَ اللَّهُ
 رَغِبْتُ إِلَيْكَ فَمَا قَدْ عَلِمْتُ
 وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ
 أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ -

نمازِ کفایت

یہ نفل نماز اطمینان قلب کے لیے پڑھی جاتی ہے اس نماز سے طمانیت قلب
 بہت جلد حاصل ہوتی ہے۔

اس نماز کی دو رکعتیں ہیں۔ اس نماز کو جس وقت پڑھے (وقت کی قید
 نہیں ہے) اس کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک مرتبہ، سورۃ اخلاص دس مرتبہ اور
 سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پچاس بار پڑھے۔ پھر سلام پھیر کر

ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگئے:

يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا حَيُّ
يَا مَنَّانُ يَا مُسَيِّدَا يَكُلُّ
لِسَانٍ يَا كَافِي مُحَمَّدًا
اَلْاَحْزَابَ وَيَا كَافِي اِبْرَاهِيْمَ
النَّبِيَّانِ يَا كَافِي مُوسٰى
قُدُّوْعٰى يَا كَافِي عِيْسٰى
الْمَجِيْبَيْنِ يَا كَافِي نُوحًا
اَلْعُرْوٰى وَيَا كَافِي لُوطًا
مُحَمَّدٌ قَوْمِيْہِ يَا كَافِي
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَسْبِي
لَا يَخَافُ وَلَا اَخْشٰى
مَعَ اَسْمِكَ الْعَظِيْمِ

اے اللہ! اے رحمن، اے شفیق، اے مہربان
اے وہ ہستی جس کی پاکی ہر زبان سے بیان
کی جاتی ہے۔ اے وہ ذات پاک جس کے
دونوں ہاتھ بھلائی کے ساتھ کشادہ ہیں اے
احزاب سے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
کو بچانے والے، اے حضرت ابراہیم کو آگ
سے نجات بخشنے والے، اے حضرت موسیٰ
کو فرعون سے نجات دینے والے، اے
حضرت عیسیٰ کو ظالموں سے نجات بخشنے
والے، اے حضرت نوح کو طوفان سے
نکالنے والے، اے حضرت لوط کو ان کی
قوم کی بر کاریوں سے دربر رکھنے والے،
اے ہر چیز سے بچانے والے! مجھے ہر مشکل
سے بچا، تاکہ نہ میں ڈروں اور نہ خوف کھاؤں
تیرے اس نام کی وجہ سے جو سب سے
عظیم ہے۔

جو شخص اس نماز کو پڑھے گا اس کے غموں اور تباہ حالیوں اور شکستگی خاطر
کو یہ نماز دور کر دے گی۔ (غنیۃ الطالبین)

~ ~ ~

نماز قضاۃ عمری

عمر صبر کی قضا نمازوں کو پورا کر لینا قضاۃ عمری کہلاتا ہے جو نماز اپنے اصلی وقت میں نہ پڑھی جائے وہ قضا نماز بن جاتی ہے۔ بہتر تو یہی ہے کہ قضا نماز کو بعد میں فوراً ادا کر لیا جائے مگر کچھ لوگوں کی بے شمار نمازیں قضا ہو جاتی ہیں جو ادا ہونے سے رہ جاتی ہیں۔ لہذا ایسی قضا نمازوں کو بقیہ عمر میں پورا کر لینے کو قضاۃ عمری کہا جائے گا۔ لہذا جب اللہ تعالیٰ توفیق دے تو قضا نمازوں کو پورا کر لینا چاہیے۔

نماز عموماً احساس ذمہ داری سے غافل ہونے کی بنا پر قضا ہوتی ہے۔ نوجوانوں میں بچتہ عمر کے لوگوں سے غفلت زیادہ ہوتی ہے۔ مگر جن نوجوانوں کو توفیق الہی مل جاتی ہے وہ زندگی کے ہر دور میں نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں یہ اللہ کی رحمت اور کم ہے جس پر ہو گیا اس کی زندگی سنور گئی۔

نمازوں کے قضا ہونے میں شیطان کے وسوسوں کا بڑا دخل ہوتا ہے کیونکہ جب صبح کا وقت ہوتا ہے اور نماز فجر کی اذان ہوتی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق طریقہ کار یہی ہے کہ انسان نیند سے فوراً بیدار ہو جائے۔ اور بستر کو چھوڑ کر نماز کی تیاری میں لگ جائے اور مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا کرے لیکن اکثر لوگوں کے ساتھ یوں ہوتا ہے کہ وہ صبح کے وقت بیدار تو ہو جاتے ہیں لیکن بستر پر لیٹے رہتے ہیں اور نماز ادا نہیں کرتے شیطان وسوسہ ڈالے رکھتا ہے کہ ابھی نماز کے لیے کافی وقت ہے تھوڑا سا اور سولو۔ کوئی بات نہیں۔ حتیٰ کہ آنکھ لگ جاتی ہے اور جب دوبارہ بیدار ہوتا ہے تو نماز کا وقت نکل چکا ہوتا ہے۔ لہذا اس سستی اور کاہلی کا شرعی علاج یہی ہے کہ بیدار ہوتے ہی صبح کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بتائی ہوئی دعائیں پڑھیں۔

جس کے شیطانی وسوسوں کے اثرات فوراً زائل ہو جائیں گے اور بندہ نماز کی تیاری میں یکدم ہوشیار ہو جائے گا۔

ظہر کی نماز قضا ہونے کی اکثر وجہ کاروباری مصروفیات بنتی ہیں۔ سرکاریوں میں عموماً سہ پہر کے وقت لوگ اپنی ضروریات کے لیے عام خرید و فروخت کرتے ہیں جس سے کاندار حضرات عامے مصروف ہوتے ہیں جس کی بنا پر بعض لوگ نماز سے غفلت کر جاتے ہیں مگر جن لوگوں کو اللہ نے توفیق دے رکھی ہوتی ہے وہ کاروبار کو بخوبی دیر کے لیے بند کر کے نماز ظہر کو وقت پر باجماعت ادا کر لیتے ہیں۔ اور جو حضرات اس سوچ میں مبتلا رہتے ہیں کہ نماز پڑھنی ہے، پڑھ لیں گے۔ ان کی اکثر نماز قضا ہو جاتی ہے۔ گرمیوں میں عموماً ظہر کے وقت گرمی کی بڑی شدت ہوتی ہے۔ لوگ اکثر گرمی سے بچنے کے لیے دوپہر کو آرام کرنے لگ جاتے ہیں جس سے بعض لوگوں کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔ اس طرح شیطان کسی نہ کسی طرح انسان کو اللہ کی عبادت سے غافل کرنے میں مصروف رہتا ہے۔

اسی طرح عصر کی نماز سے بھی بعض احباب غفلت کر جاتے ہیں اور خاص کر جب شام بھونے والی ہوتی ہے تو بعض لوگ سارے دن کے کام کاج سے فارغ ہو کر گھر کو لوٹتے ہیں تو مغرب کی نماز وقت پر پڑھنے سے کوتاہی کر لیتے ہیں اور پھر مغرب کی نماز کا وقت بھی بہت قلیل ہوتا ہے اس لیے اس کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

عشاء کی نماز کے وقت تھکاوٹ کا بہانہ اعصاب پر سوار ہو جاتا ہے۔ دل میں ہوتا ہے کہ کھانے کے بعد تھوڑا آرام کر لیں پھر عشاء کی نماز پڑھ لیں گے حتیٰ کہ بعض لوگوں کو شیطان اس طرح کے بہانوں سے غفلت میں ڈالے رکھتا ہے اور نمازیں قضا ہوتی رہتی ہیں مگر بخوبی اللہ کی رحمت جوش میں آتی ہے تو وہ جس شخص کو اپنی بارگاہ میں قرب کی توفیق دے دیتا ہے اور عبادت پر گامزن کر دیتا ہے تو وہ ہمہ وقت اللہ کی یاد میں لگ جاتا ہے اور ہر نماز وقت پر ادا کرنے

لگ جاتا ہے اس لیے اللہ سے پابندی نماز کے لیے توفیق طلب کرتے رہنا چاہیے۔

قرض کی قضا فرض ہے | بلا عذر شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے لہذا ایسے مسلمان پر قرض ہے کہ وہ

سچے دل سے توبہ کرے اور قضا پڑھے کیونکہ توبہ سے تاخیر کا گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ قبول توبہ کے لیے ضروری ہے کہ پچھلی قضا نمازی پوری کرے۔ اور آئندہ قضا نہ کرنے کا عہد کرے اور پھر نماز کو نماز کے وقت ہی میں ادا کر لے کی کوشش کرے۔ کیونکہ نماز کی محافظت کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کی حفاظت کرے تو قبر اور قیامت کے دن نماز اس کے لیے نورایان ہوگی اور ذریعہ نجات بنے گی اور جو شخص نماز کی محافظت نہیں کرتا۔ نہ اس کے لیے نورایان ہوگا بلکہ قیامت کے روز وہ قارون، فرعون، هامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بے نمازیوں کا انجام اچھا نہیں۔ فرض نماز کی قضا فرض ہے۔ واجب کی قضا واجب ہے جیسے وتر کی قضا واجب ہے۔ منت کی قضا بھی واجب ہے کیونکہ منت واجب ہوتی ہے۔ ایسے ہی نفل نماز شروع کر دینے کے بعد واجب ہو جاتی ہے۔ اگرچہ کسی وجہ سے نفل نماز فاسد ہو جائے یا شروع کر دینے کے بعد کسی وجہ سے نماز توڑنی پڑے تو اس کی قضا واجب ہے۔

فجر کی سنتیں بہت اہم ہیں۔ اگر کسی وجہ سے ان کی قضا ہو جائے تو زوال سے پہلے ان کی قضا پڑھ لی جائے اور زوال کے بعد قضا پڑھنے کی صورت میں صرف فرض کی قضا پڑھی جائے۔

سنت مؤکدہ اور نوافل کی قضا نہیں ہے۔ اگر کوئی پڑھ بھی لے تو اس میں کچھ ہرج نہیں۔

قضاے عمری کی نیت | قضاے عمری میں ایک مسئلہ یہ درپیش آتا ہے کہ قضا نمازوں کے دن، تاریخ اور

سن وغیرہ یاد نہیں ہوتے تو پھر نیت کرتے وقت کیا کیا جائے۔ تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ قضاے عمری پڑھنے سے قبل دل میں سب سے پہلے کی قضا نماز کا خیال قائم کریں اور یوں نیت کریں کہ نیت کی میں نے دو رکعت نماز فرض فجر کی جو پہلے کی قضا شدہ ہے، بندگی اللہ تعالیٰ کی، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اقدس اکر۔

بعض فقہاء نے اس کے متعلق یوں بھی بیان کیا ہے کہ ہر نماز کی نیت میں ہمیشہ سب سے پہلے قضا کا خیال دل میں نیت کے وقت ضرور رکھیں۔ مثلاً دو رکعت نماز فرض سب سے پہلے قضا فجر منہ میرا کعبہ شریف کی طرف۔ یہ بھی سب سے پہلے قضا، ظہر، سب سے پہلے قضا، عصر، سب سے پہلے قضا، مغرب، سب سے پہلے قضا، عشاء، سب سے پہلے قضا، وتر منہ میرا کعبہ شریف کی طرف کی نیت کریں کہ جو پہلے قضا فرض پڑھ چکے اب اس کے بعد والے قضا فرض پہلے کہلائیں گے۔ اور جب وہ پڑھ لیتے تب اس کے بعد والے پہلے کہلائیں گے۔

قضا نماز پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں جب بھی یاد آئے اور موقع ملے | قضاے عمری پڑھنے کا وقت

تو فوراً پڑھ لیتی چاہیے۔ لیکن ممنوع وقت میں قضا نماز نہ پڑھے۔ جیسے زوال یا سورج کے طلوع و غروب کے وقت کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی، لہذا طلوع آفتاب اور غروب آفتاب اور منوہ کبریٰ (دو پہر زوال سے تقریباً پون گھنٹہ قبل) اس کے علاوہ ہمیشہ ہر وقت نماز قضاے عمری پڑھ سکتے ہیں۔

قضاے عمری کے طریقے | عمر فجر کی قضا نمازوں کو پورا کرنے کے مختلف طریقے مندرجہ ذیل ہیں:

مسئلہ ۱: اگر کسی شخص کی عمر کا کچھ حصہ نماز سے غفلت میں گزر جائے اور

عمر کے اس حصے میں اس نے نمازیں بالکل نہ پڑھی ہوں یا پڑھی ہیں تو کبھی کبھار کوئی نماز پڑھ لی۔ تو اللہ تعالیٰ جب اسے توفیق دے تو اسے پہلی فرصت میں چاہیے کہ اپنی عمر کی قضا نمازوں کو پورا کرے۔ ان قضا شدہ نمازوں کا حساب لگائے اور انہیں مسلسل پڑھنا شروع کر دے اور اس طرح نیت کرے کہ فلاں سال کے فلاں مہینہ کی فلاں تاریخ کی مثلاً فجر کی پہلی یا دوسری نماز پڑھتا ہوں۔ بغیر اس طرح نیت کیے قضا صحیح نہیں ہوتی۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۱۷: اگر کسی کو دن، تارتخ، مہینہ یا سال کی تعداد یاد نہ ہو تو اندازہ کرے جو تعداد زیادہ سے زیادہ اندازہ میں آئے اس کو اختیار کرے اور ہر ناد کے لیے یوں نیت کرے کہ فجر کی جتنی نمازیں میرے ذمے ہیں ان میں سے پہلی قضا پڑھتا ہوں یا ظہر کی جتنی نمازیں میرے ذمے ہیں ان میں سے پہلی قضا پڑھتا ہوں۔ اسی طرح عصر وغیرہ کے لیے نیت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ دل گواہی دے کہ سب نمازیں پوری ہو گئیں۔ (رد مختار)

مسئلہ ۱۸: قضا نماز پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے اس لیے دوسری صورت میں اوقات ممنوعہ کو چھوڑ کر جس وقت فرصت ہو وضو کر کے حسب قاعدہ ایک دن رات کی بیس رکعتیں پڑھ لیا کرے اور اپنی نادوں کا حساب رکھے۔ اس کے علاوہ یہ بھی جائز ہے کہ ایک ایک وقت کی پوری پوری اکٹھی نمازیں پڑھ لے۔ مثلاً پہلے فجر کی ساری، پھر ظہر کی پھر عصر کی، پھر مغرب کی، پھر عشا کی۔ (رد المحتار)

مسئلہ ۱۹: نماز قضا کے عمری ادا کرنے کا ایک طریقہ یہ مروجہ ہے کہ ہر نماز اپنے وقت میں جب ادا کرتے ہیں تب چند دن کی نماز قضا کے عمری بھی اس کے ساتھ ہی ادا کر لیتے ہیں۔ مثلاً نماز فجر سے قبل یا بعد تین دن کی قضا نمازیں (فجر دو فرض، ظہر چار، عصر چار، مغرب تین فرض، عشا، چار فرض اور تین، کل تین دن کی ساٹھ رکعتیں) پڑھ لیں۔ اور اگر تین دن کی قضا نمازیں ایک وقت پڑھنا جاری

نہ رکھ سکیں تب دو دن یا صرف ایک دن کی ہی قضا بیس رکعت نماز ادا کریں۔ اسی طرح ظہر میں، اسی طرح عصر میں، اسی طرح مغرب میں اور اسی طرح عشاء میں بیس بیس رکعت ادا کریں۔

مسئلہ ۵: قضاے عمری غازیں پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نماز فجر سے قبل یا بعد اس وقت کی نماز فجر کے علاوہ پانچ دن کی قضا نماز فرض فجر، جو صرف دس رکعتیں بنتی ہیں وہ ادا کریں۔ اور جس وقت کی نماز زیادہ قضا کی گئی ہو وہ بھی فجر میں ہی چند دن کی اضافی پڑھنا شروع کر دیں۔ اسی طرح ظہر میں اس وقت کی ظہر نماز کے علاوہ پانچ دن کی قضا ظہر جو بیس رکعت فرض بنتے ہیں پڑھیں۔ اسی طرح نماز عصر میں بھی پانچ نماز قضاے عمری عصر پڑھیں، وہ بھی بیس رکعت فرض بنتے ہیں۔ اسی طرح مغرب میں بھی پانچ نماز قضاے عمری مغرب جو پندرہ رکعت فرض بنتے ہیں، اسی طرح عشاء میں پانچ دن کے عشاء کے قضا فرض بیس رکعت اور پندرہ وتر، گویا پینتیس رکعت قضاے عمری عشاء اور وتر پڑھیں۔

مسئلہ ۶: عمر کی نماز کے فرض پڑھنے سے قبل چار سنت غیر مؤکدہ جو پڑھی جاتی ہیں ان کی جگہ قضاے عمری ادا کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح عشاء کی فرض نماز سے قبل چار سنتوں کی جگہ قضا نماز پڑھی جاسکتی ہے، اسی طرح ظہر اور مغرب کے نوافل کی جگہ پر قضاے عمری پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ فرائض نوافل سے مقدم ہیں۔ اس لیے قضا فرضوں کا ہر حال میں پورا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۷: قضا وتر اگر عشاء کی نماز کے بعد پڑھیں تو دعائے قنوت کے پہلے کانوں تک اپنے ہاتھ اٹھالیں۔ اگر عشاء کی نماز کے علاوہ کسی اور وقت مسجد میں قضا وتر پڑھیں تو پھر دعائے قنوت سے پہلے کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائیں، صرف اللہ اکبر کہہ کر دعائے قنوت پڑھ لیں تاکہ کسی دوسرے مسلمان بھائی کو یہ پتہ نہ چلے کہ آپ قضا وتر پڑھ رہے ہیں۔ اس سے ایک تو آپ کا پروردگار، کہ آپ کی نماز ترک ہوئی تھی۔ اور دوسرے یہ کہ آئندہ نماز باقاعدگی سے پڑھنے کی

تصیحت حاصل ہوگی تاکہ دوسروں کے سامنے قضا پڑھنے کی شرمندگی نہ ہو۔

مسئلہ ۵: رمضان المبارک میں سحری کھانے کے بعد نماز فجر سے پہلے تک کافی وقت ہوتا ہے اس میں نماز قضا کے عمری پڑھی جاسکتی ہے کیونکہ صبح صادق کے بعد سورج طلوع ہونے تک صرف نفل نماز پڑھنا منع ہے۔ قضا کے عمری چونکہ فرض کی قضا ہوتی ہے اس لیے قضا کے عمری پڑھی جاسکتی ہے۔ اسی طرح نماز عصر کے بعد مغرب تک صرف نفل نماز پڑھنے کی ممانعت ہے مگر قضا کے عمری ادا کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۹: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی نسبت سے ۱۲ ربیع الاول کی رات بڑی بابرکت تصور کی جاتی ہے لہذا اس شب میں بیدار رہنا بڑی سعادت ہے اگر کسی کی قضا نمازیں رہتی ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ اس رات میں اپنی قضا نمازوں کو ادا کرے کیونکہ قضا نماز کا پورا کر لینا دوسری نفلی عبادت سے بڑا نفل ہے۔ نوافل کا فائدہ اس وقت مومنین پر بہاگے کی طرح ہوگا۔ جبکہ فرض نمازیں پوری ہوں۔

مسئلہ ۱۱: شب معراج بھی بڑی فضیلت والی رات ہے کیونکہ اس رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج حاصل ہوئی تھی اور اسی شب کو پانچ فرض نمازیں جمعہ میں ملی تھیں اور یہ رات ۲۷ رجب المرجب کو ہوتی ہے۔ لہذا اس رات میں بھی اگر قضا نمازیں ادا کی جائیں تو بہت بہتر ہوگا تاکہ فرض نمازوں کی قضا ہر سال میں پوری ہو جائے تو بہت اچھا ہے اس کے بعد ذکر و اذکار کریں اور نوافل پڑھیں۔

مسئلہ ۱۲: شعبان کی پندرہویں رات کو شب برأت یعنی نجات کی رات کہا جاتا ہے لہذا اس رات میں نفلی عبادت کے ساتھ اگر قضا کے عمری بھی ادا کی جائے تو بہت عمدہ ہے۔

مسئلہ ۱۳: رمضان شریف میں شب قدر کی راتوں یعنی ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹

میں نیز عید کی پابندیات اور ذی الحجہ کی ۹ تا ۱۲ تاریخ کی راتوں کا بھی بڑی فضیلت ہے ان میں بھی قضاائے عمری نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں۔

مرنے والے کی قضا نمازوں کا فدیہ

ایک مسلمان کی اگر نمازیں قضا ہو گئی ہوں اور آخری وقت میں ان کی قضا ادا کیے بغیر وہ دنیا سے کوچ کر جائے تو ایسے شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے لواحقین کو مرتے وقت نمازوں کی جگہ فدیہ فیٹے کی وصیت کر جائے اور ایسی وصیت کرنا واجب ہے۔ ایسے فدیہ کے مسائل مندرجہ ذیل ہیں۔

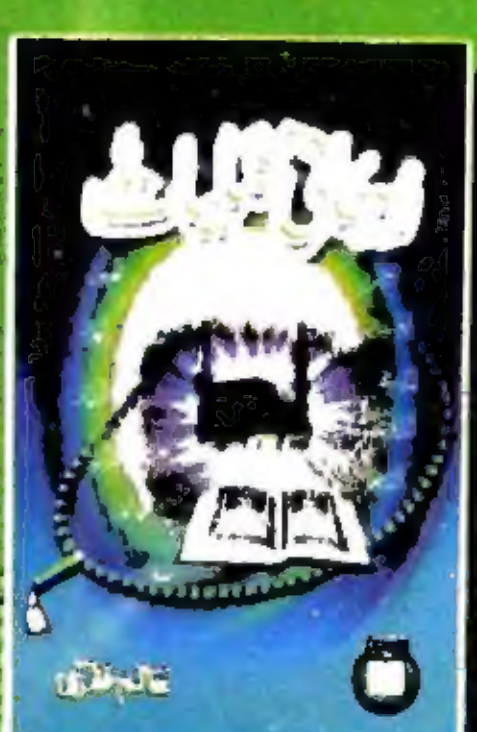
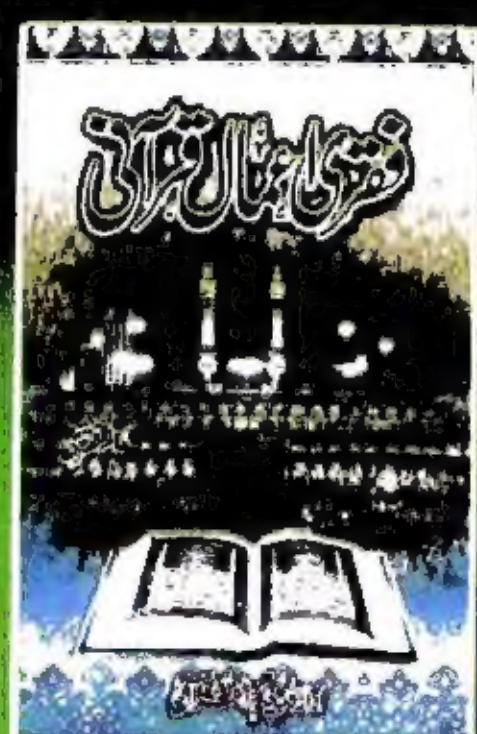
۱۔ جب کوئی مرنے والا قضا نمازوں کے بدلے میں فدیہ کی وصیت کر جائے تو اس کے مال میں سے کفن و دفن اور قرض وغیرہ اگر ہو تو ادا کر کے بقایا مال سے ایک تہائی رقم کو فدیہ کے طور پر مستحقین میں بانٹ دینا چاہیے۔ وصیت کی صورت میں مرنے والے کے مال کا اختیار رکھنے والے پر فدیہ واجب ہو جاتا ہے مگر فدیہ نہ دے گا تو گنہگار ہوگا۔

۲۔ ہر فرض نماز اور وتر کے عمومی نصف صاع گہوؤں فی نماز کے حساب سے فدیہ ادا کریں۔ اس طرح پانچ فرض اور ایک واجب وتر ملا کر چھ نمازوں کا فدیہ دس کلو گندم یا اس کا آٹا یا اس کی قیمت فدیہ میں ادا کی جاسکتی ہے ہر نماز کے فدیہ کی مقدار صدقہ فطر کے برابر ہے۔

۳۔ اگر کوئی مرنے والا بحالت زندگی اپنی نمازوں کا فدیہ دے تو وہ جائز نہیں کیونکہ کمزوری، ضعیفی یا بیماری کی حالت میں نماز پڑھنے کا ہی حکم ہے خواہ اشارے سے نماز پڑھنی پڑے۔



کتابچہ قرآن مجید



ادارۃ پیغام القرآن

